...ہ کہنا درست ہے یا نہین مسئلہ تیسرا وقت اذان کہنے مین مؤذن جو
...رسول اللہ تو چومنا انگوٹھون کا اور آنکھ پر رکھنا درست ہے یا نہین مسئلہ چوتھا
وقال درست ہی یا نہین مسئلہ پانچوان یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئ اللہ
دبی فی... مسئلہ چھٹا ذکر صالحین کا سور و غم یا شادی مین کرنا درست ہے یا نہین
امداد یعنی مدد مانگنی اولیاء اللہ سے بعد از وفات درست ہے یا نہین مسئلہ آٹھوان
تقلید ائمہ اربعہ کی درست ہے یا نہین مسئلہ نوان حصر کرنا چارون مذہبون پر درست ہے یا نہین
مسئلہ دسوان جو مخالف اجماع اور قیاس مجتہدین کا ہونا درست ہی یا نہین مسئلہ گیارہوان
مجتہد کے لئے اجتہاد مین صواب ہے یا نہین مسئلہ بارہوان اجتہاد کرنے کی رخصت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی یا نہین بینوا توجروا رحمکم اللہ * الجواب مسئلہ اول شفاعت
عظمی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ہے اور مقبول ہے امت کے حق مین فصاحب شفاعت عظمی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور منکر شفاعت کا بقول فقہا کافر ہے عبارت کتب فقہ آخر اس
مسئلہ کے تحریر کی جائیگی اور بقول مفسرین منکر شفاعت کا مبتدع ہے اور حکم مبتدع کا بقول
محدثین نماز روزہ حج و زکواۃ قبول نہین یعنے مردود ہی۔ آیہ اول ثبوت شفاعت قولہ تعالی
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا عسے فی اللغۃ للطمع والطمع والاشفاق من اللہ
کالواجب قال الکاشفی شاید والبتہ چنین بود ان یبعثک من القبر فیقیمک مقاما محمودا عندک
وعند جمیع الناس وہو مقام الشفاعۃ العامۃ لاہل المحشر یغبطہ بہ الاولون والاخرون لان کل
قصد امن الانبیاء وحید عنہا ویحیل علی غیرہ محمد الشفاعۃ فیقول انا لہا ثم یشفع فیشفع فیمن کان
من اہلہا الخ کذا فی التفسیر روح البیان فی سورہ الاسراء عسے ان یبعثک ربک مقاما
محمودا عسی من اللہ تعالی واجب لانہ لایدع ان یعطی عبادہ او یفعل بہم ما اطمعہم فیہ
والمقام المحمود وہو الشفاعۃ لامتہ لانہ یحمدہ فیہ الاولون والاخرون انتہے کذا فی التفسیر المعالم التنزیل
عسے ان یبعثک ربک شاید والبتہ چنین بود کہ بدارد خدای تو ترا مقاما محمودا

در مقام پسندیده یعنی مقامی که حامد و ستوده باشد بستایش همه ستایندگان
شفاعة است که حضرت رسالت را صلی الله علیه وسلم دران مقام ستایش کنند
واو بهمه مشرف باشد و در زاد المسیر آورده که حق سبحانه وی را روز قیامت بر عرش نشاند
در لباب از امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه نقل میکنند که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در تفسیر مقام
فرموده که نزدیک گرداند خدای و بنشاند با خود بر عرش لفظ حدیث آنست که یدنینی الله فیقعدنی
معه علی العرش و معیت را همان معنی میگویند که عندیه را دران آیه اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ
یعنی مراد مکان نیست نه مکان منزلت است نه منزل امام ثعلبی آورده که استوای حق
سبحانه بر عرش بر وجهی نیست که مماس او شود با مکان او گردد بلکه اکنون بر همان صفت است
که پیش از آفریدن عرش بود چه ازلاً و ابداً قایم بذات خود است پس نشاندن مصطفی صلی الله
علیه و آله وسلم بر عرش یا بر زمین نسبت با ذات خودش یکسانست و مقصود از اجلاس
او بر عرش تکریم و تعظیم آنحضرت است و در عین المعانی فرموده که مقام محمود مقامی است از عرش
که پیغمبر را بدو گرامی کنند قولی آنست که مقام محمود آنجاست که لوای حمد بدست آنحضرت
دهند و هیچ پیغمبری نباشد خواه آدم علیه السلام و خواه غیر او که در تحت لوای وی باشند

بیت ای همین زیر لوای دولتش مائیم و بس + آدم و من دونه زیر لوای مصطفی است

صاحب فتوحات قدس سره آورده که مقام محمود مقامی است مرجع جمیع مقامات و منظر تمام
اسماء الٰهیه که مختص است بمقامات و آن خاصهٔ حضرت محمد است صلی الله علیه وسلم
و باب شفاعت درین مقام گشاده میشود در بحر الحقایق فرموده که محمود الله است و
مقام حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بحق نه بنفس خود پس این اشارت مقام محمود است

بیت ای ذات تو در دو کون مقصود وجود + نام تو محمد و مقامت محمود

انتهی کذا فی التفسیر حسینی ۱۲ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
شتاب ہے یہہ کہ بہیجے تجہکو پروردگار تیرا مقام محمود مین یعنی کہ اوس مقام مین کہ

[illegible]سکا سرا ہو گا ساتھہ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہے زیر عرش حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اور خلق اولین اور آخرین آپکی ستایش کرینگے
اور سب سے مقدم ہونگی زاد المیسر مین ہے کہ اللہ تعالے نے عرش پر دن قیامت کے آپکو
بٹھاویگا لباب مین ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک کریگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھہ اپنے عرش پر
امام ثعلبی کہا ہے کہ استوے اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اوسکا ہو
بلکہ صفت یہ آپ بھی ہین جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنے کی تھا ازل سے ابد تک قایم
ساتھہ ذات اپنی کے ہی پس بٹھانا حضرت کا عرش پر یا زمین پر نسبت ذات
اوسکی کے یکسان ہے اور مقصود عرش پر بٹھانے سے تعظیم اور تکریم حضرت کی ہے
عین المعانی مین ہے کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہے کہ آپکو ملیگا اور ایک قول ہے
کہ مقام محمود وہان ہے جہان لواء حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی
پیغمبر نہو گا کیا آدم علیہ السلام کیا غیر انکی مگر نیچے اس لوا کے ہونگے **بیت**

حمد کر تجھکو لوا حشر کا دیویگا خدا + آدم و من دونہ زیر لوا ہونگے ❊ فتوحات مین ہے
کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الٰہیہ ہے کہ مختص ساتھہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا - **بیت**

تیرا مقام ہے محمود اور محمد نام + سرا ہینگے سزاوار ہے یہہ نام و مقام ❊ انتہی ا
کذا فی التفسیر اؤفی ۱۲ واما تفضلہ صلے اللہ علیہ وسلم بالشفاعۃ والمقام المحمود
فقد قال اللہ تعالیٰ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اتفق المفسرون علی ان کلمۃ عسی من اللہ واجب قال اہل المعانی لان لفظ عسے
تفید الاطماع ومن اطمع انسانا فی شئ ثم حرمہ کان عارا واللہ تعالی اکرم من
ان تطیع احد فی شئ ثم لا یعطیہ ذلک وقد اختلف فی تفسیر مقام المحمود علی اقوال احد

انہ الشفاعۃ قال الواحدی اجمع المفسرون علےٰ انہ مقام الشفاعۃ کما قال صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الآیۃ اشفع فیہ لامتی وقال الامام ابن الخطیب اللفظ مشعر بذلک لان الانسان انما یصیر محمودا اذا حمدہ حامد والحمد انما یکون مقابلا بالنعم فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علےٰ قوم محمودہ علی ذلک الانعام لا یجوز ان یکون تبلیغ الدین وتعلیمہم الشرع لان ذلک کان حاصلا فی الحال وقولہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یدل علےٰ انہ یحصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک المقام انتہی کذا فی مواہب اللدنیہ جلد الثانی صفحہ ۴۳۲ الثالث قولہ تعالیٰ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی قال ابن اسحٰق ای مالک فی مرجعک عند اللہ اعظم مما اعطاک من کرامۃ الدنیا وقال سہل ای ما ذخرت لک من الشفاعۃ والمقام المحمود خیر لک مما اعطیتک فی الدنیا انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض واما الشفاعۃ فی اخراج المذنبین من النار فمن نوع ذلک وقد انکر بعض المعتزلۃ والخوارج الشفاعۃ فی اخراج من ادخل النار من المذنبین وتمسکوا بقولہ تعالیٰ فَمَا تَنْفَعُہُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ وقولہ تعالیٰ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ واجاب اہل السنۃ بان ہذہ الآیۃ فی الکفار قال القاضی عیاض مذہب اہل السنۃ جواز الشفاعۃ عقلا ووجوبہا سمع بصریح قولہ تعالیٰ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وقولہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا المفسر بہا عند الاکثرین کما قدمتہ وقد جاءت الاحادیث التی بلغ مجموعہا حد التواتر بصحۃ الشفاعۃ فی الآخرۃ لمذنبی المومنین کذا فی المواہب اللدنیہ جلد ثانی صفحہ ۵۲۱ والاخبار فی الشفاعۃ متواترۃ کثیرۃ واول من انکرہا عمرو بن عبید وہو مبتدع باتفاق اہل السنۃ کذا فی التفسیر المعالم التنزیل فی سورۃ بنی اسرائیل صفحہ ۵۳۵ باب فی الخوارج حدثنا احمد بن یونس حدثنا زہیر وابوبکر بن عباس ومندل عن مطرف عن ابی جہیم عن خالد بن وہبان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ قدر شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ کذا فی سنن ابی داود جلد ثانی ۲ تحقیق ہذا قولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی وہذا نص لا یوجب الانکار ومن انکر یصیر کافرا انتہی

کذا فی التمہید ابو شکور سالمی من انکر المتواتر فقد کفر ومن انکر المشہور یکفر عند البعض وقال عیسی بن ابان
یضلل ویکفر وہو الصحیح ومن انکر خبر الواحد لا یکفر جاحدہ کذا فی فتاوی عالمگیری ۱۲ وینبغی ان یعرف الناسخ
والمنسوخ من الاخبار انہ یجب العمل بالناسخ دون المنسوخ ویجب ان یعلم المتواتر والمشہور وما کان
من خبر الاحاد لان المتواتر واجب العمل بہ قطعا یکفر جاحدہ والمشہور واجب العمل بہ الا انہ لا یکفر جاحدہ
ولکن یخشی علیہ الاثم وان کان حادثۃ لم یرو فیہا سنۃ رسول اللہ علیہ السلام یقضی فیہا بما اجمع
علیہ الصحابۃ رضی اللہ عنہم لان العمل باجماع الصحابۃ واجب کذا فی فتاوی منصوصیہ اہل بخارا ناقلا
عن المحیط آیۃ دوم در ثبوت شفاعت قولہ تعالی لَا یَمْلِکُونَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَہْدًا یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وقیل معناہ لا یشفع الشافعون اِلَّا
مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَہْدًا یعنی المؤمنین لقولہ لا یشفعون اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی
مِنْ رَّسُوْلٍ وقیل لا یشفع الا من شہد ان لا الہ الا اللہ الا المؤمن انتہی کذا فی تفسیر معالم التنزیل
فی سورۃ مریم ۱۲ ولا یشفعون درخواست نمیکنند اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی مگر کسی را خدا پسندد
شفاعۃ او را بآنکہ بیگانگی حق اقرار کند ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمودہ کہ شفاعت نکنند
مگر کسی کہ گوید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ انتہی کذا فی تفسیر حسینی فی سورۃ الانبیاء
آیۃ سوم در ثبوت شفاعت قولہ تعالی فَمَا تَنْفَعُہُمْ شَفَاعَۃُ الشَّافِعِیْنَ قال
ابن مسعود تشفع الملائکۃ والنبیون والشہداء والصالحین وجمیع المؤمنین فلا یبقی فی النار الا اربعۃ
ثم تلا قالوا لم نک من المصلین الی قولہ یوم الدین قال عمران بن الحصین الشفاعۃ نافعۃ لکل واحد
دون ہؤلاء الذین یسمعون الخ کذا فی تفسیر المعالم التنزیل فی سورۃ المدثر ۱۲ قولہ تعالی فما تنفعہم
شفاعۃ الشافعین من الملائکۃ والنبیین والصالحین لانہا للمؤمنین دون الکافرین
وفیہ دلیل ثبوت الشفاعۃ للمؤمنین فی الحدیث ان من امتی من یدخل الجنۃ بشفاعتہ اکثر
من ربیعۃ ومضر انتہی کذا فی التفسیر المدارک التنزیل فی سورۃ المدثر ۱۲ آیۃ چہارم در ثبوت
شفاعت قولہ تعالی مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ استثناء الا در حق

رسول علیہ السلام ہست ونفی کفار در تفسیر روح البیان آوردہ کہ اذن ووعدہ کردہ شدہ ہست بر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود عبارت تفسیر روح البیان این ہست قولہ قولہ تعالی
مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ من مبتدأ و ذا خبرہ والذی صفۃ ذا او بدل منہ
ونفظ من وانکان استفہاما فمعناہ النفی ولذلک دخلت الا فی قولہ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وعندہ فیہ
وجہان احدہما انہ متعلق یشفع والثانی انہ متعلق بمحذوف فی موضع الحال من الضمیر فی یشفع ای
لا احد یشفع مستقرا عندہ الا باذنہ وقوی ہذا الوجہ بانہ اذا لم یشفع عندہ من ہو عندہ وقریب منہ فشفاعۃ
غیرہ ابعد والا باذنہ متعلق بمحذوف لانہ حال من فاعل فہو استثناء مفرغ والباء للمصاحبۃ والمعنی
لا احد یشفع عندہ فی حال من الاحوال الا فی حال کونہ ماذونا لہ او لا احد یشفع یشفع عندہ امر من الامور
الا باذنہ والباء للاستعانۃ کما فی ضرب بسیفہ فیکون الجار والمجرور فی موضع المفعول بہ کان المشرکون
یقولون اصنامنا شرکاء اللہ تعالی وہم شفعاؤنا عندہ فوحد اللہ نفسہ بالنفی والاثبات لیکون المعنی
فی ثبوت التوحید ونفی الشرک ای لیس لاحد ان یشفع لاحد عندہ الا باذنہ وقد اخبرہ لا یاذن فی الشفاعۃ
للکفار وہو رد علی المعتزلۃ فی انہم لا یرون الشفاعۃ اصلا واللہ تعالی اثبتہا للبعض بقولہ الا باذنہ
وفی التاویلات النجمیۃ ہذا الاستثناء راجع الی النبی علیہ الصلوۃ والسلام لان اللہ قد وعدہ المقام المحمود
وہو الشفاعۃ فالمعنی من ذی الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد فانہ ماذون موعود بعینہ الانبیاء
بالشفاعۃ **مثنوی** غم نخور دانکہ شفیعش توی + پایہ دہ قدر رفیعش توی + حاصلی از ہست زطاعت مرا
ہست امیدی بشفاعت مرا ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ روی ان الانبیاء علیہم السلام یعینون
نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یوم القیامۃ فیاتی الناس اللہ فیقول انا لہا وہو المقام المحمود الذی وعدہ اللہ
بہ یوم القیامۃ فیاتی ویسجد ویحمد اللہ بمحامد یلہمہ اللہ تعالی ایاہا فی ذلک الوقت لم یکن یعلمہا قبل
ذلک ثم یشفع الی ربہ ان یفتح باب الشفاعۃ للخلق فیفتح اللہ ذلک الباب فیاذن فی الشفاعۃ
للملائکۃ والرسل والانبیاء والمومنون فہذا یکون سید الناس یوم القیامۃ فانہ شفع عند اللہ

ان تشفع الملائکة والرسل ومع ہذا تادب صلی اللہ علیہ وسلم وقال انا سید الناس ولم یقل الخلایق فیدخل الملائکة فی ذالک مع ظہور سلطانہ فی ذلک الیوم علی الجمیع وذالک انہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع لہ بین مقامات الانبیاء علیہم الصلوة والسلام کلہم الخ کذافی التفسیر روح البیان حدثنا ہناد اخبرنا عبدة بن سعید عن قتادہ عن ابی الملیح عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وہی لمن مات لایشرک باللہ شیئا وقد روی عن ابی الملیح عن رجل آخر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر عن عوف بن مالک انتہی۔ کذافی جامع صحیح سنن الترمذی وعن ابی موسیٰ عنہ علیہ السلام خیرت بین ان یدخل نصف امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانہا اعم اترونہا للمتقین ولکنہا للمذنبین الخطائین انتہی کذافی شفاء قاضی عیاض جلد اول صفحہ ۷۶ آیت پنجم در ثبوت شفاعت قولہ تعالیٰ لَعَلَّكَ تَرْضٰى لعلک ترضی ثوابہ فی المعاد وقرا الکسائی وابوبکر عن عاصم بضم التاء ای تعطی ثوابہ وقیل ترضی ای یرضیک اللہ تعالیٰ کما قال وکان عند ربہ مرضیا وقیل معنی الایہ لعلک ترضی بالشفاعة کما قال وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى انتہی کذافی التفسیر معالم التنزیل فی سورة طہ لَعَلَّكَ تَرْضٰى شاید والبتہ چنین است کہ خوشنود گردانیدہ شوی و حفص بر بنای فاعل میخوانند یعنی خوشنود شوی و در اصح اقاویل بکرامتی باشد کہ خدای او را عطا دہد و آن شفاعت ہست وہست و نکتہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تقویہ این قول میکنند

نظم

امت ہمہ جسمند توئی جان ہمہ ایشان ہمہ آن تو و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بحشر خوشنود نہ مگر غفران ہمہ

انتہی کذافی تفسیر حسینی لعلک ترضی متعلق بسبح ای سبح ہذہ الاوقات رجاء ان تنال عند اللہ تعالیٰ ما ترضی بہ نفسک ویسر بہ قلبک وقال الکاشفی خوشنودی در اصح اقوال بکرامتی باشد کہ خدای تعالیٰ او را عطا دہد و آن شفاعت است وہست و نکتہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تقویت این قول میکند

نظم

امت ہمہ جسمند توئی جان ہمہ ایشان ہمہ آن تو و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بحشر خوشنود نہ مگر غفران ہمہ

انتہی کذافی التفسیر روح البیان

۱ صفحہ ۲۷۲

۲ صفحہ ۴۰۰

فی سورہ طٰہٰ آیت ششم قولہ تعالیٰ واستغفر لذنبک امر بالاستغفار مع انہ مغفور لہ
لتستن بہ امتہ اخبرنا عبد الواحد الملیحی اخبرنا احمد بن عبد اللہ النعیمی اخبرنا ابو منصور السمعانی اخبرنا ابو
جعفر الریان حدثنا حمید بن زنجویہ حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن ابی بردۃ
عن الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ
مرۃ قولہ عز وجل وللمؤمنین والمؤمنات ہذا اکرام من اللہ تعالیٰ لہذہ الامۃ حیث امر نبیہم صلی اللہ
علیہ وسلم ان یستغفر لذنوبہم وہو الشفیع المجاب فیہم کذا فی تفسیر معالم التنزیل فی سورۃ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم قولہ تعالیٰ واستغفر اے اطلب الغفران من اللہ لذنبک وہو کل مقام عال ارتفع علیہ السلام
عنہ الی اعلی وما صدر عنہ علیہ السلام من ترک الاولی وعبر عنہ بالذنب نظرا الی منصبہ الجلیل کیف لا وحسنات
الابرار سیآت المقربین وارشاد لہ علیہ السلام الی تواضع وہضم النفس واستقصاء العمل وللمؤمنین
والمؤمنات ای لذنوبہم بالدعاء لہم وترغیبہم فیما یستدعی غفرانہم لانہم احق الناس
بذلک منک لا باعملوا من خیر کان لک مثل اجرہ اذ لکمل الغیر مثل اجر ذلک الغیر وفی اعادۃ صلۃ الاستغفار
علی اختلاف متعلقہ جنبا وفی حذف المضاف واقامۃ المضاف الیہ مقامہ اشعار بارتقائہم فی
الذنب وفرط افتقارہم الی الاستغفار وہو سوال المغفرت وطلب الستر اما من اصابۃ الذنب
فیکون حاصلہ العصمۃ والحفظ واما من اصابۃ عقوبۃ الذنب فیکون حاصلہ العفو والمحو قال بعضہم
للنبی علیہ السلام احوال ثلثۃ الاول مع اللہ فلذا قیل وحدہ والثانی مع نفسہ ولذا امر بالاستغفار
لذنبہ والثالث مع المؤمنین ولذا امر بالاستغفار وہذا ارح آیۃ فی القرآن فانہ لاشک انہ
علیہ السلام ائتمر بہذا الامر وانہ لاشک ان اللہ تعالیٰ اجابہ فیہ فانہ لو لم یرد اجابتہ فیہ لما امرہ
بذلک **بیت** ہر کرا چون تو پیشوا باشد ٭ ناامید از خدا چرا باشد ٭ چون نشان شفاعت کبری
یافت بر نام ناسیت طغری ٭ امتان با گناہ گار رہا ٭ بتو دارند امید وارہا ۔ انتہی کذا فی
التفسیر روح البیان ۱۲ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات ولذنوب المؤمنین والمؤمنات
انتہی کذا فی التفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما واستغفر وامرزش طلب لذنبک برائے

ذنب خود در معالم فرموده که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مامور شد باستغفار یا انکہ مغفور ست تا امت
درین صورت سنت اوی اقتدا کنند و در تبیان آورده که مراد آنست که طلب عصمت کن از
خدائیتعالی که ترا از گناه نگاه دارد وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ و امرزش طلب برای مردمان مومن
و زنان مومنه این اکرامی است از خدائیتعالے درباره این امت که پیغمبر ایشان را بطلب
امرزش گناهان ایشان را امر فرموده و از امام علامہ روح اللہ روحہ منقول است که حق سبحانہ
پیغمبر خود را امر کرد باستغفار گناهان امت و خلاف امر الٰہی از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیست
پس استغفار و طلب امرزش کرده و حق تعالی ازان کریم تر است که حبیب خود را فرماید که
از من چیزے طلب و چون طلبد عطا بکند پس معلوم شد که امت را دولت آمرزش خواهد بود

نظم هر کرا چون تو پیشوا باشد ✦ نا امید از خدا چرا باشد ✦ چون نشان شفاعت کبری
یافت با نام نامیت طغری ✦ امتان با گناه گار رہیا ✦ بتو دارند امید وار رہیا۔ انتہی کذا فی
التفسیر حسینی ۱۲ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ اور بخشش مانگ واسطے گناه اپنی کے سمجھہ لیجئی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغفور ہین اور یہان جو باستغفار مامور ہین سو اسواسطے کہ امت
انکی پیروی کر کر گناہون کی مغفرت طلب کرے یا یہہ معنی ہین کہ عصمت مانگ خدا سے
تا گناہون سے بچاوے وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور بخشش مانگ واسطے ایمان والون کے
یہی بڑا فضل الٰہی ہے اس امت پر کہ انکی پیغمبر کو انکی گناہون کی استغفار کا امر فرمایا سمجھہ لیجئی کہ
اللہ تعالی نے اپنی محبوب کو امر فرمایا باستغفار امت اور خلاف امر الٰہی آپ سے ہونا متصور
نہین ہے استغفار کیا ہی ہوگا اللہ تعالی ایسا کریم نہین کہ اپنے محبوب کو ارشاد کرے کہ فلان چیز
مجھہ سے مانگ اور وہ مانگی اور پھر نہ دے پس اس سے صریح نکلتا ہی کہ دولت مغفرت نصیب امت ہو

نظم ایسا جسکا پیشوا ہووے ✦ اوسکو خوف عذاب کیا ہووے ✦ جب شفاعت ہین لب
ہلاوینگے ✦ سب کو غم سے وہان چھوڑاوینگے ✦ مغفرت یہان نصیب امت ہی ✦ کہ قبول انکی
شفاعت ہی۔ انتہی کذا فی التفسیر ۱۲ فی سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ آیت ہفتم قوله تعالی

لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویھدیک

صراط المستقیما پس اللہ سے مغفرت مانگ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر

توکہ بخشے واسطی تیرے خدا جو کچھہ گذرا پہلے وحی سے گناہوں تیری سے اور رہا پیچھے وحی سے یا پہلے فتح سے یا

قبل نزول اس آیت کی اور بعد اسکے امام ابو اللیث نے کہاہی کہ گناہ گذشتہ خطا آدم اور حوا کی ہے

اور گناہ آیندہ جرائم امت اسکو برکت سے آپکی بخشا اور اسکو شفاعت سے سلمی نے کہاہی کہ ذنب آدم

کی اضافت آپکی طرف فرمائی کیونکہ وقت خطا آپ انکی صلب مین تھے اور گناہ امت کی بھی اسناد آپکی

طرف کی کہ پیشوا اور کارروا ہین **مثنوی** ہم سراسر خطاکے سالک ہین ٭ آپ لیکن ہمارے

مالک ہین ٭ ہم سوالی ہین آپ ہین سوی ٭ کیونہ اسناد ہوا دہراولی تفسیر رافی ۱۲ قولہ تعالے لیغفرلک اللہ

تا بیامرزد خدای ماتقدم آنچہ گذشت ہست پیش از وحی من ذنبک از آنچہ موجب عتاب تو تواند بود وما تاخر

وازانچہ ماندہ است پس ازان یا پیش از فتح وپس ازان یا قبل از نزول این آیہ وبعد ازان امام ابو اللیث

رحمہ اللہ فرمودہ کہ گناہ گذشتہ ذنب آدم وحواست وآیندہ جرائم امت یعنی آمرزید گناہ آدم وحوا

ببرکت او ومی آمرزد گناہ امت را بہ شفاعت او وسلمی رحمہ اللہ فرمودہ ذنب آدم را بوی اضافہ

کرد چہ در وقت زلت در صلب وی بودہ وگناہ امت را بوی اسناد فرمود چہ او پیشرو وکارساز ایشان است

ویتم نعمتہ ودیگر بفضل عمیم خود نعمت خود را علیک بر تو بفتح بلاد یا باعلای دین یا بانضمام نبوت

یا ملک یا بقبول شفاعت ویھدیک صراط المستقیما وبنماید ترا راہ راست یعنی ثابت دارد بران

انتہی کذا فی التفسیر الحسینی قولہ تعالے لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر وقیل اللام

فی قولہ لیغفر لام کی معناہ انا فتحنالک فتحا مبینا لکی یجتمع لک مع المغفرت تمام النعمۃ فی الفتح

وقال الحسن بن الفضل ہو مردود الی قولہ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات

لیغفر لک اللہ ماتقدم وما تاخر ولیدخل المومنین والمومنات جنات

الآیہ وقال عطاء الخراسانی ماتقدم من ذنبک یعنی ذنب ابویک آدم وحوا ببرکتک وما

تاخر ذنوب امتک بدعوتک انتہی کذا فی التفسیر معالم التنزیل وعن ابن عمر لعبث

بين يدي الساعة ومن رواية ابن وهب انه صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى سل يا محمد
فقلت يا رب ما سئل اتخذت ابراهيم خليلا وكلمت موسى تكليما واصطفيت نوحا واعطيت
سليمن ملكا لا ينبغي لاحد من بعده فقال الله يا اعطيتك خير من ذلك اعطيتك الكوثر و
جعلت اسمك مع اسمي ينادي به في جوف السماء وجعلت الارض طهورا لك ولامتك و
غفرت لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فانت تمشي في الناس مغفورا لك ولم
اصنع ذلك لاحد قبلك وجعلت قلوب امتك مصاحفها وخبأت لك شفاعتك ولم اخبأها
لنبي غيرك وفي حديث اخر رواه حذيفة بشرني يعني ربه اول من يدخل الجنة معي من امتي
سبعون الفا مع كل الف سبعون الفا ليس عليهم حساب انتهى كذا في شفاء قاضي عياض قوله
بين يدي الساعة اي قدامها وقريبا منها اي من وقوعها كما رواه احمد والشيخان والترمذي
عن انس بعثت انا والساعة كهاتين قوله الكوثر فوعل من الكثرة ومعناه الخير الكثير وفي النهاية
هو نهر في الجنة قوله ينادي به في جوف السماء اي وقت الاذان والخطبة او فيما بين اهل السماء قوله
فانت تمشي في الناس وفي نسخة بالناس وفي اخرى بين الناس قوله ولم اصنع ذلك اي غفران
ما تقدم وما تاخر كما ذكره الدلجي والاشارة لجميع ما تقدم كما استظهره الملا قوله وجعلت
قلوب امتك الخ فيه منقبة عظيمة لحفاظ القرآن من الامة كما يشير اليه قوله تعالى إِنَّا
نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ وفيه ايضا تنبيه على ان الامم السابقة لم يحفظوا شيئا
من صحفهم قوله ليس عليهم حساب فلا يكون لجميعهم عذاب ولا حجاب وروي سبعمائة الف مع
كل واحد سبعمائة الف كما ذكره التلمساني انتهى كذا في مدد الفياض شرح شفاء قاضي عياض
حدثنا قتيبة بن سعيد قال اخبرنا عبد العزيز يعني ابن ابي حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن الجنة من امتي سبعون الفا او سبعمائة الف لا يدري ابو حازم
ايهما قال متماسكون اخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر ليلة
البدر انتهى كذا في الصحيح المسلم ١٢ آية هشتم لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز

جلد اول صفحہ ١٢٥

ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم ہر آینہ بدرستی کہ و راستی
کہ آمد بشما ای امیان فرستادہ بحکم خدائی از شما یعنی از جنس شما در بشریۃ تا بواسطہ جنسیۃ
مخالطہ نمایند افادہ و استفادہ وجود کبریا آمد بشما ای اعراب رسولی از شکلم ملعنت شما یا از قبیلہ
شما ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمود کہ قبیلہ نبود در عرب الا کہ حضرت مصطفے را
صلی اللہ علیہ وسلم رشتہ از قرابتی پیوستہ بود بدان و در قراءت شادہ من انفسکم
بفتح فا خواندہ یعنی از فاضلترین و شریف ترین شما ہم در نسب و ہم در حسب دشوار بر آنچہ در رنج افتید
و بعضی لفظ عزیز وقف کردہ اند از اصف رسول دانند و یعنی علیہ ما عنتم برین فرود آرند بر دست آنچہ
بکنید از گناہ یعنی اعتراز آن بر دست روز قیامت کہ بشفاعت تدارک خواہد نمود درین معنی گفتہ اند
بیت بعصیان نماند کسی در گرو ٭ کہ دارد چنین سید پیش رو ٭ اگر و فرت از گناہ پاک نیست٭
چو او عذر خواہست بود باک نیست ٭ صفتی دیگر ش این کہ حریص است از اسلام شما گرویدگان مہربان است
و بخشایند حق سبحانہ وتعالی ہیچ پیغمبرے را یکجا بدو ہم از اسماء خود اختصاص نداد گر پیغمبر مارا خود فرمود
ان اللہ بالناس لرؤف الرحیم و در بارہ وی گفت بالمومنین رؤف الرحیم و بگو چہ تفصیل
آنحضرت بر انبیاء دیگر علیہ السلام اینست کذا فی تفسیر حسینی آیۃ نہم ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما ای لوگو جو ایمان
لای ہو درود بھیجو اوپر اوسکی اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ای سرے مالک اے میرے مولی اے رے والی
بھیج میری طرف سے ہمیشہ روح نبی پر لاکھ درود اور لاکھ سلام با انقیاد کرو امر اسکی کا انقیاد
کرنا درود اللہ کیطرف سے رحمت ہے اور غیر اسکے کیطرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہین کہ اللہم صل
علی محمد سکے یہ معنی ہین کہ الہی تعظیم کر محمد کی دنیا مین ساتھہ اعلائے دین اور بقای شریعت اور اعظام
ذکر اور اظہار دعوت کے اور آخرت مین ساتھہ قبول شفاعت اسکی بیچ حق امت کے تفسیر رائفی ۱۱
وقیل الصلواۃ بمعنی اللثناء بخیر وہو لا یتعدی الا بصلے فانہا لو کانت حین ئیذ بغیر النفع لموقعند
انفع من غیر الدفع ہذا وقد قال بعضہم معناہ اللہم عظم محمد فی الدنیا باعلائی ذکرہ واظہار دینہ و

القاء شرعية وفي الآخرة بتشفيعه في امته واجزاءه في اجره ومثوبته وابداء فضيلته ومرتبته على الاولين والآخرين من الخلق اجمعين بالسيادة العظمى والسعادة الكبرى من المقام المحمود والحوض المورود ولواء باب الشهود انتهى كذا في ملا علي قاري شرح حصن حصين ۱۲ **آيت وہم** ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له اي اذن له الله يعني الا لمن وقع الاذن للتشفيع لاجله وهي اللام الثانية في قولك اذن لزيد لعمرو اي لاجله وهذا تكذيب لقولهم هؤلاء شفعاءنا عند الله اذن له كوفي غير عاصم والاسنئ احتاذا فزع عن قلوبهم اي كشف الفزع عن قلوب الشافعين والمشفوع لهم بكلمة يتكلم بها رب العزة في اطلاق الاذن وفزع شامي اي الله تعالى والتفريع ازالة الفزع وحتى غاية لما فهم من ان ثم انتظار الاذن وتوقعا وفزعا من الراجين للشفاعة والشفعاء هل يوعدن لهم اولا يوذن لهم كانه قيل يتربصون ويتوقفون مليا فزعين حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا اي سال بعضهم بعضا ماذا قال ربكم قالوا قال الحق اي القول الحق وهو الاذن بالشفاعة لمن ارتضى وهو العلي الكبير ذو العلو والكبرياء ليس لملك ولا نبي ان يتكلم ذلك اليوم الا باذنه وان يشفع الا لمن ارتضى انتهى كذا في التفسير المدارک ۱۲ **آيت يازدهم** قوله تعالى فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اوس سے یا کہہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہے کہ بعد نزول اس سورہ کے ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے پڑہتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ نماز کر ساتھہ امر خدا کے اور استغفار کر واسطے گناہون اپنی امت کے تفسیر رأوفی ۱۲ واستغفره انه كان توابا یعنے آمرزش طلب کن از وے واین اشارت بآن است کہ چون عارف بمرتبہ تکمیل رسید وازہر گونہ مردم تابع او شدند واستعدادات آنہا در نقصان وکمال وتفاوت فاحش دارد لاجرم اورا می باید کہ برای تکمیل ناقصان طلب آمرزش نماید تا آن ہمہ نقصانہا

اصلیه استعداد به اتباع او روز حشر شفیع بکمال استقلال او گردد و همین است حقیقت شفاعت
هرآئینه او تعالی رجوع بفیض میکند در حق ناقصان و تکمیل رحمت می فرماید پس از روی
کسی نیست که اتباع ترا بطفیل کامل سازد و این سوره آخرین سورها است و بعد ازین سوره
هیچ سوره نازل نشد و آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم بعد از نزول آن همیشه این دعا بر
زبان میراندند سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي و منقول است که حضرت
عباسؓ عم پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم چون این سوره را شنید بگریست مردم پرسیدند که سبب
گریه چیست فرمود که من ازین سوره خبر وفات آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم می شنوم

آیهٔ دوازدهم قوله تعالی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اي ما عدلك في الآخرة من المقام المحمود والحوض المورود
والخير الموعود خير مما اعجبك في الدنيا وقيل وجه اتصاله بما قبله انه لما كان في ضمن نفي التوديع و
القلى ان الله مواصلك بالوحي اليك وانك حبيب الله ولا ترى كرامة اعظم من ذلك اخبره
وان حاله في الآخرة اعظم من ذلك لتقدمه على الانبياء عليهم السلام وشهادة امته على الامم
وغير ذلك في الآخرة من الثواب ومقام الشفاعة وغير ذلك ولذا نزلت قال عليهم السلام اذا لا ارضى قط
وواحد من امتي في النار كذا في تفسير المدارك وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ هرآئینه
ای محمدؐ آن جهان بهتر است ترا ازین جهان و آنجا وصال دایمی و تجلی ذاتی خواهد بود و مقام
محمود و اکرام شهود اعظم که آرزو برند انرا اهل عالم و پیغامبران از محتاج شفاعت تو گردانیدم
یعنی ای محمدؐ تو خیال نه بندی که ترا بگذارم و دشمن گیرم آمدن جبرئیل در پیش تو از اول
بهتر است یعنی هر روز شرف رسالت ترا زیاده کنم وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ
و هرآئینه زود بدهد ترا خدای تو پس راضی شوی و آن دیدار او باشد و شفاعت امت و سیر
فی الله که نامتناهی باشد اما در مقام شهود مع تفاوت درجات معهود وی راضی باشد
رسول علیه السلام گفت اگر یکی است من دوزخ رود هرگز راضی نباشم این نیز رحمت

باری تعالیٰ است زین آیت رحمت امید بسیار ست کذافی تفسیر مولانا یعقوب چرخی قولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ وزود باشد کہ عطا دہد ترا آفریدگار تو یعنی مرتبہ شفاعت در بارہ گناہگاران امت
فَتَرْضَىٰ پس خوشنود شوی یعنی چندان عطا وارزانی دارد کہ گوئی بس است ومن راضی شدم امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ در کوفہ میفرمود ای اہل عراق شما میگوئید کہ امید وارترین آیتی از آیت قرآن این ست
کہ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ وما اہل بیت برانیم کہ امید وارآیہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ
فَتَرْضَىٰ بیشتر ست وچون حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود یکی از امت وی
در دوزخ باشد نظم نماند بدوزخ کسی درگرو ✤ کہ دارد چنین سید پیشرو ✤ عطای شفاعت
چنانش دہند ✤ کہ امت تمامی ز دوزخ رہند ✤ کذافی تفسیر الحسینی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ
فَتَرْضَىٰ اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ شفاعت کا گنہگاران امت کے حقمین
پس خوشنود ہوگا یعنی تیری شفاعت سی اسطرح گنہگارونکو آتش دوزخ سے نکالیگا کہ تو کہیگا
بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین فرمایا کہ ای اہل عراق تم کہتے ہو کہ
بڑی امید کی آیت قرآن شریف مین لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ہی اور ہم اہل بیت کہتے ہین
کہ یہہ ولسوف یعطیک ربک فترضی ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضے
نہ ہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپکی امت سی دوزخ مین رہیگا شعر نکالے سبکو
دوزخ سے جو رہبر ہو تو ایسا ہو ✤ شفاعت ہو تو ایسی ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو ✤ کذافی تفسیر
رؤفی واحادیث کہ در بارہ شفاعت عظمیٰ در حق امت است وشفاعت علما واولیا وصلحا واطفال
ہر چند قسم ست قسم اول ثبوت شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم الاول باب
الشفاعت حدثنی الحکم بن موسی قال اخبرنا ہقل بن زیاد عن اوزاعی قال حدثنی
ابو عمار قال حدثنی بن فروخ قال حدثنی ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا سید ولد آدم یوم القیامہ واول من ینشق عنہ القبر وانا اول شافع واول مشفع کذافی الصحیح مسلم
جلد الثانی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامہ

سن بهتر و مهتر و بزرگتر فرزندان آدمم در جمیع صفات و کمال روز قیامت تقیید بروز قیامت
باعتبار ظهور سیادت و کرامت است در آنروز چه در آنروز ظاهر گردد که روز روز اوست و
هیچکس از وی بحضرت الهیه قریب تر و بزرگتر نیست و ازاینجا افضلیت بر ملائکه نیز لازم آید
بر مذهب اهل حق و میگویند بشر فاضلتر از ملائکه اند و در بعضی احادیث افضلیت آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم بر خلق علی الاطلاق نیز مذکور است و در مواهب اللدنیه حدیث سلمان
بن عساکر آورده که گفت سلمان فرود آمد جبرئیل بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم گفت بدرستی و
راستی پروردگار تو میگوید دنیا آفریدم هیچ آفریده را بزرگتر بر من از تو و دنیا و اهل دنیا را برای آن
پیدا کردم تا بشناسانیم ایشانرا بزرگی ترا و مرتبت ترا که نزد من است و اگر نمی بودی تو پیدا
نمی کردم دنیا را پس ثابت شد که آنحضرت افضل خلائق است بر همه و آنکه در بعضی احادیث
آمده است که تفاضیل نهید میان پیغمبران و تفضیل نهید مرا بر موسی و بر یونس جواب آن در
سابق معلوم شد و اول من ینشق عنه القبر و من نخست کسی ام که شگافته میگردد از وی قبر
کنایت است ازانکه وی صلی الله علیه وسلم اوکسی است که برانگیخته میشود از قبر و اول شافع و من
نخستین شفاعت کننده ام و اول مشفع و نخستین کسی که قبول کرده شود شفاعت وی چون وی
صلی الله علیه وآله وسلم نخستین شفاعت کننده است و شفاعت وی البته مقبول است لازم آید
که نخستین کسی که قبول کرده شود شفاعت وی اوست تفصیل این درباب الشفاعت گذشت
رواه مسلم کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة صفحه ۴۶ طبع نولکشور حدثنا ابن ابی عمر اخبرنا سفیان عن ابن جدعان
عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر
وبیدی لواء الحمد ولا فخر وفی الحدیث قصة وهذا حدیث حسن کذا فی جامع سنن الترمذی ۱۲ حدثنا
اسمعیل بن عبد القاهر اخبرنا عبد الغافر بن محمد اخبرنا محمد بن عیسی الجلودی حدثنا ابراهیم بن محمد بن
سفین حدثنا مسلم بن حجاج حدثنی الحکم بن موسی حدثنا هقل یعنی ابن زیاد عن الاوزاعی حدثنی عبد
الله بن فروخ حدثنی ابو هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة

واول من ینشق عنه القبر وانا اول شافع ومشفع والاخبار فی الشفاعة متواترة کثیرة واول من انکرها
عمرو بن عبید وهو مبتدع باتفاق اهل السنة انتهی کذا فی التفسیر معالم التنزیل فی سوره بنی اسرائیل ۱۲
وقال صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنه وانا اول شافع و
مشفع وبیدی لواء الحمد تحته آدم فمن دونه کذا فی احیاء العلوم ۱۲ عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة و فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم من بهترین فرزندان
آدمم روز قیامت تخصیص روز قیامت بجهة ظهور آثار وانوار سیادت وبهتری است در آن روز
الا وی صلی الله علیه وسلم همیشه سید است ومتصف بسیادت است چه در دنیا وچه در آخرت
ولا فخر و فرمود میگویم این را بطریق تفاخر ومباهات ونازیدن بجهت شکر وتحدیث بنعمت پروردگار
وامتثال امر وی تعالی که فرمود وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ونیز تا بشناسند قدر مرا واعتقاد
آرند بمن وعمل کنند بمقتضای آن در توقیر وتعظیم ومحبت وایمان براندازه آن وبیدی لواء الحمد
ولا و بدست من است نیزه حمد مراد شهرت وانفراد آنحضرت صلی الله علیه وسلم است بحمد
برروس خلائق وعرب وضع میکنند لوا را در مقام شهرت وآنحضرت صلی الله علیه وسلم را نسبت
خاصی است بحمد که نام وی محمد واحمد است صلی الله علیه وسلم وصاحب مقام محمود است و
امت او را حمادون گویند که در شادی واندوه خدا را حمد گویند و وی صلی الله علیه وسلم حامد
ومحمود بود بحمد الهی فتح باب شفاعت بنماید چنانکه در باب الشفاعت گذشت وما من
نبي یومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي ونیست هیچ پیغمبری در روز قیامت چه آدم
وچه هر که جز اوست مگر آنکه در زیر لوای من در آید وپناه بمن جوید وتابع من باشد از اینجا معلوم
میشود که بظاهر نیز آنحضرت را لوائی باشد چنانکه بادشاهان وسرداران را می باشد نام وی لواء الحمد
بود وانا اول من تنشق عنه الارض ومن نخستین کسی ام که شگافته میگردد برای وی زمین کنایت است
از سبق وتقدم در بعثت وظهور وبر آمدن از عالم برزخ ولا فخر ونیست مرا نازیدن باینها بلکه اعتراف است
بفضل حق وشکر نعمت وی وچه نازیدن من بخدا است ونه بما سوای وی تعالی رواه الترمذی

مشکوٰة ۵۱۳

انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع ترجمہ حدیث شریف یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہون اولاد آدم علیہ السلام کا دن قیامت مین وا اول زمین شق یعنی جب پہٹ جاوی ہین اوٹھونگا قبر سے اور مین پہلے شفاعت کرنیوالا ہون اور شفاعت کرنیوالیونکا جنکی شفاعت قبول ہی اور سب اولاد آدم علیہ السلام کی میرے جھنڈے کے نیچے ہونگی اور اسمین فخر نہین میرا بلکہ قدر اور منزلت میری ہی **القسم الثانی فی باب الشفاعۃ** حدثنا علی بن نصر بن علی بن الجہینی اخبرنا عبد اللہ بن عبد المجید اخبرنا زمعۃ بن صالح عن سلمۃ بن وہرام عن عکرمۃ عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنی منہم سمعہم یتذاکرون فسمع حدیثہم فقال بعضہم عجبا ان اللہ اتخذ من خلقہ ابراہیم خلیلا اتخذ ابراہیم خلیلا وقال آخر ماذا باعجب من کلام موسیٰ کلمہ تکلیما وقال آخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال آخر آدم اصطفاہ اللہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہم فسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسیٰ نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روحہ وکلمتہ وہو کذلک وآدم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر ہذا حدیث غریب کذا فی جامع سنن الترمذی ۱۲ وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت ابن عباس نشستہ بودند مردمان از یاران پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم فخرج پس بیرون آمد آنحضرت صلعم از درون خانہ حتی اذا دنی منہم سمعہم یتذاکرون تا آنکہ چون نزدیک شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از اصحاب شنید ایشانرا کہ مذاکرہ میکنند بیکدیگر قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا گفتند بعضی از اصحاب کہ بدرستی خدا تعالی گرفت ابراہیم علیہ السلام را دوست وقال آخر موسی کلمہ تکلیما وگفت صحابی دیگر کہ موسی علیہ السلام سخن کرد خدا تعالی او را سخن کردنی وقال آخر فعیسی کلمۃ اللہ وگفت دیگری کہ پس عیسی علیہ السلام کلمہ خدا است

طبع نولکشور صفحہ ۴۷۴ و ۴۷۵

القسم الثانی

صفحہ ۶۰۰ نولکشور

ڈبل

که بیک کلمه کن بی اسباب عادی پیدا شد و در گهواره سخن گفت و روحه و عیسی ؑ روح خداست
که وی تعالی روح الامین را بمادرش فرستاد و ور دمید و ازان عیسی ؑ پیدا شد و نیز آثار روحانیت
وی چندان ظاهر شد که مرده را زنده میگردانید و قال آخر آدم اصطفاه الله و گفت دیگری آدم برگزید
او را خدا چنانکه فرموده اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا الآیہ اصحاب این انبیا را ذکر می کردند
وی ستایند فخرج علیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم پس ناگاه بیرون آمد و در آمد برایشان
پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم فقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان الله اتخذ ابراهیم خلیلاً پس
گفت آنحضرت صلی الله علیه وسلم بتحقیق من شنیدم سخن شمارا و شگفت آوردن شمارا که ابراهیم
علیه السلام دوست دارندهٔ خداست وهو کذلک و وی همچنین ست دوست خاص خداست
وموسی انجی الله وموسی علیه السلام همراز و همسخن خداست وهو کذلک و وی همچنین ست دوست
خاص خداست وعیسی روحه وکلمته وعیسی کلمهٔ خداست و روح او وهو کذلک وآدم اصطفاه الله
وهو کذلک الا وانا حبیب الله ولا فخر و انا آگاه باشید و من دوست داشتهٔ خدا ام و گفته اند
که حبیب محب که بمقام محبوبیت رسیده باشید و خلیل محب مطلق و اگرچه انبیا و رسل بلکه مومنان
نیز همه محب محبوب درگاه الٰهی اند ولیکن سخن درینجا در اعلی مرتبه کمال ست و اخص درجات آن و بعضے
از عرفا و علما را در فرق میان حبیب و خلیل کلامی ست غریب که در شرح ذکر کرده شده ست و انا
حامل لواء الحمد یوم القیمة و من بردارندهٔ علم حمد ام روز قیامت تحته آدم فمن دونه ولا فخر زیر لوای
من آدم ست و هر که غیر اوست و نیست فخر پس در جمیع این مناقب و القاب کامل تر و بهتر از همه ام
وانا اول شافع و مشفع یوم القیمة ولا فخر و من نخستین شفاعت کننده و نخستین مقبول شفاعتم روز
قیامت و نیست فخر وانا اول من یحرک حلق الجنة و من نخستین کسی ام که می جنبانند حلقهای در
بهشت را و قصد در آمدن آن میکند فیفتح الله لی فید خلنیها پس می کشاید خدا برای من یعنی در بهشت را
یعنی امر میکند ملائکه را بکشادن در و در آوردن مرادران ومعی فقراء المومنین ولا فخر حال آنکه
با من اند درویشان مسلمانان و نیست فخر وانا اکرم الاولین والآخرین علی الله ولا فخر و من

بزرگترین پیشینیان و پسینانم نزد خداوند و نیست فخر ظاهر در آنست که در یحدیث مراد اولین
وآخرین انبیا اند واگر در اولین ملائکه را نیز داخل دارند دور نباشد رواه الترمذی والدارمی وعن عمرو بن
قیس نام ابن ام مکتوم ست که صحابی مشهور و اعمی بود وبعضی گفته اند که نام وی عبد الله ست
واول زوج آن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نحن الآخرون ما در وجود وظهور پس تر آمده ایم و
نحن السابقون یوم القیمة ولیکن در مرتبه سابق و پیشینم روز قیامت وانی قائل قولا غیر فخر
من گوینده ام گفتاری را بی مفاخرت ومباهات وآن قول این ست که ابراهیم خلیل الله ابراهیم
خلیل خداست وموسیٰ صفی الله وموسیٰ برگزیده خداست وانا حبیب الله ومن محبوب خدا ام
ومعی لواء الحمد یوم القیمة وبا من ست لواء حمد روز قیامت وحامد ومحمود م در آنروز وان الله
وعدنی فی امتی واجارهم من ثلث وبدرستی خدا تعالی وعده کرد مرا در باب امت من و نگاهداشت
وامان داد ایشانرا از سه خصلت لا یعمهم بسنة در نمیگیرد ایشانرا القحط سال یعنی هلاک نمیکند همه را
بقحط ولا یستاصلهم عدو واز بیخ بر نمیکند یعنی مطلق هلاک نمی گرداند ایشانرا دشمنان دین یعنی
کافران چنانکه گذشت ولا یجمعهم علی ضلالة وجمع نمیکند ایشانرا بر گمراهی که متفق شوند همه بر
حکمی که موجب ضلالت ست رواه الدارمی وعن جابر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه و
آله وسلم قال روایت ست که آنحضرت صلعم گفت انا قائد المرسلین ولا فخر من کشنده مرسلین ام
و نیست فخر یعنی مقدم ایشان ام ایشان پس من می آیند به بهشت یا بعرصات خود
کشیدن اسپ از پیش و سوق راندن از پس وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع
ومشفع ولا فخر رواه الدارمی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة ۱۲ **القسم الثالث فی**
ثبوت الشفاعة حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا بسطام بن حریث عن اشعث
الحدانی عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم قال شفاعتی لاهل الکبائر انتهی کذا
فی صحیح سنن ابی داود جلد الثانی **حدثنا** العباس العنبری اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن
ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وفی الباب

مع نولکشور صفحه ۲۷۵

القسم الثالث فی ثبوت الشفاعة

مع مصر

عن جابر

عن جابر ہذا حدیث حسن صحیح غریب ای عجیب من ہذا الوجہ **حدثنا** محمد بن بشار اخبرنا
ابوداود الطیالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لاہل الکبائر من امتی قال محمد بن علی فقال لی جابر یا محمد
من لم یکن من اہل الکبائر فما لہ وللشفاعۃ ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ انتہی کذا فی جامع سنن
الترمذی شفاعتی لاہل الکبائر من امتی حمن دخل النار فیخرجون منہا کذا فی کنز المدفون للشیخ
جلال الدین السیوطی ۱۲ **قولہ شفاعتی لاہل الکبائر** من امتی ای لوضع السیآت
واما الشفاعۃ لرفع الدرجات فلکل من الاتقیاء والاولیاء وذلک متفق علیہ بین اہل الملۃ کذا
فی اللمعات **عن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاہل الکبائر من امتی شفاعت
من ثابت ست مر گناہ کنندگان را از امت من چہ جای اہل صغائر و مراد شفاعت است کہ برای
نجات وخلاص از عذاب بود اما برای رفع درجات و مزید کرامات ثابت ست برای اولیا و
اتقیا و صلحا رواہ الترمذی وابوداود ورواہ ابن ماجہ کذا فی الشیخ شرح مشکوۃ جلد الرابع حدثنا
عبد الرحمان بن ابراہیم الدمشقی حدثنا الولید بن مسلم حدثنا زہیر بن محمد عن بن محمد عن ابیہ عن جابر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول شفاعتی یوم القیامۃ لاہل الکبائر من امتی کذا
فی سنن ابن ماجہ **القسم الرابع فی ثبوت الشفاعۃ حدثنا** اسمعیل بن اسد
حدثنا ابو بدر حدثنا زیاد بن خیثمہ عن نعیم بن ابی ہند عن ربعی بن حراش عن ابی موسی الاشعری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرت بین الشفاعۃ وبین ان یدخل نصف امتی الجنۃ
فاخترت الشفاعۃ لانہا اعم واکفی اترونہا للمتقین لا ولکنہا للمذنبین الخطائین المتلوثین انتہی
کذا فی سنن ابن ماجہ ۱۲ **حدثنا ہناد** اخبرنا عبدۃ عن سعید عن قتادۃ عن ابی الملیح عن عوف
بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان
یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وہی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا
وقد روی عن ابی الملیح من رجل آخر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر عن عوف بن مالک

القسم الرابع

انتہی کذا فی الصحیح جامع سنن الترمذی ۱۲ وعن ابی موسیٰ عنہ علیہ السلام خیرت بین ان یدخل
نصف امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لانہا اعم اترونہا للمتقین ولکنہا للمذنبین الخطائین
انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض ۱۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آتٍ من عند ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ کذا فی التفسیر روح البیان جلد الاول تحت آیہ من
ذا الذی الخ صفحہ ۲۲۷) وعن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آتٍ من
عند ربی آمد مرا آیندہ از نزدیک پروردگار من مراد بدان جبرئیل علیہ السلام باشد یا غیر وی از ملائکہ
واللہ اعلم فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ پس مخیر گردانید مرا درین کہ در آید نصف امت من
بہشت را وبین الشفاعۃ وبیان شفاعت کردن برای کل فاخترت الشفاعۃ پس اختیار کردم
من شفاعت کردن را برای امت تا ہمہ مومنان را شامل باشد وہیچکس ازان بیرون نرود چنانکہ
فرمود وہی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا شفاعت من ثابت ست برای ہر کہ بمیرد وشریک
نگرداند بخدا چیزی را یعنی برای مومنان ہمہ رواہ الترمذی وابن ماجہ کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد
الرابع ۱۲ **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے آیا میرے پاس آنیوالا یعنی جبرئیل علیہ السلام اور کہا کہ مخیر کیا آپکو رب العالمین نے درمیان
داخل کرنے جنت آپ ین آدہی امت کو اور بیچ شفاعت بھیجی مین نے شفاعت اختیار کی جو کوئی
مسلمان مرے اور شریک خدا کا نہ لایا ہو تو مین شفاعت کرونگا یہہ روایت ابن ماجہ اور ترمذی
شفا قاضی عیاض لمعات تفسیر روح البیان اور شیخ شرح مشکوٰۃ مین ہے **القسم الخامس**

فی ثبوت الشفاعۃ

حدثنا الحسن بن عرفۃ اخبرنا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد
الالہانی قال سمعت ابا امامۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان
یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات
من حثیات ربی ہذا حدیث حسن غریب انتہی کذا فی الصحیح جامع سنن الترمذی ۱۲ قولہ ثلث حثیات
جمع حثیۃ قال فی اللمعات والحثیۃ یعطی المعطی بکفیہ دفعۃ واحدۃ انتہی ومنہا ان یدخل الجنۃ

سبعون الفا بغیر حساب رواه الشیخان وعند الطبرانی والبیہقی فی الشعب ان ربی وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب علیہم وانی رأیت ربی المزید فاعطانی مع کل واحد من السبعین الفا سبعین الفا وبالجملۃ فقد اختصت ہذہ الامۃ بمالم یعطہ غیرہا من الامم تکرمۃ لنبیہا علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیادۃ فی شرفہ وتفصیل فضلہا وخصائص یستدعی سفرا بل اسفارا وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کذا فی المواہب اللدنیہ جلد الاول ۱۲ وفی حدیث آخر رواہ حذیفۃ بشرنی یعنی ربہ اول من یدخل الجنۃ معی من امتی سبعون الفا مع کل الف سبعون الفا لیس علیہم حساب واعطانی الا تجوع امتی ولا تغلب واعطانی النصر والعزۃ والرعب یسعی بین یدی امتی شہرا وطیب لی ولامتی الغنائم واحل لنا کثیرا مما شدد علی من قبلنا ولم یجعل علینا فی الدین من حرج انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول ۱۲ عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت شنیدم پیغمبر خدا را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول میگفت وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی وعدہ کرد مرا پروردگار من کہ درآرد بہشت از امت من سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب ہفتاد ہزار کس را کہ نیست حساب برایشان ونہ عذاب مع کل الف سبعون الفا باہر ہزار کس ہفتاد ہزار دیگر وثلث حثیات من حثیات ربی وباہفتاد ہزار با ہر ہزار ۳ حثیہ از حثیات پروردگار من وحثیہ آنچہ بہر دو کف دست پر کردہ یکبار بدہند رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع حدثنا ہشام بن عمار حدثنا اسمٰعیل بن عیاش حدثنا محمد بن زیاد الالہانی قال سمعنا با امامۃ الباہلی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی سبحانہ ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی عزوجل انتہی کذا فی سنن ابن ماجہ **معنی حدیث شریف کا یہ ہے** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وعدہ کیا ہے ساتھ میرے رب میرے نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت ستر ہزار بغیر حساب اور بغیر عذاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور پھر ان ستر ہزار میں ہر ہزار کے ساتھ تین ہاتھ پروردگار کے سمجھ لیجیے کہ گنجائش رب العالمین کی کتنی ہوگی تو اس لپیٹ سے امت کوئی نہیں رہیگا سو اجنت کے

القسم السادس فی ثبوت الشفاعۃ

ص ۴۱ صفحہ ۳۶۵ طبع مصر ۱۲

ص ۲۳ صفحہ ۵۸ طبع مصر

ص ۳۴ صفحہ ۵۷۷ طبع نولکشور

ص ۳۲ صفحہ ۳۱۳ طبع دہلی ۱۲

القسم السادس

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ حدثنا عفان حدثنا وہیب حدثنا خالد عن عبد اللہ ابن شقیق عن عبد
اللہ بن ابی الجدعاء انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیدخلن الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من
بنی تمیم قالوا یا رسول اللہ سواک قال سوای قلت انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا
سمعتہ انتہی کذا فی سنن ابن ماجہ ١٢ حدثنا ابو کریب حدثنا اسمعیل ابن ابراہیم عن خالد الحذاء عن
عبد اللہ بن شقیق قال کنت مع رہط بایلیا فقال رجل منہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل
الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول اللہ سواک قال سوای فلما قام قلت من ہذا قالوا ہذا
ابن ابی الجدعاء ہذا حدیث حسن صحیح غریب و ابن ابی الجدعاء ہو عبد اللہ وانما یعرف لہ ہذا الحدیث الواحد انتہی کذا
فی الصحیح سنن الترمذی ١٢ وعن ابن عبد اللہ بن ابی الجدعاء بفتح الجیم وسکون دال تمیمی وبعضی گفتہ اند کنانی
صحابی ست معدود در بصریین جامع الاصول و در تقریب بذال معجمہ گفتہ ازکہ او را دو حدیث ست یکی این و
دیگر کنت نبیا وآدم فی الروح والجسد و در نسخہ میر جمال الدین محدث بہ معجمہ تصحیح نمودہ قال سمعت
رسول اللہ گفت ابو الجدعاء شنیدم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقول میگفت یدخل الجنۃ رجل
من امتی در می آیند بہ بہشت بوسیلہ شفاعت کردن مردی از امت من اکثر من بنی تمیم کہ قبیلہ ایست
در غایت کثرت و چون بشفاعت یکمرد چندین کسان بہ بہشت روند و چندین مردان باشند
در امت من کہ اگر ہمہ شفاعت کنند عالم عالم بشفاعت ایشان بہ بہشت روند رواہ الترمذی والدارمی
وابن ماجہ کذا فی اشیخ شرح مشکوۃ جلد الرابع **القسم السابع فی ثبوت الشفاعۃ** حدثنا الحسین
بن یزید الکوفی حدثنا عبد السلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبہم اذا وفدوا وانا مبشرہم
لیسوا لواء الحمد بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر ہذا حدیث حسن غریب انتہی کذا فی جامع
سنن الترمذی ١٢ اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد
بنناموبہ حدثنا ابو بکر محمد بن الحسین القطان حدثنا محمد بن حنویہ حدثنا سعید بن سلیمن حدثنا
منصور بن ابی الاسود حدثنا اللیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال

صفحہ ٣٢ مطبع دہلی

صفحہ ٤٠٢ مطبع نولکشور ١٢

صفحہ ٤٠٢ مطبع نولکشور ١٢

صفحہ ٦٠٥ مطبع نولکشور ١٢

رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اولهم خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطیبهم اذا انصتوا و
انا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ابلسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد بیدی وانا اکرم
اولاد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانهم لؤلؤ بیض مکنون او لؤلؤ منثور انتهی کذا فی التفسیر معالم
التنزیل تحت آیه عیسی الخ وعن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول الناس
خروجا اذا بعثوا من نخستین مردمم از روی بیرون آمدن از قبر وقتیکه برانگیخته شوند از قبور وانا
قائدهم اذا وفدوا ومن کشنده وپیشوای مردمم وقتیکه بیایند بدرگاه خداوندی وانا خطیبهم اذا انصتوا
ومن خطبه خواننده ایشانم وقتیکه خاموش شوند از اعتذار وتکلم کننده ام بشفاعت نزد پروردگار
وقتیکه سکوت کنند وتکلم نتوانند کرد انبیا دکبار وانا مستشفعهم بفتح فا وکسر وی هر دو روایت است
وبروجه اول یعنی آنست که طلب کرده میشود از من بسوی خدا وبر ثانی طلب سکنم مردم را اذا حبسوا
وقتی که حبس کرده شوند وایستاده کرده شوند مردم در موقف وانا مبشرهم اذا ایسوا ومن بشارت
دهنده ام مردم را بشفاعت ورحمت وقتیکه نومید شوند واز انبیاء شفاعت طلبند وایشان اقدام برآن
نتوانند کرد وعذر آرند چنانکه در حدیث شفاعت آمده است الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی بزرگی دادن
وکلید های بهشت وابواب رحمت آنروز بدست من است ولواء الحمد یومئذ بیدی ولوای حمد
درآنروز بدست من است وانا اکرم ولد آدم علی ربی ومن گرامی ترین فرزندان آدمم نزد پروردگار
من همیشه خصوصا درآنروز یطوف علی الف خادم گرد من گردند وخدمت میکنند مرا هزار خدمتگار
کانهم بیض مکنون گویا آن خادمان بیضای پوشیده اند بیضاوی در تفسیر قول وی سبحانه کانهن
بیض مکنون گفته که تشبیه کرد حوران را به بیضای شتر مرغ که مصون است از غبار ومانند آن در صفا و
بیاض مخلوط بادنی صفرة که احسن الوان ابدان است ودر مجمع البحار گفته که مراد به بیض مکنون لؤلؤی مصون است
از ایدی وابصار است ودر صدف که دست احدی بدان نرسیده ولؤلؤ منثور یا مروارید های پراگنده
کرده شده گویا وصف به پراگندگی به جهت آنست که مشبه خادمانند در حضور متفرق وپراگنده اند ایشان
میباشند ونیز لآلی در انتشار روشن تر ونمایان تر ودر نظر بهتر وزیاده ترمی درآید وحی نماید بمعنی اول

ص ۱۲۸
صفحه ۵۰۵
طبع نولکشور

من از خدا که
شفاعت کنم
مردم را

بیض مغایرت ظاہرست وبمعنی ثانی مغارت باعتبار صفت ست کہ آنجا مکنون گفتہ اند و برای
شک را وی ست رواہ الترمذی والدارمی قال الترمذی ہذا حدیث غریب کذافی الشیخ وعن ابی
بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین گفت آنحضرت چون
باشد روز قیامت میباشم امام وپیشوای ہمہ پیغمبران وخطیبہم وصاحب شفاعاتہم ومیباشم خطیب
پیغمبران وشفاعت کنندہ میان ایشان ومیباشم خداوند شفاعت میان ایشان غیر فخر نی آنکہ
فخر کنم بدان رواہ الترمذی انتہی کذافی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع **القسم الثامن فی ثبوت
الشفاعہ حدثنا** قتیبۃ بن سعید واسحاق بن ابراہیم قال قتیبۃ اخبرنا جریر عن المختار بن
فلفل عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس یشفع فی الجنۃ وانا
اکثر الانبیاء تبعا حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال اخبرنا معاویۃ بن ہشام عن سفین عن المختار
بن فلفل قال قال انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی
من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ الا رجل واحد انتہی کذافی الصحیح مسلم جلد
الاول صفحہ ۱۱۲ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ من
بیشترین پیغمبرانم از روی تابعان روز قیامت وانا اول من یقرع باب الجنۃ ومن نخستین کسی ام
کہ میگوید در بہشت را وحی درآید وحی درآرد در بہشت رواہ مسلم کذافی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع
القسم التاسع فی ثبوت الشفاعہ حدثنی یونس بن عبد الاعلی الصدفی قال
اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان بکر بن سوادۃ حدثہ عن عبد الرحمان بن جبیر عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم رب انہن
اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ۱۲ الایہ وقال عیسی علیہ السلام ان تعذبہم فانہم
عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم فرفع یدیہ وقال اللہم امتی امتی وبکی فقال
تعالی عز وجل یا جبرئیل اذہب الی محمد وربک اعلم فسئلہ ما یبکیک فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فسالہ
فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال وہو اعلم فقال اللہ تعالی یا جبرئیل اذہب الی محمد انا

۱۲ صفحه ۱۳ طبع نولکشور مع النووی ۱۲

سنرضیک ولا نسوئک انتهی کذا فی الصحیح مسلم جلد الاول ۱۲ وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم روایت ست از عبد اللہ بن عمرو کہ آنحضرت
خواند قول خدا تعالی را در شان ابراہیم کہ وی سبحانہ از ابراہیم خلیل حکایت کردہ رب انھن
اضللن کثیرا من الناس ای پروردگار من این بتان گمراہ کردند بسیاری از مردم را فمن تبعنی
فانہ منی پس کسیکہ پس روی میکند وی مرا پس بدرستی آنکس از من ست و آخر آیت این ست کہ ومن
عصانی فانک غفور رحیم وقال عیسی و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواند قول عیسی را کہ در حق امت
خود بہ پروردگار تعالی گفت وقال اینجا بمعنی قول ست ان تعذبھم فانھم عبادک
اگر عذاب میکنی تو ایشان را پس بدرستی ایشان بندگان تو اند و چارہ ندارند و کسی مانع نمیتواند آمد
و آخر آیت این ست وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم وحاصل آنست کہ آنحضرت شفاعت
این دو نبی کریم را کہ برای امت خود کردند یاد آوردہ و از انجا امت خود را یاد کردہ و رقت نمود و شفاعت
خواست و دعا کرد چنانچہ گفت فرفع یدیہ پس برداشت آنحضرت ہر دو دست خود را فقال پس
گفت اللھم امتی امتی خداوندا بخش و بیامرز امت مرا امت مرا وبکی و بگریست آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فقال اللہ تعالی پس گفت خدا تعالی یا جبرئیل اذھب الی محمد برو بسوی محمد
وربک اعلم و پروردگار تو ای جبرئیل داناتر ست و احتیاج پرسیدن ندارد و لیکن باوجود اظہار
کرم و عنایت خود می پرسد فسئلہ ما یبکیہ پس بپرس محمد را چہ چیز در گریہ آوردہ ست او را فاتاہ
فسالہ پس آمد آنحضرت را جبرئیل پس پرسید او را کہ چہ چیز در گریہ آوردہ ترا فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
پس خبر داد جبرئیل را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما قال بچیزیکہ گفت و التماس مغفرت امت کرد فقال
اللہ لجبرئیل پس جبرئیل بدرگاہ رفت و عرض کرد و گفت اللہ تعالی مر جبرئیل را اذھب الی محمد فقل
برو بسوی محمد پس بگو انا سنرضیک فی امتک بدرستیکہ ما نزدیک ترست کہ راضی گردانیم ترا در
باب امت تو ولا نسوئک و دلگیر و اندوہگین نسازیم ترا درین باب و در روایات آمدہ ست کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم گفت کہ من ہرگز راضی نشوم تا یک از امتان من بمن بہ بخشند اکنون مست او

باید بود وعقد ایمان رابوی درست کرد و مشکلی که هست این ست دیگر هیچ نیست بیت خاک او
باش و پادشاهی کن * آن او باش هرچه خواهی کن * انتهی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة جلد الرابع

القسم العاشر فی ثبوت الشفاعة حدثنا عبد العزیز ابن عبد الله قال حدثنی
سلیمن عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرة انه قیل قال یا رسول الله
من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد ظننت یا ابا ہریرة
ان لا یسئلنی عن ہذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث اسعد الناس بشفاعتی
یوم القیمة من قال لا اله الا الله خالصًا من قلبه او نفسه انتهی کذا فی الصحیح البخاری جلد الاول ۱۲

وعن ابی ہریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمة فیروزتر
وبہرہ مندترین مردم بشفاعت من من قال کسی گفته ست لا اله الا الله خالصًا من قلبه ساده
وبی آمیزش نفاق از ته دل خود او نفسه یا من نفسه گفت بجای من قلبه شک راوی ست و بر ہر
تقدیر این تاکید ست چنانکه گویند دیدم بچشم خود وشنیدم بگوش خود چه اخلاص البته از دل باشد و
جای اخلاص دل ست نه غیر رواه البخاری کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة جلد الرابع ترجمه حدیث

بخاری شریف کا یہہ ہے روایت ہے ابی ہریرة رضی الله عنه سے کہ فرمایا رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے بہتر اور نیک وہ شخص دن قیامت مین جسنے کہا صدق دل سے اور اپنے
نفس سے لا اله الا الله میری شفاعت کے ساتھہ ہے انتہی القسم الاحدی العشر

حدثنی یونس بن عبد الاعلی قال اخبرنا عبد الله بن وہب قال اخبرنی ملک ابن انس عن ابن شہاب
عن ابی سلمة بن عبد الرحمان عن ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لکل نبی دعوة یدعواها
فارید ان اختبی دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة فحدثنی زہیر بن حرب وعبد بن حمید قال زہیر اخبرنا
یعقوب بن ابراہیم قال اخبرنا ابن اخی ابن شہاب عن عمه اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمان ان ابا ہریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة فاردت ان شاء الله تعالی اختبی دعوتی حدثنی زہیر
بن حرب وعبد بن حمید قال زہیر اخبرنا یعقوب ابراہیم قال اخبرنی ابن اخی ابن شہاب عن عمه قال حدثنی

عمرو بن ابی سفین بن اسید بن جاریۃ الثقفی مثل ذلک عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحدثنی حرملۃ بن یحیی قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب ان عمرو بن
ابی سفین بن اسید بن جاریۃ الثقفی اخبرہ ان ابا ہریرۃ قال لکعب الاحبار ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لکل نبی دعوۃ یدعوہا فانا ارید ان شاء اللہ ان اختبئ دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ فقال کعب لابی
ہریرۃ انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرۃ نعم حدثنی ابو بکر بن ابی
شیبۃ وابو کریب واللفظ لابی کریب قالا اخبرنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی
شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ فہی نائلۃ ان شاء اللہ تعالی من مات لا یشرک باللہ شیئا حدثنی قتیبۃ بن سعید
قال اخبرنا جریر عن عمارۃ وہو ابن القعقاع عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی
دعوۃ مستجابۃ یدعوا بہا فیستجاب لہ فیؤتیہا وانا اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ حدثنا عبید اللہ
بن معاذ العنبری قال اخبرنا ابی قال اخبرنا شعبۃ عن محمد وہو ابن زیاد قال سمعت ابا ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ دعا بہا فی امتہ فاستجیب لہ وانی ارید ان شاء اللہ تعالی ان اوخر
دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ وحدثنی ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی وابن بشار حدثنا واللفظ
لابی غسان قالوا اخبرنا معاذ یعنون ابن ہشام قال حدثنی ابی قتادۃ قال اخبرنا انس بن مالک
ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ دعاہا لامتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ و
حدثنیہ زہیر بن حرب وابن ابی خلف قالا اخبرنا روح قال اخبرنا شعبۃ عن قتادۃ بہذا الاسناد وحدثنا
ابو کریب قال اخبرنا وکیع ح وحدثنیہ ابراہیم بن سعید الجوہری قال اخبرنا ابو اسامۃ جمیعا عن مسعر
عن قتادۃ بہذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع قال قال اعطی وفی حدیث ابی اسامۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وحدثنی محمد بن عبد الاعلی قال اخبرنا المعتمر عن ابیہ عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال فذکر نحو حدیث قتادۃ عن انس وحدثنی محمد بن احمد بن ابی خلف قال اخبرنا روح قال
اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول عن النبی صلی اللہ

علیه وسلم لکل نبی دعوة دعابها فی امته وخبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة انتهی کذا فی الصحیح مسلم مع النووی ۱۲ حدثنا ابو کریب اخبرنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی وهی نائلة ان شاء الله تعالی من مات منهم لا یشرک بالله شیئا هذا حدیث حسن صحیح انتهی کذا فی جامع صحیح سنن الترمذی وفی الحدیث المنتشر الصحیح لکل نبی دعوة یدعوا بها واختبأت دعوتی شفاعة لامته یوم القیمة قال اهل العلم معناه دعوة اعلموا انها تستجاب لهم ویبلغ فیها مرغوبهم والا فکم لکل نبی دعوة دعا بها فی امته فاستجیب له وانا ارید ان اوخر دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة وفی روایة ابی صالح لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته ونحوه فی روایة ابی زرعة عن ابی هریرة وعن انس مثل روایة ابن زیاد عن ابی هریرة فتکون هذه الدعوة المذکورة مخصوصة بالآیة مضمونة الاجابة والا فقد اخبره صلی الله علیه وسلم انه سأل لامته اشیاء من امور الدین والدنیا اعطی بعضها ومنع بعضها واوخر لهم هذه الدعوة لیوم القیامة وخاتم المحن وعظیم السؤال والرغبة جزاه الله احسن جزاء نبیا عن امته صلی الله علیه وسلم تسلیما انتهی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول ۱۲ وفی حدیث ابی هریرة لکل نبی دعوة یدعوا بها وارید ان اختبئ دعوتی شفاعة لامتی فی الآخرة وفی روایة انس دعوتی شفاعة لامتی وهذا من مزید شفقته علینا وحسن تصرفه حیث جعل دعوة المجابة فی اهم اوقات حاجاتنا فجزاه الله عنا احسن الجزاء انتهی کذا فی مواهب اللدنیة جلد الثانی ۱۲

معنی حدیث شریف این است از روایت ابی هریرة رضی الله عنه گفت که گفت رسول الله صلی الله علیه وسلم از برای هر نبی دعوة مستجاب است از برای امت خود که دعا کند و دعوة من مؤخر است در روز قیامت که شفاعت میکنم امت خود را نزد پروردگار خود در مقام محمود **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی** کہ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر پیغمبر کی دعوت مستجاب ہی کہ دعا کرے اپنی امت کے لئے اور میری دعوۃ پیچھے ہی دن قیامت مین کہ شفاعت کرونگا امت کے لئے مقام محمود مین انتہی **القسم الثانی عشر فی ثبوت الشفاعة** حدثنا منجاب بن الحرث التیمی وسوید بن سعید کلاهما عن

صفحہ ۱۱۳ طبع نولکشور ۱۲

صفحہ ۵۹ طبع نولکشور

صفحہ ۱۸۲ طبع مصر

صفحہ ۱۵ طبع مصر ۱۲

القسم الثانی عشر

علی بن مسہر قال منجاب اخبرنا ابن مسہر عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ
احد مثقال حبۃ من خردلٍ من کبر انتہی کذا فی الصحیح مسلم جلد الاول معنی حدیث شریف
این است روایت کرد عبد اللہ رضی اللہ عنہ از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت کسی داخل نمیشود
در دوزخ کہ در دل آن مثقال حبہ از ارزن یعنی بمقدار حبہ ارزن از ایمان باشد در دل آن
و داخل نمیشود در جنت یعنی در بہشت کہ بمقدار حبہ ارزن از کبر باشد در دل آن = ترجمہ حدیث
شریف کا یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین
کہ جسکے دل برابر حبہ کنگنی کے دانہ برابر ایمان ہووے اور نہین داخل ہوگا جنت مین جسکے
دل مین حبہ کنگنی ذرہ برابر کبر اور غرور ہووے یعنی نافرمانی رب العالمین کی غرور اور
تکبر سے کرے ١٢

القسم الثالث عشر فی ثبوت الشفاعۃ الدعاء عند الاذان

اخبرنا قتیبۃ عن اللیث عن الحکیم ابن عبد اللہ ابن عامر بن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً
عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسول اللہ نبیاً وبالاسلام دیناً غفر لہ ذنبا اخبرنا عمرو بن منصور
قال اخبرنا علی بن عیاش قال اخبرنا شعیب عن محمد بن المنکدر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ
والبعثہ المقام الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ انتہی کذا فی سنن نسائی فی باب الاذان ١٢
حدثنا محمد بن سہل بن عسکری البغدادی وابراہیم بن یعقوب قالا اخبرنا علی بن عیاش اخبرنا
شعیب بن ابی حمزۃ اخبرنا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمد
الوسیلۃ والفضیلۃ والبعثہ مقاماً محموداً الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ قال ابو عیسیٰ
حدیث جابر رضی اللہ عنہ حدیث حسن غریب من حدیث محمد بن المنکدر لا نعلم احداً رواہ غیر شعیب

ط ۱ صفحہ ۵۰ طبع اصح المطابع

ط ۲ صفحہ ۸۰ طبع دہلی

بن ابی حمزۃ انتہی کذا فی السنن الصحیح جامع الترمذی حدثنا محمد بن یحیی و العباس بن الولید الدمشقی و محمد بن ابی الحسین قالوا حدثنا علی بن عیاش الالہانی حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ انتہی کذا فی سنن ابن ماجہ حدثنا احمد بن محمد بن حنبل حدثنا علی بن عیاش حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیمۃ انتہی کذا فی سنن ابی داود جلد الاول فی باب الاذان ۱۲ حدثنا محمد بن سلمۃ المرادی قال اخبرنا عبد اللہ بن وہب عن حیوۃ و سعید بن ابی ایوب و غیرہما عن کعب بن علقمۃ عن عبد الرحمان بن جبیر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ وسلم بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا ینبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سأل اللہ لی الوسیلۃ حلت لہ الشفاعۃ انتہی کذا فی الصحیح مسلم جلد الاول مع النووی حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ انتہی کذا فی الصحیح البخاری جلد الاول **معنی حدیث شریف** این است کہ گفت جابر بن عبد اللہ کہ بتحقیق گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در وقتیکہ بشنود اذان از مؤذن و بخواند ہمین دعا را و وسیلہ کند بمن در روز قیامت کہ نخیزم من در مقام محمود کہ وعدہ کردہ است مرا اللہ تعالی حلال ست برای آنکس شفاعت من روایت کردہ شد از ابن ماجہ و سنن نسائی و ترمذی و سنن ابی داود و صحیح مسلم و صحیح بخاری **ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے** کہ جب سنے اذان مؤذن سے اور پڑھے

صفحہ ۲۲ طبع ۲۲ م

صفحہ ۵۲ طبع دہلی

صفحہ ۵۶ طبع مصر

صفحہ ۱۶۶ طبع نولکشور ۱۲

صفحہ ۸۶ طبع بمبئی

یہہ دعا اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی جب بنی قبر سے اوٹھونگا اور مقام محمود مین ہونگا جو وعدہ کیا اللہ نے میرے ساتھہ حلال ہے اوسکے لئے شفاعت میری

القسم الرابع عشر فی ثبوت الشفاعۃ

المقام المحمود الشفاعۃ رواہ بیہقی وابی نعیم المقام المحمود الذی اشفع فیہ لامتی رواہ احمد کذا فی کنوز الحقائق

یعنی حدیث شریف این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود آنست کہ من شفاعت کنم امت خودرا دران ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام محمود وہہ ہے کہ مین شفاعت کرونگا امت کی لئے اوس روز یعنی قیامت کے دن

القسم الخامس العشر فی ثبوت الشفاعۃ

حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا مہدی بن میمون قال حدثنا واصل الاحدب عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فاخبرنی او قال بشرنی انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت ان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا شقیق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار وقلت انا من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ انتہی کذا فی الصحیح البخاری فی باب الجنائز جلد الاول ۲ حدثنا محمد بن مثنی حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرنا شعبۃ عن واصل الاحدب عن معرور بن سوید قال سمعت ابی ذر یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فبشرنی انہ من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق حدثنی زہیر بن حرب واحمد بن خراش قالا اخبرنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال اخبرنا ابی قال حدثنی حسین المعلم عن ابن بریدۃ ان یحیی بن یعمر حدثہ ان ابا الاسود الدیلی حدثہ ان ابی ذر حدثہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم علیہ ثوب ابیض ثم اتیتہ فاذا ھو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فجلست الیہ ۳ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال

صفحہ ۱۹۰

صفحہ ۱۹۵ صحیح بخاری

صحیح مسلم شریف صفحہ ۶۰

وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی
وان سرق قال وان سرق ثلاثا قال فی الرابعة علی رغم انف ابی ذر قال فخرج ابو ذر وان رغم انف
ابی ذر انتہی کذا فی الصحیح مسلم مع النووی جلد الاول ۱۲ حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا ابو داؤد
انبانا شعبة عن حبیب بن ابی ثابت و عبد العزیز بن رفیع والاعمش کلہم سمعوا زید بن وہب عن ابی ذر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فبشرنی انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا
دخل الجنة قلت ۱۲ وان زنی وان سرق قال نعم ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی
الدرداء انتہی کذا فی السنن جامع الترمذی

القسم السادس عشر فی ثبوت الشفاعة

قال علیہ السلام ان اللہ وعدنی بان یدخل من امتی ثلثمائة الف الجنة رواہ الطبرانی کذا فی
کنوز الحقائق عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل بدرستی کہ خدای
عزوجل وعدنی وعدہ کرد مرا ان یدخل الجنة من امتی کہ در آرد در بہشت از امت من اربع
مائة الف بلا حساب چہار صد ہزار بیحساب فقال ابو بکر زدنا زیادت کن یا رسول اللہ زیادہ کن
سوال ز اللہ تعالی او درخواہ از وی کہ زیادت کند دران یا زیادت کن در خبر دادن از آنچہ وعدہ
کردہ است از پروردگار تو سابقا گذشت ہفتاد ہزار با ہر ہزار ہفتاد ہزار و سہ حثیات قال گفت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہکذا و زیادت برین اینچنین فحثا بکفیہ وجمعہما بسرای بیان ہکذا جمع کرد ہر دو
کف دست خود را چنانکہ در وقت عطائی کنند وحثیہ آنچہ بہر دو کف دست بدہند یکبار فقال ابو بکر
زدنا باز گفت ابو بکر صدیق زیادت کن مارا یا رسول اللہ قال باز گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ وہکذا باز دیگر اشارت بہر دو کف دست کرد فقال عمر دعنا یا ابا بکر پس گفت عمر رضی اللہ عنہ
بگذار مارا ای ابا بکر یعنی تا عمل کنیم و بخوف عذاب جد و اجتہاد نمائیم دران و باعتماد کردن آلہی از عمل باز
نمانیم فقال ابو بکر پس گفت ابو بکر وما علیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنة وچہ گران میآید بر تو ای عمر
یا نیست زیان آن بر تو ای عمر کہ در آرد خدای تعالی ہمہ مارا در بہشت فقال عمر ان اللہ عزوجل
ان شاء ان یدخل خلقہ الجنة بکف واحد فعل پس گفت عمر بدرستیکہ خدای تعالی اگر میخواہد کہ در آرد

نمائیم

صفحہ ۱۲۶ طبع نولکشور

صفحہ ۲۲۵ طبع نولکشور ۱۲

صفحہ ۴۲۳ طبع مصر

تمامه خلق خود را بیک کف دست یعنی یک عطا یکبار میکند آنرا پس احتیاج تکرار سؤال و کثرت آن چیست فقال النبی
پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم صدق عمر راست گفت عمر گفته اند که آنچه ابوبکر گفت رضی الله عنه از باب فقر
و مسکنت و نیازمندی ست و قول عمر رضی الله عنه از باب رضا و تسلیم و آنکه آنحضرت صلی الله علیه وسلم هم در اول
جواب نداد ابوبکر را تا آنچه عمر گفت و تا بنا تصدیق عمر کرد زیرا که بشارت را مدخل عظیم ست در توجه و عمل
و کلام عمر نیز بشارت ست بلکه عظیم تر از ان پس آل هر دو یکی باشند فافهم رواه شرح السنة کذا فی الشیخ
شرح مشکوٰة جلد الرابع ۱۲ ترجمہ حدیث بیشتر نفیس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ وعدہ کیا ہے میرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کہ تین سو ہزار یا چار سو ہزار اُمت میری داخل کریگا جنت میں بغیر
حساب روایت ہے طبرانی و شرح السنہ سے ۱۲ **القسم السابع عشر فی ثبوت الشفاعة**
روی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من زار قبری وجبت له شفاعتی کذا فی شفاء قاضی
عیاض جلد الثانی ۱۲ قوله وجبت له شفاعتی ای حقت و ثبتت له شفاعتی و فی نسخة حلت کذا فی مدد
الفیاض شرح الشفاء قاضی عیاض حدیث ابن عمر رضی الله تعالی عنهما من زار قبری وجبت له شفاعتی
ابن خزیمه فی صحیحه متوقفا فی ثبوته والبزار والطبرانی وله طرق و شواهد حسنة لاجلها الذهبی حدیث انس
من زارنی فی المدینة الحدیث حدیث من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی سعید بن منصور
فی سننه والدارقطنی والبیهقی فی السنن والطبرانی عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما کذا فی المناهل الصفا فی
تخریج احادیث الشفاء للشیخ جلال الدین السیوطی ۱۲ عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من زار قبری وجبت له شفاعتی کذا فی الخلاصة الوفاء و قوله شفاعتی ای انه یشفع
فیه هو بنفسه تعظیم لعظم الشافع وللبزار من طریق عبد الرحمان بن زید عن ابیه عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما مرفوعا
من زار قبری حلت له شفاعتی وهذا هو الاول ولذا عزاه عبد الحق للدارقطنی ایضا الا ان فی الاول وجبت و فی
هذا حلت والقصد تقویت الاول فلا یضره کذا فی خلاصة الوفاء بیان اخبار المصطفی حدیث اول این زار
قبری وجبت له شفاعتی فرمود کسیکه زیارت قبر شریف من کند واجب و لازم گردد مر او را شفاعت من وجه تخصیص
دو دار قبر شریف با عموم امید واری این نعمت مر جمیع مؤمنان امت را آن باشد که مراد شفاعتی خاص بود که موجب

حصول مرتبہ مخصوص گردد وغیر ایشانرا حصول بدان درجہ باوجود زیادت اعمال وکثرت فضائل میسر نباشد
ہمچنانکہ اختصاص وامتیاز بعضی اصحاب تعالی نصاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از سائر امت کہ در تمام عمر جز
بیک نظر بجمال باکمال سرور انبیا مشرف نشدہ باشند پرتو تلمیحی بثبوت این مدعا انداز دیا آنکہ این کلام
بشارت انجام اخبار و وعدہ بود بوجوب شفاعت و وقوع ان خصا در باب زائر قبر منیف بمقتضای وعدہ آن سید
ارباب کرم صلی اللہ علیہ وسلم و در دیگران بمرتبہ جواز وامکان باقی و تقصیر باشد ویا آنکہ بشارت بود
بموت زوار بر دین اسلام بہ برکت حضرت سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کہ استحقاق شفاعت
متفرع بر آن ست انتہی کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب حدیث عاشر من زارنی میتاً فکانما
زارنی حیاً ومن زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ وما من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر
کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنی کی زیارت میری قبر شریف کی واجب ہے میرے لئے شفاعت اوسکی یہہ حدیث قاضی عیاض
اور مدد الفیاض اور مناہل الصفا و خلاصۃ الوفا و جذب القلوب مین ہے اور حدیث صحیح اور حسن اور
مرفوع ہے **القسم الثامن عشر فی ثبوت الشفاعۃ** من زار قبری کنت لہ شفیعاً وشہیداً
رواہ الطبرانی کذا فی کنوز الحقائق حدثنا سوار ابن میمون العبدی حدثنی رجل من آل عمر عن عمر رضی اللہ عنہ
من زار قبری او قال من زارنی کنت لہ شفیعاً او شہیداً ومن مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الآمنین
یوم القیمۃ قال السبکی سوار روی عنہ شعبۃ فدل علی ثقۃ عندہ فلم یبق الا الرجل المبہم والامر فیہ قریب سیما
وہو طبقۃ التابعین ولابی جعفر العقیلی من روایۃ سوار المتقدم عن رجل من آل الخطاب مرفوعاً من
زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیمۃ کذا فی خلاصۃ الوفا بیان اخبار دار المصطفی و در روایتی آمدہ کہ
من زار قبری کنت لہ شفیعاً وشہیداً کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب معنی حدیث شریف ہر کہ
زیارت کرد قبر مرا در روز قیامت شفیع وشاہد آنکس منم ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے
کہ جسنے زیارت کی میری قبر شریف کی مین دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا اور شاہد ہون اوسکا
القسم التاسع عشر فی ثبوت الشفاعۃ من زار قبری حلت لہ شفاعتی کذا فی جذب القلوب

صفحہ ۱۵۲ طبع مصر ۱۲

صفحہ ۴۵ طبع مصر ۱۲

سمیع خوبیت

معنی حدیث شریف این ست که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر کسیکه زیارت قبر شریف من کند حلال ست برای آن شفاعت من **القسم العشرون فی ثبوت الشفاعة**

حدثنی عبید الله بن عمر عن نافع عن سالم عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما من جاءنی زائرا النعمه حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامة وفی معجم ابن المقری بالسند المذکور عن نافع وسالم عن ابن عمر مرفوعا من جاءنی زائرا کان له حقا علی الله عز وجل ان اکون له شفیعا یوم القیمة واورد الحافظ ابن السکن هذا الحدیث فی باب ثواب من زار قبر النبی صلی الله علیه وسلم من کتاب المسمی بالسنن الصحاح الماثورة عن النبی صلی الله علیه وسلم انتهی کذا فی خلاصة الوفا فی بیان اخبار دار المصطفی **حدیث ثالث** من جاءنی زائرا النعمه حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیمة واین هر دو حدیث در بیان معنی وتعین مراد حکم حدیث اول اند بافاده ثالث اشتراط صدق واخلاص را که مدار صحت واعتبار جمیع اعمال وافعال ست کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ۱۲ **ترجمه** حدیث شریف کا یه هے که فرمایا حضرت صلی الله علیه وسلم نے جسنے زیارت کی میری قبر شریف کی اوسکا حق هے میرے پروردگار کے نزدیک که میں شفاعت کروں دن قیامت میں ۱۲ **القسم الثانی والعشرون فی ثبوت الشفاعة** وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من زارنی فی المدینة محتسبا کان فی جواری وکنت له شفیعا یوم القیامة وفی حدیث آخر من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی کذا فی الشفاء قاضی عیاض ره وقوله من زارنی فی المدینة محتسبا ای ناویا بذلک الجناب وطالبا للثواب لا لغرض آخر وقوله کان فی جواری بکسر الجیم ای مجاورنی وفی نسخة بضم الجیم ای فی ذمتی وعهدی قوله من زارنی بعد موتی وفی روایة بعد وفاتی کذا فی مدد الفیاض علی شفاء قاضی عیاض ۱۲ من طریق عبد الله العمری سمعت سعیدا المقبری یقول سمعت ابا هریرة رضی الله عنه مرفوعا من زارنی بعد موتی فکانما زارنی وانا حی ومن زارنی کنت له شفیعا یوم القیمة ولابن ابی الدنیا والبیهقی عن سلیمان بن یزید الکعبی عن انس بن مالک مرفوعا من زارنی بالمدینة کنت له شفیعا وشهیدا یوم القیمة کذا فی خلاصة الوفا فی بیان اخبار دار المصطفی **حدیث سادس** من زارنی الی المدینة

کنت له شفیعا و شهید اً شفاعت چنانکه گفته اند نسبت باهل معصیت بود و شہادت برای اہل طاعت کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ۱۲ ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی میری مدینہ منورہ مین مین ہون اوسکے لئے شفاعت کرنیوالا اور شاہد ہون **القسم الثالث والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ** عن علی رضی اللہ عنہ قال من سأل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ او الوسیلۃ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ کذا فی خلاصۃ الوفا فی بیان اخبار دار المصطفی احدیث ثانی عشر نیز از حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ من سأل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ و من زار قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مودی معنی جزو اول حدیث سابع است با زیادت آنکہ طلب درجہ و وسیلہ مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را انتہی کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوال کرے میرے درجات و وسیلہ سے حلال ہے اوسکے لیئے شفاعت میری دن قیامت کے ۱۲ **القسم الرابع والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ** من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی رواہ امام احمد بن حنبل کذا فی کنوز الحقائق حدثنا عبد بن حمید اخبرنا عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ابی الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق بن عبد اللہ عن طارق بن شہاب عن عثمان ابن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حصین بن عمر الاحمسی ولیس حصین الا اہل الحدیث بذلک القوی انتہی کذا فی سنن الترمذی ۱۲ معنے حدیث شریف ترمذی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کسیکہ غش داشتہ باشد و در دل بمردم عرب نیست داخل در شفاعت من ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یعنی میل رکھے عرب کی نہیں داخل ہوگا میری شفاعت مین **القسم الخامس والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ السلام من ترک الاربع قبلۃ الظہر لم تنلہ شفاعتی کذا فی محیط السرخسی قولہ علیہ السلام من ترک سنتی لم ینل شفاعتی یدل علی

صفحہ ۶۶ مطبع مصر ۱۲

صفحہ ۱۵۵ جلد ۲ مطبع مصر ۱۲

صفحہ ۶۴۳ جلد ۳ و ۶۴۴ مطبع نولکشور

وقوع حرمان الشفاعة في حق تارکہ الا ان یقال وعیداً انتہی کذا فی مولوی عبد الحکیم شرح علی العقائد النسفی من ترک سنتی لم ینل شفاعتی حدیث صحیح است کذا فی محک الطالبین **مسئلہ** ہر کہ از سنتہای رسول علیہ السلام ببیند بر خود وبیارد وی مومن است وسنی وہر کہ بر خود ببیند اما بشومی غفلت نگذارد وبجای نیارد وی مومن عاصی بود وہر کہ ببیند وبر خود نہ بیند وی مبتدع بود وہر کہ در اصل نہ بیند وی کافر است کہ رسول علیہ السلام بر خطا دانستہ بود وہر کہ رسول علیہ السلام بر خطا داند وی مومن نبود قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من ترک سنتی لم ینل شفاعتی رسول علیہ السلام فرمودہ است کہ ہر کہ سنتی از سنتہای من ترک آرد وی از شفاعت من محروم وبی نصیب ماند اما مراد ازین ترک ترک اعتقاد نہ ترک است افعال اما بالفعل نیز نشاید ماندن کہ شومی ماندن بہ فعل بود باعتقاد سرایت کند ہر کہ تارک است فعل بود وی صاحب کبیرہ بود ورسول علیہ السلام وعدہ فرمودہ است در حق صاحب کبائر کہ شفاعت از برای گنہگاران بزرگ امت من است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعتی لاہل الکبائر من امتی کذا فی صلوٰۃ مسعودی **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سنت میری ترک کرے دن قیامت مین میری شفاعت سے محروم اور بی نصیب رہیگا مگر ترک سنت کا معنی یہہ ہے کہ اعتقاد سے سنت کو نہ سمجھے اور جو شخص سنت پر عمل کرے اوسکو مومن سنی کہتے ہین اور جو شخص سنت ترک کرے یعنی بجا نہ لاوے اوسکو مومن عاصی یعنی گناہگار کہتے ہین اور جس شخص کا اعتقاد سنت پر نہ ہو اور برا سمجھے سنت کو وہ کافر ہے سمجھ لیجے کہ جان بوجھ کر سنت کو چھوڑے گناہ کبیرہ مین داخل ہوگا مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری گناہ گارون کے لیئے ہے **القسم السادس والعشرون في ثبوت الشفاعة** حدثنا بندار اخبرنا معاذ بن ہشام لحدثنی ابی عن ایوب عن نافع ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فالیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا وفی الباب عن سبیعۃ بنت الحارث الاسلمیۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ من حدیث ابی السختیانی کذا فی جامع سنن الترمذی قولہ فالیمت

صفحہ ۲۰۶ مطبع نولکشور

بہا امر لہ بالموت بہا ولیس ذلک من استطاعتہ بل ہو الی اللہ تعالی لکنہ امر بلزوم بہا والاقامۃ
بہا بحیث لا یفارقہا فیکون ذلک لان یموت فیہا فاطلق المسبب واراد السبب کقولہ تعالے
فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ؕ کذا فی طیبی معنی حدیث شریف این ست کہ فرمود آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر کس را کہ استطاعت باشد کہ در مدینہ منورہ بمیرد پس شفیع آن کس منم
کہ در مدینہ منورہ وفات یافتہ ست ازین حدیث شریف لزومیت سکونت مدینہ منورہ معلوم
میشود مگر در قول خداوند تعالی الپس نمی میرد از شمایان مگرکہ از شمایان بمیرد مسلمان شرط دین اسلام
ست ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسکی طاقت ہو اور میری مدینہ منورہ مین مرے تو پیچھے مین شفاعت کرنیوالا ہون اوسکا
جو مدینہ منورہ مین فوت ہوا ہے القسم السابع والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ
حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا الفضل بن موسی اخبرنا ہشام بن عروۃ عن صالح بن ابی صالح
عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیصبر علی لاواء
المدینۃ وشدتہا احد الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیمۃ ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ
وصالح بن ابی صالح اخو سہیل بن ابی صالح انتہی کذا فی سنن الترمذی معنی حدیث
شریف این ست کہ روایت کرد ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ بدرستی فرمود آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ہر کس کہ صبر کند در سختی وشدت مدینہ منورہ یعنی گرسنگی مگر کہ ہستم من برای آنکس
شفاعت کنندہ وشاہد در روز قیامت ترجمہ حدیث شریف کا یہہ کہ روایت اکی
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبر کرے سختی اور شدت
مدینہ منورہ کی پر مگر مین ہون اوس شخص کا دن قیامت مین شفاعت کرنیوالا اور شاہد ۱۲
القسم الثامن والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ وشفاعتہ علیہ السلام من الجود
قال علیہ السلام ان ابراہیم علیہ السلام لیرغب الی یوم القیامۃ کذا فی نوادر الاصول صفحہ ۱۴۸
قال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ان ابراہیم علیہ السلام لیرغب فی شفاعتی رواہ مسند الفردوس

صفحہ ۲ طبع نولکشور ۱۲

صفحہ ۲۵۰ جلد ۲ طبع اسلام بول ۱۲

صفحہ ۱۴۸ طبع اسلام بول

کذا فی کنوز الحقائق معنی حدیث شریف این است که فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم که قسم است بران که تصرف نفس من در قبضۂ قدرت اوست بدرستیکہ ابراہیم علیہ السلام بتحقیق رغبت دارد در شفاعت من ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسم ہے اوسکی کہ نفس میرا اوسکی قدرت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی رغبت کرتا ہے میری شفاعت کے لیئے القسم التاسع والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ قال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ لشفاعتی اکثر من الحجر والشجر رواہ الطبرانی کذا فی کنوز الحقائق معنی حدیث شریف این است که فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم بر آنست که نفس من در تصرف قبضۂ قدرت اوست یا امر اوست که شفاعت من بسیار است از عدد سنگہا و عدد درختہا برای امت من ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری بہت ہے پتھر اور درختوں سے یعنی پیڑون سے امت کے لیئے القسم الثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ حدیث عن انس رضی اللہ عنہ لاشفعن یوم القیامۃ لاکثر ما فی الارض من حجر و شجر رواہ الطبرانی لکن عن انیس الانصاری لا انس وقد اخرجہ احمد عن بریدۃ بلفظ انی لاشفع کذا فی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا و من روایۃ انیس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاشفعن یوم القیامۃ لاکثر مما فی الارض من حجر و شجر فقد اجتمع من اختلاف الفاظ ہذہ الاثار ان شفاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم و مقامہ المحمود من اول الشفاعۃ الی آخرہا من حین یجتمع الناس للحشر وتضیق بہم الحناجر و یبلغ منہم العرق والشمس والوقوف مبلغہ وذلک قبل الحساب فیشفع حینئذ لاراحۃ الناس من موقف ثم یوضع الصراط و یحاسب الناس انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول معنی حدیث شریف این است که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود که شفاعت من در روز قیامت زیادہ است از عدد سنگہا و درختہا کہ مردم جمع میشوند در حشر برای حساب و زود میشود حساب ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے

صفحہ ۱۷ طبع مصر

صفحہ ۱۷۵ طبع مصر

صفحہ ۱۷۵ طبع مصر

صفحہ ۱۸۱ طبع مصر

کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قیامت کے دن شفاعت میری ہیہ اور درختونکی شمار سے
زیادہ ہی کہ جب خلائق جمع ہوگی واسطے حساب کے دن قیامت مین **القسم الاحدی الثلاثون**
فی ثبوت الشفاعة وقال اللہ تعالی وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ
رَبِّهِمْ قال قتادة والحسن وزید بن اسلم قدم صدق هو محمد صلی اللہ علیہ وسلّم یشفع لهم
وعن الحسن ایضاً هی مصیبتهم بنبیهم وعن ابی سعید الخدری هی شفاعة نبیهم محمد صلی اللہ علیہ وسلم هو شفیع
صدق عند ربهم وقال سهل بن عبد اللہ التستری هی سابقة رحمة اودعها اللہ عزوجل فی محمد صلی اللہ
علیہ وسلّم وقال محمد بن علی الترمذی هو امام الصادقین والصدیقین الشفیع المطاع والسائل المجاب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم حکاه عنه السلمی انتهی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول ۱۲ قوله قال قتادة وزید بن اسلم قدم
صدق هو محمد یشفع لهم اخرج ذلک ابن جریر عنهم قوله وعن الحسن ایضاً هی مصیبتهم بنبیهم اخرجه ابن ابی الدنیا فی
کتاب العزة قوله وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه هی شفاعة نبیهم اخرجه ابن مردویه فی تفسیره واخرج مثله
عن علی ایضاً انتهی کذا فی مناهل الصفا تخریج احادیث الشفا للامام جلال الدین السیوطی معنی قدم صدق گفت
قتادہ وزید بن اسلم کہ قدم صدق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است کہ شفاعت است برای آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلّم وہمچنین گفت ابن جریر ہمچنین گرد حسن کہ میرسد برای آنحضرت شفاعت وہمچنین گفت ابن ابی الدنیا
در کتاب العزہ وروایت از ابی سعید خدری کہ شفاعت است برای نبی علیہ السّلام وہمچنین گفت ابن مردویہ و
مثل ہمین روایت کرد از حضرت علی کرم اللہ وجہہ **ترجمہ آیت شریف کا** بقول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
یہہ ہی کہ کہا قتادہ اور زید بن اسلم نے کہ قدم صدق حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ہین کہ شفاعت
ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے اور حسن اور ابن ابی الدنیا سے بھی اسطرح ہی اور ابی سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ ہی شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح روایت کی ابن مردویہ نے اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انتہی **القسم الثانی والثلاثون فی ثبوت الشفاعة** وعن زید
بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم من قال لا الہ الا اللہ مخلصاً دخل الجنة قیل یا رسول اللہ ما اخلاصها
قال ان تحجزه عن المحارم ولهذا ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لمعاذ یا معاذ اخلص یکفیک القلیل من العمل

وعن زید بن ارقم الیضاً رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عہد الیّ ان لا یاتینی احد من
امتی بلا الہ الا اللہ لا یخلط بہا شیئاً الا وجبت لہ الجنۃ قالوا یا رسول اللہ وما یخلط بہا قال حرصاً علی الدنیا وجمعاً لہا
ومنعاً لہا القول لیقول الانبیاء ویعمل عمل الجبابرۃ کذا فی نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم **معنی**
حدیث شریف این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از روی
اخلاص یعنی مخلص بود در گفتن کلمہ شریف داخل میشود در بہشت کسی سوال کرد یا رسول اللہ چیست اخلاص فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خود را دور کند از محارم یعنی از حرامہای خداوند تعالی و معنی حدیث شریف
دیگر این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم با معاذ اخلاص کن برای تو بہتر است کہ عمل کمتر بکنی با خلاص از عمل
بسیار **ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
شخص کہے صدق دل اور اخلاص سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ شخص داخل ہوگا جنت بین
کسی نے سوال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ اخلاص کیا چیز ہے یعنی کونسی شی ہے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے کو بچاوے حراموں سے **القسم الثالث والثلاثون**
فی ثبوت الشفاعۃ قال علیہ السلام شفاعتی للجبابرۃ من امتی رواہ مسلم فردوس کذا فی کنوز الحقایق صفحہ ۱۲
معنی **حدیث شریف این است** کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من برای جابران
امت من ہست **ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
شفاعت میری جابروں کے لئے ہے **القسم الرابع والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ
السلام شفاعتی لاہل الذنوب من امتی رواہ الخطیب البغدادی کذا فی کنوز الحقایق صفحہ ۳ **معنی حدیث شریف**
این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من از برای گناہ گاران امت من است **ترجمہ**
حدیث شریف کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری واسطے
گناہگاروں کے ہے **القسم الخامس والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ السلام شفاعتی
للمتلوثین المخاطین الموتسین رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول کذا فی کنوز الحقایق صفحہ ۱۲۱ قال علیہ السلام شفاعتی
للمتلوثین المتلطخین الموتسین کذا فی نوادر الاصول صفحہ ۱۳۶ طبع اسلام بول **معنی حدیث شریف این است**

لہ صفحہ ۲۰۷ طبع اسلام بول ۱۲

لہ صفحہ ۱۸۷ طبع مصر ۱۲

لہ صفحہ ۱۸۷ طبع مصر ۱۲

لہ صفحہ ۱۸۷ طبع مصر ۱۲

کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من از برای گناہ گاران ہست کہ در گناہ گرفتار و مخلوط اند ترجمہ
حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری گناہ مین
جو گرفتار ہین اونکے لئے ہے **القسم السادس والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ السلام
شفاعتی لامتی من احب لاہل بیتی رواہ الخطیب البغدادی کذا فی کنوز الحقائق **معنی حدیث شریف**
این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من از برای آنکس ہست کہ دوست دارد اہل بیت مرا
ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری اوسکے
لئے ہے کہ جو شخص دوست رکھے میری اہل بیت کو **القسم السابع والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ**
قال علیہ السلام شفاعتی مباحۃ الا علی من سب اصحابی رواہ مسند فردوس الدیلمی کذا فی کنوز الحقائق **معنی**
حدیث شریف این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من مباح ہست برای ہر کس
مگر برای آنکس نیست کہ اصحاب من بگوید **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے** کہ فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری مباح ہے ہر شخص کے لیئے مگر اوس شخص کے لیئے نہین ہے کہ سب میرے
اصحابونکا کرتا ہے یعنی میرے اصحابونکو برا کہتا ہے نعوذ باللہ منہ **القسم الثامن والثلاثون فی ثبوت**
الشفاعۃ قال علیہ السلام انا اول شفیع یوم القیامۃ رواہ مسلم کذا فی کنوز الحقائق **معنی حدیث**
شریف این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول شفاعت کنندہ منم در روز قیامت **ترجمہ**
حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا شفاعت کرنیوالا مین ہون
دن قیامت مین **القسم التاسع والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ** الرابع **قولہ ولسوف**
یُعطیک ربک فترضیٰ وہذہ آیۃ جامعۃ لوجوہ الکرامۃ وانواع السعادۃ وشتات الانعام فی الدارین
والزیادۃ قال ابن اسحاق یرضیہ بالفلج فی الدنیا والثواب فی الآخرۃ وقیل لعطیۃ الحوض والشفاعۃ وروی عن
بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس آیۃ فی القرآن ارجی منہا ولا یرضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یدخل احد من امتہ النار کذا فی الشفا قاضی عیاض جلد الاول قولہ وروی عن بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس آیۃ فی القرآن ارجی منہا یعنی ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی ابن طالب

صفحہ ۸۷ طبع مصر ۱۲

صفحہ ۸۵ طبع مصر ۱۲

صفحہ ۴۵ طبع اسلام بول ۱۲

صفحہ ۱۳۱ و ۲۲۳ طبع مصر ۱۲

رضی اللہ عنہ موقوفاً واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیثہ مرفوعاً انتہی کذا فی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء وقولہ الزیادۃ ہا لجزای وجامعۃ للزیادۃ علی ما اعطاہ فی الدنیا ووعدہ فی العقبی من انواع الکرامۃ قال ابو اسحاق یرضیہ بالفلج فی الدنیا قال السید ہو بالفتح المصدر وبالضم الاسم وقال الملا الفلج علی ما فی الصحاح بفتح الفاء والجیم والاسم بضم الفاء وسکون اللام ای الفوز باجابۃ الظفر باعدائہ ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وصف القرآن من قال بہ صدق ومن حکم بہ عدل ومن خاصم بہ فلج قال ابن ہشام معناہ ظہر وغلب وظفر والحاصل ان فی الاصل نسختین مضبوطتین وفی المثل من یاتی الحکم وحدہ یفلج ای یظفر علی خصمہ فقولہ ولا یرضی ان یدخل الخ وفی مسلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی وبکی الی قولہ فقال تعالی لجبریل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک وروی اشفع لامتی حتی ینادی ارضیت فیقول رب رضیت اوکما قال صفوی کذا فی مدد الفیاض علی شفا قاضی عیاض ؕ معنی حدیث شریف این ست آیہ ولسوف یعطیک ربک فترضی آیۃ جامعہ ست بر کرامت و انواع سعادت ونیکوئی دارین بر وجود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وروایت کردہ شدہ از بعضی آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم تا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود یکی از امت وی در دوزخ باشد ومعنی حدیث مسلم نیز ہمچنین ست ؕ معنی حدیث شریف کا یہہ ہی کہ جبتک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں ہونگے دوزخ میں رہیگا **القسم الاربعون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ السلام ان امتی امۃ مرحومۃ رواہ ابو داؤد کذا فی کنوز الحقائق ؕ معنی حدیث شریف اینست کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ امت من امت مرحمت یعنی رحمت کردہ شدہ ست ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری رحمت کی ہوئی ہی **القسم الاحدی الاربعون فی ثبوت الشفاعۃ** ومن خصائص ہذہ الامۃ انہم یدخلون الجنۃ قبل سائر الامم رواہ الطبرانی فی الاوسط من حدیث عمر بن الخطاب مرفوعاً حرمت الجنۃ علی الانبیاء حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی انتہی کذا فی المواہب اللدنیہ جلد الاول ؕ معنی حدیث شریف اینست کہ خصائص امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنست کہ داخل میشوند در جنت پیش از ہمہ امتہا روایت از طبرانی حدیث مرفوع از حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کہ فرمود جنت حرام ست بر انبیا تا کہ داخل کنند امتہای خود را در جنت انتہی ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی کہ روایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے

صفحہ ۵ طبع مصر

صفحہ ۹۶ طبع مصر

صفحہ ۱۰۵ طبع مصر

کہ جنت حرام ہے انبیا علیہم السلام پر یہانتک تاکہ تمام امتین اپنی جنت مین داخل نکرین اس سے معلوم ہوا کہ سب امتین حضرات انبیا علیہم السلام کے ساتھہ جنت مین داخل ہونگے **القسم الثانی والاربعون فی ثبوت الشفاعۃ** حدثنا مسلم بن ابراہیم قال حدثنا ہشام قال حدثنا قتادہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من قال لا الٰہ الا اللہ وفی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الٰہ الا اللہ وفی قلبہ وزن + + + + برۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الٰہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرۃ من خیر قال ابو عبد اللہ قال ابان حدثنا قتادہ حدثنا انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ایمان مکان خیر حدثنا الحسن بن الصباح سمع جعفر بن عون انتہی کذا فی الصحیح البخاری **معنی حدیث شریف بخاری این ست** روایت از حضرت انس رضی اللہ عنہ از جناب رسالت مآب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می برآریم از دوزخ کسی کہ گفتہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ودر دل آن باشد برابر جو از خیر ومی برآریم از دوزخ کسیکہ گفتہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ودر دل آن باشد برابر وزن دانہ گندم از خیر ومی برآریم از دوزخ کسیکہ گفتہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ودر دل آن باشد برابر وزن ذرہ از خیر **ترجمہ حدیث بخاری شریف کا یہہ ہے** روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم نکالونگا دوزخ سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوسکے دلمین ہو برابر وزن دانہ جو کی خیر اور برابر وزن دانہ گیہون کا ہو خیر سے اور ہم دوزخ سے نکالونگا اوسکو جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوسکے دلمین برابر وزن ذرہ خیر سے ہو انتہی **القسم الثالث والاربعون فی ثبوت الشفاعۃ** حدثنا اسحق بن ابراہیم قال اخبرنا معاذ بن ہشام قال حدثنی ابی عن قتادہ قال حدثنا انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ بن جبل قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ لبیک یا رسول اللہ وسعدیک ثلاثا قال ما من احد یشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا واخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما انتہی کذا فی الصحیح البخاری صفحہ ۲۴ طبع مبئی **معنی حدیث بخاری شریف این ست** روایت کرد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

صفحہ ۱۱ طبع مبئی ۱۲

صفحہ ۱۱۲۰ طبع مبئی ۱۲

یا معاذ درحالیکہ معاذ پس او بود بر پالان استعمال رحل اکثر در پالان اشتر میکنند و اینجا اتفاقاً پالان حمار بوده است قال یا معاذ بن جبل قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فرمود ای معاذ جواب داد لبیک وسعدیک ای پیغمبر خدا حاصل معنی این دو کلمہ آنست کہ ایستادہ ام در خدمت و مدد تو قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک سہ بار ندا کرد معاذ را و جواب داد معاذ قال ما من احد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صادقا من قلبہ الا حرم اللہ علی النار فرمود نیست یکی کہ گواہی دہد بمضمون این کلمہ درحالی کہ راست گو است از صمیم دل مگر آنکہ حرام کند اللہ تعالی او را بر آتش دوزخ کہ آمادہ کردہ است برای مشرکان قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشرون گفت معاذ ای پیغمبر خدا اگر خبر ندہم باین حکم ہمہ مردم را پس اینکہ بشارت یابند مسلمانان قال اذا یتکلوا فرمود خبر مدہ درین ہنگام کہ بشنوند تکیہ میکنند برین و ترک عمل می نمایند واخبر بہا یا معاذ عند موتہ تاثما و خبر داد باین مژدہ معاذ نزد موت خود بملاحظہ دور شدن از گناہ کہ در پوشیدن علم است اگر گوئی ترک امتثال امر پیغمبر نیز گناہی بودہ معاذ چون خبر داد وارتکاب آن کرد گوئیم نہی تنزیہی بود نہ تحریمی و نہی کتمان علم تحریمی است معاذ کہ از جملہ مجتہدان است آخر آنرا ترجیح داد و عمل بران کرد شارحان گفتہ اند کہ امر ایجابی است ولیکن نہی مقید بود باعتماد بر آن مژدہ آنحضرت بمعاذ بن جبل کہ در دین گواہی راسخ بود فرمود بہمہ کس نگوید و معاذ خبر داد کسی را کہ از وی ترس اعتماد نداشت و این جواب خالی از چیزی نیست اولاً آنکہ در مدت حیات چرا این علم پوشیدہ جمعی کہ بر آنہا گمان اتکال و ترس اعتماد نداشتہ باشد در زمان حیات او بسیار بودند و نیز آخر این خبر بخاص و عام رسید ہر کہ شایع کرد خلاف حکم ایجابی نمود انتہی

کذا فی تیسیر القاری ترجمہ شریف صحیح بخاری کا یہ ہی تین بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا معاذ جواب دیا معاذ نے لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ہے آدمی کہ گواہی دے ساتھ مضمون اس کلمہ کے بیچ اوس حال کے کہ راست گو ہے یعنی سچا ہے صدق دل سے حرام کیا اللہ تعالی نے اوسکو دوزخ کی آگ پر کہ آگ دوزخ کی تیار ہے واسطے کافرون کے سوال کیا معاذ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہ لکھون یعنی خبر ندون سب خلایق کو تا کہ بشارت پاوین سب مسلمان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر مت دے کہ سمع کرینگے اسپر اور تکیہ کرین گے

صفحہ ۹۶ مطبوعہ [illegible]

معاذ رضی اللہ عنہ نے وقت مرنے کے خبر دی واسطے خوف قیامت کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کہ خبر مجھسے سُنے اور خبر نہ دے دن قیامت کے پکڑا جاویگا اس لیے معاذ رضی اللہ عنہ نے خبر دی القسم الرابع والاربعون فی ثبوت الشفاعۃ حدثنا مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت ابی قال سمعت انسا قال ذکر لی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لمعاذ من لقی اللہ لایشرک بہ شیئا دخل الجنۃ قال الا ابشر بہ الناس قال انی اخاف ان یتکلوا انتہی کذا فی الصحیح البخاری حدثنا مسدد ومعتمر قال سمعت ابی قال سمعت انسا قال ذکر لی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لمعاذ من لقی اللہ لایشرک بہ شیئا دخل الجنۃ گفت انس بن مالک گفتہ شدمرا بتحقیق پیغمبر فرمود مر معاذ را کسی کہ بمیرد حال آنکہ انباز نمیگرداند بخدا چیزی را در افعال وعبادات در آید بہ بہشت قال الا ابشر بہ الناس قال لا گفت معاذ آیا بشارت ندہم باین مژدہ مردم را فرمود نہ آن اخاف ان یتکلوا می ترسم این را کہ اعتماد کنند برآن وترک عمل نمایند انتہی کذا فی تیسیر القاری شرح البخاری ترجمہ حدیث شریف صحیح بخاری کا یہ ہے کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بتحقیق کہ جو شخص وفات پاوے یعنی مرجاوے کسی کو خدایتعالی کے ساتھ شریک نہین کیا بیچ افعال اور عبادات کے داخل ہوگا جنت مین حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا مین یہ خوشخبری ندون آدمیون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فردہ یعنی خوشخبری مت دے کہ مین خوف کرتا ہون کہ سماع کرینگے تو اسپر تکیہ کرینگے اور عمل کو ترک کرینگے القسم الخامس والاربعون فی ثبوت الشفاعۃ قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حدثنا اسمٰعیل بن ابان قال حدثنا ابو الاحوص عن آدم بن علی قال سمعت ابن عمر یقول ان الناس یصیرون یوم القیمۃ جثی کل امۃ تتبع نبیہا یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی تنتہی الشفاعۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلک یوم یبعثہ اللہ المقام المحمود حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ رواہ حمزۃ بن

القسم الرابع والاربعون

بہشتی

القسم الخامس والاربعون

عبداللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی کذا فی الصحیح البخاریؒ حدثنا اسمعیل بن ابان بن الاحوص
عن آدم بن علی قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول ان الناس یصیرون یوم القیمۃ جُثیً گفت آدم شنیدم
ابن عمر را میگفت بتحقیق مردم میگردند روز قیامت جماعہ جماعہ جُثیً بضم جیم وفتح مثلثہ بتنوین مقصور جمع جثوۃ مثل
خطی جمع خطوط ابن اثیر گفتہ کہ این لفظ بفتح جیم وکسر مثلثہ وبتشدید یا ر تحتیہ است جمع جاثی بمعنی آنکہ بر دو زانو نشیند
ذکرہ السیوطی کل امۃ تتبع نبیہا ہر امت تبعیت سیکند پیغمبر خود را یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع میگویند ای فلان
شفاعت کن ای فلان شفاعت کن ظاہر این است کہ ہر امت بہ پیغمبر خود وغیر پیغمبر خود میگوید چنانکہ در احادیث دیگر
صریح واقعست وہیچکس جرأت بشفاعت نمیکند حتی تنتہی الشفاعۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا آنکہ منتہی
می شود سوال شفاعت بسوی پیغمبر ما فذلک یوم یبعثہ اللہ المقام المحمود پس آن روزی است کہ می انگیزاند خدا
او را در مقام محمود رواہ حمزۃ بن عبداللہ عن ابیہ روایت کردہ است این حدیث را حمزہ بن عبداللہ از پدر
خود عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رفع کردہ است آنرا در شرح
عینی این کلام را بعد از حدیث لاحق آورد حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر
عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مرویست از جابر بن عبداللہ
انصاری کہ بتحقیق رسولخدا فرمودہ من قال حین یسمع النداء کسی کہ میگوید ہنگامی کہ می شنود اذان را این دعا
اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ای پروردگار این دعوت تامہ کاملہ وصلوۃ قائمۃ ونماز دایم
آت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ بدہ محمد را صلی اللہ علیہ وسلم وسیلہ گناہگاران وفضیلت بر جمیع مردم وابعثہ
مقاماً محموداً الذی وعدتہ وبرانگیز او را در مقام محمودی کہ وعدہ کردہٴ او را حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ واقع
شود مر او را شفاعت من در روز قیامت انتہی کذا فی تیسیر القاری شرح البخاریؒ ترجمہ حدیث شریف
صحیح بخاری کا یہ ہے کہ روایت ہے اسمعیل بن ابان سے اور اوسنے روایت کی ابوالاحوص سے اور
ابوالاحوص نے آدم بن علی سے اُسنے روایت کی اور کہا کہ سُنا مینے عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے کہ
کہا ابن عمر نے سب مخلوق یعنی آدمی پھرینگے دن قیامت کے جماعت جماعت اور ہر ایک امت اپنے
نبی کی تبعیت کریگی اور ہر ایک کہیگا کہ ای فلان میری شفاعت کر کوئی دم نہ مار سکیگا یہانتک کہ حضرت

۵۰ صفحہ ۶۰۰ مطبوعہ بمبئی

۵۰ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ سرہنوری

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آوینگے مقام محمود مین جیسا کہ دعاء اذان کے بارہ مین کی کہ جوکوئی یہ دعا پڑہیگا
ہوگی شفاعت میری دن قیامت مین اُسکو القسم السادس والاربعون فی ثبوت الشفاعۃ باب یدخل الجنۃ
سبعون الفاً بغیر حساب حدثنا عمران بن میسرۃ قال حدثنا ابن فضیل قال حدثنا حصین ح وحدثنی اسید بن زید
قال حدثنا ہشیم بن بشیر عن حصین قال کنتُ عند سعید بن جبیر فقال حدثنی ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عرضت علی الامم فاخذ النبی یمرُّ معہ الامۃ والنبی یمرُّ معہ النفر والنبی معہ العشرۃ والنبی الخمسۃ والنبی
یمر وحدہ ونظرت فاذ سواد کبیر قلت یا جبرئیل ہؤلاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کبیر
قال ہؤلاء امتک وہؤلاء سبعون الفاً قدامہم لا حساب علیہم ولا عذاب قلت ولِمَ قال کانوا لا یکتوون ولا
یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون فقام الیہ عکاشۃ بن محصین فقال ادع اللہ ان یجعلنی منہم فقال سبقک
بہا عکاشۃ حدثنا معاذ بن اسد قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا یونس عن الزہر قال حدثنی سعید
بن المسیب ان ابا ہریرۃ حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ وہم
سبعون الفاً تضئی وجوہہم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر قال ابو ہریرہ فقام عکاشۃ بن محصین الاسدی یرفع نمرۃ علیہ
فقال یا رسول اللہ اُدع اللہ ان یجعلنی منہم فقال اللّٰہم اجعلہ منہم ثم قام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ ادع
اللہ ان یجعلنی منہم فقال سبقک عکاشۃ حدثنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سہل
بن سعد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیدخلنّ الجنۃ من امتی سبعون الفاً او سبع مائۃ الف شک فی احدہما متماسکین
اخذ بعضہم بعض حتی یدخل اولہم وآخرہم الجنۃ ووجوہہم علی ضوء القمر لیلۃ البدر انتہی کذا فی الصحیح البخاری القسم السابع
والاربعون وفی صلوۃ المسعودی قال علیہ السلام من طول شاربہ عوقب بثلاث لم تنلہ شفاعتی ولم یشرب من حوضی وسلط
علیہ منکر ونکیر ابا العنف وفی الفتاوی الحجندی فی بیان احکام الشعور روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یؤمر الناس
یوم القیامۃ بالسجود فمن کان فی الدنیا شاربہ طویلا صارت شعورہ کالاوتاد الحدید لا یستطیع ان یسجد وفی بعض
الروایات لا یصعد لہ عمل صالح الی السماء انتہی کذا فی فیض الصمدانی علی شرح الکیدانی وفی المشکوۃ عن زید
بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی واورد
الکرمانی فی مناسکہ ثم تطویل الشارب وعقوبتہ فقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب باربعۃ اشیاء

القسم السادس والاربعون

صفحہ ۹۵ مطبع بمبئی

القسم السابع والاربعون

۲۵ ورق قلمی

لایجد شفاعتی ولا یشرب من حوضی ویعذب فی قبره ویبعث الله الیه المنکر والنکیر فی غضب انتہی کذا فی تاریخ خمیس ۵
وفی صلوٰة المسعودی قال صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربه عوقب بالثلاث لم ینل شفاعتی ولم یشرب من حوضی و
سلط الله علیہ منکرا ونکیرا فی غضب الخ کذا فی کنز العباد یعنی حدیث شریف این است کہ فرمود حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کسیکہ نگیرد بروت ہا را و دراز داشتہ باشد عذاب کردہ شود بسہ چیز اول نمی یابد شفاعت مرا دوم نمی نوشد
آب از حوض و سیوم بغضب گرداند اللہ تعالی منکر و نکیر را در قبر او و عذاب سخت کنند ترجمہ حدیث کرمانی اور کنز العباد
اور فیض الصمدانی کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ کترا دے موچھ کو اور لنبا رکھے
تو تین طرح سے عذاب کیا جاویگا اول تو میری شفاعت نہیں پاویگا دوسرے میری حوض سے پانی نہ پیویگا تیسرے
قبر میں عذاب سخت سے منکر اور نکیر دینگے قال الفقیہ قد استدل بعض المشایخ من اصحابنا بہذہ المسئلة ان جلا
توضار ولم یصل الماء الی ما تحت شاربه انہ یجوز لانہ رخص فی مقدار الحاجب ولو لم یصل الماء تحت الحاجب یجوز
فکذا ہذا وبہ ناخذ وعلیہ الفتوی وہذا الذی ذکرنا کلہ فی حق غیر الغازی واما الغازی فی دار الحرب یندب الی توفیر الاظفار
لیکون سلاحا لہ ویندب الی تطویل الشارب لیکون اہیب فی عین العدو انتہی کذا فی محیط القاضی البرہانی من جلد الثالث

استفتاء

سوال کیا فرماتے ہیں علمای دین متین شرع مبین درمیان اس مسئلہ کے جو شخص کہتا ہے کہ موچھ کو لنبا رکھنا
جائز ہے اور حرام نہیں اور موچھ کو کترنا بھی درست ہے لکن موچھ کو لنبا رکھنا جائز ہے اور نہ لینے میں گنہ نہیں
اور کہتا ہے کہ موچھ کو مت کتراؤ اور نہ کتراؤگے تو گناہ مجھپر ہے۔ یہ کہنا اس شخص کا صحیح ہے یا نہ اور
نہ کترانے میں گناہ ہے یا نہ بینوا وتوجروا رحمکم اللہ تعالی

الجواب

جو شخص کہتا ہے کہ موچھ کو لنبا رکھنا جائز یہ کہنا شخص کا غلط ہے اگر قصداً تارک سنت ہوتا ہے تو خوف
کفر ہے اور موچھ کو کترانا یعنی پست کرنا سنت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو
شخص موچھ کو لنبا رکھے اور نہ کترا دے تو وہ مجھسے نہیں یعنی میری سنت کے طریقہ پر نہیں اور عذاب
کیا جاویگا تین طرح سے ایک شفاعت میری نہیں پاویگا دوسرے میرے حوض سے پانی نہ پیویگا تیسرے

منکر نکیر مسلط ہوگا اُسپر سخت قبر مین جو تھے عذاب ہوگا اُسکو قبر مین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر
کریگا دن قیامت مین اللہ تعالےٰ کہ ای بندو سجدہ کرو مجھکو سب سجدہ کرینگے جس شخص نے دنیا مین موچھ
کو لنبا رکھا ہو اور ترک سنت کیا ہو تو بال اوس کے لوہے کی میخ یعنی کیل بنجائین گے اور سجدہ نکر سکیگا
یہ روایتین مشکوۃ شریف اور سنن النسائی اور سنن الترمذی اور تاریخ خمیس اور کنز العباد اور فیض الصمدانی
اور محیط القاضی البرہانی اور سب کتب فقہ اور احادیث مین ہین اور ترک کرنے مین سخت وعید ہے فی التہذیب
قص الشوارب ای یوازی حرفہ الشفۃ العلیا فی السراجیۃ والتجنیس فی الکبریٰ ینبغی للرجل ان یاخذ من شاربہ
حتی یصیر مثل الحاجب فی صلوۃ المسعودی قال صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب بالثلاث لم ینل شفاعتی
ولم یشرب من حوضی وسلط اللہ علیہ منکرا ونکیرا بالغضب فی شرح اخبار التمار قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یاخذ
من شاربہ فلیس منا عبارۃ عن قصہ وقصرہ یقول من لم یقصر لم یاتس بنا لم یستن بسنتنا فی فتاوی الحجۃ فی
احکام الشعور روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یؤمر الناس یوم القیامۃ بالسجود فمن کان فی الدنیا
شاربہ طویلا صارت شعورہ کاوتاد الحدید لا یستطیع ان یسجد وفی بعض الروایات ان من کان شاربہ طویلا
لا یصعد لہ عمل صالح الی السماء وروی ان رجلا دخل فی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وشاربہ طویل فزجرہ عن
ذلک فذہب الرجل وقص نصف شاربہ ثم دخل المسجد فقال صلی اللہ علیہ وسلم وجدت نصف الایمان او کلاما
معناہ انتہی کذا فی کنز العباد وعن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ
فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی انتہی کذا فی المشکوۃ حدیث من طول شاربہ لم یستجب دعاءہ رواہ
الدیلمی فی الفردوس کنوز الحقایق وفی المشکوۃ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال من لم یاخذ من
شاربہ فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی واورد الکرمانی فی مناسکہ ثم تطویل الشارب وعقوبتہ فقال قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب باربعۃ اشیاء لا یجد شفاعتی ولا یشرب من حوضی ویعذب فی قبرہ
ویبعث اللہ الیہ المنکر والنکیر فی غضب انتہی کذا فی تاریخ خمیس حدثنا احمد بن منیع اخبرنا عبیدۃ بن حمید
عن یوسف ابن صہیب عن حبیب بن یسار عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ
من شاربہ فلیس منا وفی الباب عن المغیرۃ بن شعبۃ ہذا حدیث حسن انتہی کذا فی جامع سنن الترمذی وقال

قال المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ نظر الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم وقال قد طال شاربی فقال تعال فقص لی علی
شوارب ولا باس بترک سبالیہ وہما طرف الشارب فعل ذلک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ لان ذلک
لا یستر الفم ولا یبقی فیہ غنم الطعام اذ لا یصل الیہ وفی الخبر ان الیہود یعفون شواربہم ویحلقون لحاہم فخالفوہم وقص
الشارب ان یوازی حرف الشفۃ العلیا وفی الحجری والسراجیۃ والتجنیس والخانیۃ ینبغی للرجل ان یاخذ من
شاربہ حتی یصیر مثل الحاجب وفی صلوۃ المسعودی قال علیہ السلام من طول شاربہ عوقب بثلاث لم تنلہ شفاعتی
ولم یشرب من حوضی وسلط علیہ منکرا ونکیرا بالعنف وفی الفتاوی الحجندی فی بیان احکام الشعور روی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال یؤمر الناس یوم القیامۃ بالسجود فمن کان فی الدنیا شاربہ طویلا صارت شعورہ کالاوتاد
الحدید لا یستطیع ان یسجد وفی بعض الروایات لا یصعد لہ عمل صالح الی السماء انتہی کذا فی فیض الصمدانی[1]
علی شرح الکیدانی للقاضی عید حدثنا محمد بن منہال قال حدثنا یزید بن زریع حدثنا عمر بن محمد بن زید عن نافع عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکون وفروا اللحی واحفوا الشوارب وکان ابن عمر اذا حج او اعتمر
قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ انتہی کذا فی الصحیح البخاری[2] حدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال حدثنا عبد اللہ بن نمیر عن
عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر کلاہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحی حدثنا زید
بن سنان قال حدثنا حبان بن ہلال قال حدثنا ابو جعفر المدینی قال حدثنا عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی طلحہ عن انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزاد ولا تشبہوا[4] بالیہود حدثنا یونس قال حدثنا عبد اللہ بن یوسف عن ابن لہیعۃ
عن عقبۃ بن سالم قال ما رأیت احدا اشد احفاء لشاربہ من ابن عمر کان یحفیہ ان الجلد لیری فہؤلاء اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یحفون شواربہم وفیہم ابو ہریرہ وہو ممن روینا عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من الفطرۃ قص الشارب فدل ذلک ان قص الشارب من الفطرۃ وہو مما لا بد منہ وان ما بعد ذلک من
الاحفاء ہو افضل وفیہ من اصابۃ الخیر ما لیس فی القص انتہی کذا فی معانی الآثار[5] للامام ابی جعفر الطحاوی ولو قال الرجل
استک اوقص شاربک فقال لا افعل ان انکرہ اصلا کفر انتہی کذا فی فتاوی ظہیریہ[6] رجل قال لآخر احلق راسک و
اقلم اظفارک فان ہذا سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک الرجل لا افعل وان کان سنۃ فہذا کفر لانہ قال
علی سبیل الانکار والرد وکذا فی سائر السنن خصوصا فی سنۃ معروفۃ وثبوتہا بالتواتر کالسواک وغیرہ فقد روی

[1] ورق ۵۸ قلمی
[2] صفحہ ۸۷۵ بمبئی
[4] طحاوی صفحہ ۳۳۳ جلد الثانیہ
[5] جلد الثانیہ صفحہ ۳۳۴
[6] ورق ۱۳۰ قلمی

عن محمد بن مقاتل لو ان اهل بلدة اجمعوا علی ترک السواک قاتلناهم کما نقاتل الکفار و فی نسخة الامام الجوانی و رایت
فی موضع آخر اذا قال الرجل لغیره سوّ شاربک او قص شاربک فانه سنة فقال لا افعل ان انکره اصلا یکفر انتهی کذا فی المحیط
القاضی البرهانی جلد الثالث الباب الخامس والستون فی الاحتساب علی من یدع شعر الراس و فی سیر المحیط
رجل قال لآخر احلق الراس و اقلم الاظفار فانها سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذلک الرجل لا افعل و ان کان هذا سنة
فهذا کفر لانه قال علی سبیل الرد والانکار و کذا فی سائر السنن نصاب الاحتساب مسئله موی لب را
پست کردن سنت است و دراز داشتن بدعت و دراز نشاید داشتن که شومی بدعت آن بود که آب بحرف یعنی کنارهٔ
لب رسد طهارت درست نبود و نماز درست نشود قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قص شاربه اعطاه الله تعالی
باربعة انوار نورانی وجهه و نورانی قلبه و نورانی قبره و نورانی یوم القیامة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است
هر که موی لب پست دارد خداوند عزوجل ویرا چهار نور کرامت کند یکی نور در روی و یکی نور در دل و یکی نور در گور و
یکی نور در روز قیامت و از روی ثواب چنان بود که هفتاد و چندی شتر سرخ خریده است و در راه خدای عزوجل
همه را صرف کرده است قال النبی صلی الله علیه وسلم من طول شاربه بالثلاث لم ینل شفاعتی ولم یشرب من حوضی وسلط
الله تعالی علیه منکرا و نکیرا بالغضب رسول علیه السلام فرموده است که هر که موی لب دراز دارد خداوند عزوجل ویرا
بسه عقوبت مبتلا گرداند از شفاعت من بی نصیب ماند و از حوض من آب نخورد و منکر نکیر را بروی بغضب گمارد
اما در حق موی پست کردن وعده می فرماید قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نتف شاربه فکانما اعتق الف
رقبة فی سبیل الله معنی چنان باشد که گویا هزار بنده خود را در راه خدا تعالی آزاد کرده است و در حدیث دیگر آمده است
از رسول علیه السلام چون بندهٔ مومن موی لب پست دارد و کلمهٔ شهادت گوید آن کلمهٔ شهادت هفت آسمان را حجاب
نکند همچنان میرود تا بساق عرش چنانکه زنبور عسل غرنده می غرد تا خطاب حضرت عزت میرسد که چرا ساکن نمی باشی
مناجات کند ای پروردگار من چگونه ساکن باشم تا گویندهٔ مرا نیامرزی امر آید از پروردگار که گوینده ترا آمرزیدم
آنگاه ساکن نشود و اگر موی لب دراز دارد و کلمه شهادت گوید آن کلمه گرد دهانش برمی گردد و بیرون نیاید تا کاتبان
اعمال او را گویند چرا بیرون نمی آئی تا ثواب ترا بنویسیم گوید چگونه بیرون آیم چون این پردهٔ پلید در راه است و رسول
علیه السلام فرموده است که فردا قیامت آمنا و صدقنا مسلمانان اهل عصات سجده تحیت آرند مر خدای عزوجل را

صفحه ۳۰ قلمی

ورق ۱۰ قلمی

مگر کافران که ایشان سجده نتوانند آوردن و سرهای ایشان همچنان سرون گاو راست مانده باشند و کسانیکه
موی لب دراز داشته اند در دنیا آن مویهائی لب ایشان چون نیزها در زمین سخت شوند تا نتوانند سجده آوردن
و تا اهل عرصات فرق نتوانند کرد میان ایشان و میان کافران و سید امام ناصر الدین رحمة الله علیه در سیر کبیر آورده
است که اگر در معرکه گاه کافران و با مومنان کشته شده اند کافران را از مومنان بچه فرق توان کردن مومنان
را بچهار چیز فرق توان کردن بموی لب و روی رنگ کرده و سنت فرج و موی پست بود و جامه سیاه تا اگر یکی را
سنت فرج نبود و موی لب پست بود ویرا حکم کنیم باسلام وی و در گورستان مومنان دفن کنند و اگر سنت فرج
بود و لیکن موی لب دراز بود ویرا حکم نکنیم باسلام وی و ویرا بخاک دفن نکنند انتهی کذا فی صلوة مسعودی جلد الاول ۱۲
فصل شارب مبارک را قص کردی و نبودی من لم یاخذ من شاربه فلیس منا هر که نگیرد و قص نکند و پست نسازد بروت
خود را پس وی از ما و بر طریقهٔ ما نیست و میفرمودی جزوا الشوارب و ارخوا اللحی خالفوا المجوس ببرید بروتها را و فرو هلید
ریشها را مخالفت کنید درین آتش پرستان را که بروتها بگذارند و فرو هلند و ریشها را ببرند و بتراشند الخ کذا فی شرح
السفر سعادت للشیخ عبد الحق الدهلوی و من السنن الراتبة قص الشارب و حلق العانة و نتف الابط و لا یترک عانة
فوق اربعین یوما و کذا احفاء الشارب انتهی کذا فی شرعة الاسلام لا یترک فوق اربعین احفاء الشارب فی المغرب
انتهی کذا فی شرعة الاسلام من نفسه و لفظة الاخذ من الشارب تدل علی انه هو السنة فیه دون الحلق و سنة ان یقص
یوازی الاطار هدایة قوله و لفظة الاخذ تدل علی انه السنة فیه دون الحلق یشیر الی خلاف ماذکر الطحاوی فی شرح الآثار
حیث قال القص حسن و تفسیره ان یقص حتی ینقص عن الاطار و هو بکسر الهمزة ملتقی الجلد و اللحم من الشفة الخ کذا فی فتح القدیر
محشی هدایه قوله خمس من الفطرة الختان و الاستحداد و قص الشارب و نتف الاباط فلا ینافی ما یریده بلفظ الحلق فان
المراد منه المبالغة فی الاستیصال عملا بقوله علیه السلام فی الصحیحین احفوا الشوارب و هو المبالغة فی القطع بای شیء حصل
حصل المقصود الخ فتح القدیر یاخذ من شاربه حتی یصغر مثل الحاجب و حلق الشارب بدعة و قیل سنة انتهی کذا فی
منیة المفتی ورق ۶۸ قلمی من نفسه قوله تعالی وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ الآیة و الکلمات
القراءة المشهورة خمس فی الراس الفرق و قص الشارب و السواک و المضمضة و الاستنشاق و خمس فی الجسد
الختان و تقلیم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة و الاستنجاء الخ کذا فی التفسیر المدارک التنزیل فی سورة البقرة

۲۱ صفحه ۱۸۵
۳۲ ورق ۱۶۸
صفحه ۴۷

قوله تعالى وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ وقد تكلموا فى بيان معنى الكلمات فقال اكثرهم ان تلك الكلمات عشرة خمسة منها فى الراس وهى حلق الراس او قصه وقص الشارب والمضمضة والاستنشاق والسواك وخمسة منها فى البدن وهى نتف الابطين وقلم الاظافير وحلق العانة والاستنجا بالماء والختنة وهذه العشرة كانت فرضا على ابراهيم عليه السلام وهى سنة لنا نص به الامام الزاهد فى تفسيره فحلق الراس وقصره مسنون للرجل على سبيل التخيير والمراة لا يجوز لها الا القصر فى ايام الحج خاصة وقص الشارب مسنون على محاذاة الشفة العليا وفى تركه فوق ذلك باس شديد والمضمضة والاستنشاق والسواك مسنون للكل فى كل وضوء والمسنون فى الابط النتف وفى العانة الحلق ويكره ذلك بعد اربعين يوما وفى الاظافير القلم ويستحب فى الجمعة او فى اى يوم من الاسبوع والاستنجا بالماء سنة اذا لم يتجاوز النجس المخرج قدر الدرهم واذا جاوزه يجب ذلك والختنة سنة للرجال وتوقف ابو حنيفة رحمة الله عليه فى مدتها وقيل اكثرها الى اثنى عشر سنة والمراة لا باس بها انتهى كذا فى التفسير الاحمدى قوله تعالى وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ اى بعشر خصال فرق الراس وقص الشارب والمضمضة والاستنشاق والسواك ونتف الابط وحلق العانة وتقليم الاظفار والختان والاستنجا بالماء پس يكى از سنتهاى اسلام پست كردن سبلت وگذاشتن ريش را تا قبضه فى الملتقط ناقلا من كفاية الشعبى فرمود پيغمبر عليه السلام من حلق اللحية او قطعها من القبضة سود وجهه يوم القيامة ولم ينل شفاعتى يعنى كسيكه حلق كند ريش را يا كم كند از قبضه سياه گردانيده شود روى او در روز قيامت ونيابد شفاعت من وقال ايضا خالفوا المشركين واعفوا اللحية وقص الشوارب يعنى نيز در كتاب منقول است از آنحضرت صلى الله عليه وسلم بر شما باد مخالفت كردن با مشركان باين كه بگذاريد ريش را وپست كنيد سبلت را كه مشركان عكس ميكنند فى صلوة مسعودى فرمود پيغمبر عليه السلام كسى كه دراز كند سبلت را بسه عذاب مبتلا شود يكى آنكه نيابد شفاعت من دوم آنكه ننوشد از حوض من سيوم آنكه مسلط كند حق تعالى منكر نكير را بر وى بغضب فى فتاوى الحجة چون مومنان در روز قيامت مامور شوند بسجود حضرت معبود ميگردانند شعرهاى سبلت او همچون ميخهاى آهن مانع شوند از سجود وچون قطع كند سبلت را عطا كند حضرت حق او را بمقابله هر شعرى يكى نيكى انتهى كذا فى محك الطالبين وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين مخالفت كنيد مشركان را پس ازان بيان مخالفت كرد بقول خود اوفروا اللحى وافر ودراز كنيد ريشها را واحفوا الشوارب وكوتاه وپست كنيد بروتها را وفى رواية وآمده است در روايتى بجاى احفوا الشوارب

وانهكوا الشوارب وانهاك مبالغه در چیزی کردن و مراد اینجا مبالغه در کوتاه کردن است بجای او فروا اللحیٰ

واعفوا اللحیٰ واعفی بمعنی ارسال و فروگذاشتن ریش است متفق علیه وعن انس قال وقت لنا تعیین و تحدید کرده

شد برای ما یعنی وقتی واحدی معین نهاد آنحضرت صلی الله علیه وسلم مارا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف

الابط وحلق العانة ان لا نترک ترک نکنیم ونگذاریم اکثر من اربعین لیلة بیشتر از چهل روز یعنی باید که از چهل روز

نگذرد واگر کمتر ازان کنند افضل است وگفته اند که آنحضرت صلی الله علیه وسلم قص شارب وتقلیم اظفار

هر جمعه میکرد وحلق عانه در بیست روز ونتف ابط در چهل روز شرح این مقام وتفصیل احکام سابقًا کرده شده

است رواه مسلم انتهی کذا فی اشعة اللمعات شرح المشکوة قوله وکره ترکه ای تحریمًا لقول المجتبیٰ ولا عذر فیما وراء الاربعین

ویستحق الوعید فیه وفی ابی السعود عن شرح المشارق لابن ملک روی مسلم عن انس بن مالک رضی الله عنه

وقت لنا فی تقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط ان لا نترک اکثر من اربعین لیلة وهو من المقدرات التی لیس

للرای فیها مدخل فیکون کالمرفوع قوله وقیل سنة مشی علیه فی الملتقیٰ وعبارة المجتبی وهی بعد ما رمز للطحاوی حلقه سنة ونسبته

الی ابی حنیفة وصاحبیه والقص منه حتی یوازی الحرف الاعلی من الشفة العلیا سنة بالاجماع انتهی کذا فی رد المحتار

وقوله وکره ترکه ای تحریمًا کما تفیده عبارة المجتبی وهی بعد ما رقم لبعض المشایخ المستحب ان یقلم اظفاره ویحفی شاربه ویحلق عانته

وینظف بدنه بالاغتسال فی کل اسبوع مرة والافضل یوم الجمعة فان لم یفعل ففی کل خمسة عشر فلا عذر فی ترک ذلک

فیما وراء الاربعین ویستحق الوعید الخ انتهی کذا فی الطحطاوی علی در المختار وقد روی عن محمد نصًا بان کل مکروه حرام

ما لم یقم الدلیل بخلافه انتهی کذا فی المحیط القاضی البرهانی وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من فارق الجماعة

قدر شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه احمد وابو داود وعن مالک بن انس مرسلا انتهی کذا فی المشکوة المصابیح

حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشهری عفی عنه ۱۲ ۵۱

المجیب مصیب والجواب الحق کتبه محمد رسول عفی عنه ۱۲

المجیب مصیب وله عند الله نصیب سید عبد الرحمن القادری عفی عنه



الجواب حق والحق احق ان یتبع حرره حامد علی تهانوی عفی عنه



جلد الثالث صفحه ۳۲۵ مطبوعه نولکشوری

جلد خامس فصل البیع صفحه ۱۰۴ مطبوعه اسلامبول

جلد الرابع صفحه ۳۰ مطبوعه مصر ۱۲

جلد الثالث صفحه ۲۰۰

الجواب صحیح۔ عبداللہ شاہ ساکن رامدیس ۔ قد صح ما افتی بہ المفتون من حرمۃ تطویل الشوارب حررہ الفقیر

عبدالرحمن عفی عنہ ۔ المجیب مصیب ولہ ثواب عظیم ومن انکر فقد ضل عن طریق الحق والصواب فقیر حسن بن نور محمد عفی عنہ

المجیب مصیب کتبہ احقر العباد محمد بدرالدین ابن القاری محمد امیرالدین الحسنی عفی عنہ

عبدہ بدرالدین بن امیرالدین عفی عنہ

صح الجواب وللمجیب اجر بغیر حساب کتبہ محمد خلیل اللہ ابن مولوی احد اللہ از اہل خطہ

المجیب مصیب فہو ثابت بالسنۃ وہو قول ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ومن انکر فہو ضال کتبہ محمد حشمت اللہ عفی عنہ

محمد حشمت اللہ ۱۲۹۸

من اجاب فقد اصاب لا شک فیہ انہا سنۃ ومن لم یفعل فہو مسیئ ومن انکرہ خوف الکفر یجب التوبۃ حررہ فقیر عبدالرحمن

عبدالرحمن

سبلت پست کردن سنت است وتارک سنت قصداً خوف کفر است وانکار کفر است کتبہ ملا حسین بخاری عفی عنہ

محمد علی ملا حسین بن

ہمین حکم صحیح است حاجت تفصیل نیست حررہ السید ابوالحسن الجیلانی

فقیر سید ابوالحسن الجیلانی

قص الشارب من السنۃ المرضیۃ من ابی فہو ضال حررہ سید حمزۃ النقوی الدہلوی

المجیب مصیب لنا ولہ فیہ نصیب رقم بنانہ غلام علی ابن سید سلطان الحنفی الترمذی عفی عنہ

علی سید ۱۲

القص سنۃ ومن خصال الفطرۃ من ابراہیم علیہ السلام ومن انکر اصلاً فہو کافر وان تاب تقبل توبہ حررہ سید غلام محی الدین عفی عنہ

نعم قص الشارب سنت ومن خصال الفطرۃ ومن انکر فہو جاہل ومحروم عن قواعد الشرعیۃ والسنۃ حررہ احقر عباداللہ المنان محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بالفضل والاحسان

قاضی غلام محی الدین سید العامد از موضع آرند و متوطن درگاہ سید حسام الدین وبالی

المنان الرالی رحمۃ اللہ فقیر محمد خلیل الرحمن عفی عنہ ۱۳۰۰

من اجاب فقد اصاب واللہ اعلم بالصواب حررہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور عبدالغفور صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح والمجیب نجیح فجزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء المفتقر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بنذیر احمد خان مصطفیٰ آبادی عفی عنہ

محمد نذیر لولی عبدان

باسمہ سبحانہ اعفاء لحیہ وقص شوارب از سنن ہدیٰ ومعالم اسلام است واللہ ہو الہادی بقلم فقیر محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر قصوری

وشوارب بریدن سنت است وگذاشتن تشبہ بکفار است در مشکوۃ صفحہ ۳۷۲ حدیث از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروی ست حررہ الفقیر غلام قادر عفی عنہ در لاہور مسجد بیگم شاہی

المجیب مصیب ولنا وله فی الآخرۃ نصیب کتبہ محمد طاہر عفی اللہ عنہ ۱۲ ۹۳

مسئلہ دوم

جواب مسئلہ دوسرے کا کہ نداکرنا یعنی پکارنا باسم خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تعلیم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن حنیف کی سامنے کہ ایک اندھا آیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا تو چاہتا ہی کہ مین دعا کرون تیرے واسطے اگر چاہتا ہی تو صبر بہتر ہی تیرے واسطے کہا ... بینا یدچا خدمت شریف مین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعا کیجئے کہ مین اچھا ہو ... بادشاہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا اوس اندھے کو کہ اچھی طرحسے وضو کر اور دعا مانگ ایسی دعا اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللھم فشفعہ فی ہذا حدیث حسن صحیح اس حدیث کو روایت کیا صحیح سنن جامع الترمذی والنسائی ابن ماجہ وحاکم وبیہقی شفا قاضی عیاض ومدد الفیاض وشیخ شرح مشکوۃ شریف ومولانا علی القاری حرز الثمین شرح حصن حصین مین ثابت کیا ہی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یس کا معنی یا انسان اور ابن ابی حاتم نے یس یا محمد بیہقی نے اپنی دلایل مین لکھا ہی اور شفا قاضی عیاض نے بھی آخر یس کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت کیا ہے اور آیہ شریف لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ سورہ نور اٹھارہوان سپارہ مین شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مت کہو بلکہ اس آداب وتعظیم اور نرمی سے کہو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا نبی اللہ یا شفیع اللہ ایسا امر ثابت ہے قرآن شریف سے مگر حرام نہین کیونکہ مولانا علی القاری نے کہا کہ منع تھا حضرت کا اسم مبارک لینا مگر اذن شرعی اس حدیث ترمذی اور نسائی وابن ماجہ وحاکم بیہقی سے ثابت ہی اور تعظیم و حرمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات اور بعد وفات کے یکسان ہی چنانچہ شفا قاضی عیاض اور خلاصۃ الوفا وآداب الزیارۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح القدیر او شرح المناسک لمولانا علی القاری مین ہی اور بیان اول آیہ لَا تَجْعَلُوا کا ہی قولہ تعالی لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مراد ید ومدانید خواندن رسول شما را میان خود ہمچون بعضی از شما بعضی را یعنی قیاس مکنید خواندن رسول را بر خواندن یکدیگر کہ اعراض توانید کرد یا در جواب مساہلہ توانید نمود چہ مبادرت بامر او واجب است ولازم ومراجعت بغیر اذن

او حرام و ناروا یا دعای او را برشما یا برای شما چون دعای یکدیگر را مپندارید که آن دعا بیشک مستجاب است
ومقبول حضرت رب الارباب یا نداکردن شما و خواندن مر رسول را باید که چون ندا دادن یکدیگر نباشد که بمجرد نام خوانید
بلکه باید که از روی تعظیم باشد چنانچه یا رسول الله یا نبی الله چه حضرت عزت همه انبیا را بندا علامت خطاب کرده
وحبیب خود را بنداء کرامت مصراع یا آدم است با پدر انبیا خطاب ❊ یا ایها النبی خطاب محمد است ❊
انتهی کذا فی التفسیر الحسینی قوله تعالیٰ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ای اذا
احتاج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی اجتماعکم عنده لامر فدعاکم فلا تفرقوا عنه الا باذنه ولا تقیسوا دعاءه ایاکم
علی دعاء بعضکم بعضا ورجوعکم عن المجمع بغیر اذن الداعی او لا تجعلوا التسمیة ونداءه بینکم کما یسمی بعضکم بعضا ویناديه
باسمه الذی سماه ابواه ولا تقولوا یا محمد ولکن یا نبی الله و یا رسول الله صلی الله علیه وسلم مع التوقیر والتعظیم والصوت
المخصوص انتهی کذا فی التفسیر المدارک التنزیل فی آخر سورة النور وکذا فی جمیع التفاسیر خصیصه رابعه آنکه امم سابقه
را جایز بود که انبیای خویش را بنام خواندی واین امت را جایز نیست که آنحضرت صلی الله علیه وسلم را بنام او خوانند
بدلیل قوله تعالیٰ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا وسبب نزول آیت بقول ابن عباس
رضی الله عنهما آن بود که صحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین در وقت مخاطبت با آنحضرت می گفتند یا محمد یا ابا القاسم
حق تعالی ایشان را باین آیت از ان معامله ممنوع ساخت تعظیما لنبیه صلی الله علیه وسلم تا بعد ازان بیا رسول الله و
یا نبی الله خطاب میکردند انتهی کذا فی معارج النبوة ثم اعلم بان النداء باسمه صلی الله علیه وسلم منهی لکن محله مالم
یرو عنه اذن شرعی واختلف هل مراعات الادب اولی وتغیر العبارة او الامتثال بین ما ورد فان المامور معذور
الاظهر الثانی کما هو مقرر فی محله انتهی کذا فی حرز الرضین شرح حصن الحصین لمولانا علی القاری رحمة الله تعالی حدثنا
محمود بن غیلان اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا
ضریر البصر اتی النبی صلی الله علیه وسلم قال ادع الله ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لک
قال فادعه قال فامره ان یتوضا فیحسن وضوءه ویدعوا بهذا الدعاء اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد
نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه الیک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی هذا حدیث حسن صحیح انتهی کذا فی الصحیح
سنن الترمذی وروی النسائی عن عثمان بن حنیف ان اعمی قال یا رسول الله ادع الله ان یکشف عن بصری فانطلق

صفحه ۳۰۱ و ۳۰۲ مطبوعه مطلع نور لاهور

صفحه ۲۶۲ قلمی

صفحه ۲۹۵ [illegible]

فتوضأ

فتوضا، ثم صل رکعتین ثم قل اللّٰہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف عن بصری اللّٰہم شفعہ فی قال فرجع وقد کشف اللہ عن بصری انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض[۵۱] قولہ النسائی بالقصر ویمد قولہ حنیف بضم الحاء المہملۃ وفتح النون قولہ اتوجہ الیک ای ملتجا ومتوسلا بنبی قولہ شفعہ بتشدید الفاء انتہی کذا فی مدد الفیاض شرح الشفاء قاضی عیاض[۵۲] حدیث عثمان بن حنیف ان اعمیٰ قال ادع اللہ ان یکشف لی عن بصری الحدیث عزاہ المصنف الی النسائی واخرجہ ایضا الترمذی والحاکم والبیہقی وصححاہ انتہی کذا فی مناہل الصفا تخریج احادیث الشفا للشیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ[۵۳] ومن کانت لہ ضرورۃ وفی نسخۃ حاجۃ ملجئۃ الی اللہ او الی احد من خلقہ فلیتوضا فیحسن وضوءہ بالجزم او بالرفع وتلا ثم ما بعدہ معطوف علیہ ت س ق مس ای رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم عن عثمان بن حنیف ویصلی رکعتین س ای رواہ النسائی عنہ بہذہ الزیادۃ وفی روایۃ کما سیاتی بیانہ ثم یدعوا اللّٰہم انی اسئلک ای حاجتی واتوجہ الیک بنبیک ای بوسیلتہ وشفاعتہ والباء للتعدیۃ او للمصاحبۃ محمد بالجر بیان او بدل وکذا نبی الرحمۃ ولا یخفی مناسبۃ بہذا الوصف للمقام یا محمد التفات الیہ وتضرع لدیہ لیتوجہ روحہ الی اللہ بمعنی السائل عما سواہ وعن التوسل الی غیر مولاہ قائلا انی اتوجہ بک ای بذریعتک والباء للاستعانۃ الی ربہ فی حاجتی ہذہ وہی المقصودۃ المعہودۃ لتقضی اللہ الحاجۃ لاجل بل ہذا ہو الظاہر ولیس ہذا من قبیل رب اشرح لی صدری کما لا یخفی وفی نسخۃ بصیغۃ الفاعل ای لتقضی الحاجۃ والمعنی لتکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسناد مجازی ثم اعلم بان النداء باسمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہی لکن محا لم یرو عنہ اذن شرعی واختلف فی مراعات الادب اولی وتغیر العبارۃ او الامتثال بین ما ورد فان المامور معذور والاظہر الثانی کما ہو مقرر فی محلہ انتہی کذا فی حرز الرضیین[۵۴] شرح حصن حصین لمولانا علی القاری رحمۃ اللہ الباری عن عثمان بن حنیف بضم حای مہملہ وفتح نون وسکون تحتانیہ صحابیست از اشراف انصار ومعدود است در اہل کوفہ قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم گفت بدرستیکہ مردی نابینا آمد پیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی پس گفت دعا کن خدا را کہ عافیت دہد وشفا بخشد مرا یعنی از نابینائی فقال ان شئت دعوتُ وان شئت صبرت پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر میخواہی دعا می کنم واگر میخواہی صبر میکنی فہو خیر لک پس صبر کردن تو بر نابینائی بہتر است مر ترا بجہت ثواب آخرت زیرا کہ ثواب آن بہشت است در حدیث آمدہ است کہ فرمود حق تعالی مبتلا گردانم بندہ خود را بد چشم وی بندہ صبر کند عوض آن بہشت.

[۵۱] صفحہ ۳۲۳ جلد الاول

[۵۲] ۳۲۳

[۵۳] صفحہ ۴۸

[۵۴] ۲۲۶ قلمی

دہم بوی قال فادعہ پس گفت آن مرد عافیت میخواہم پس دعا کن خدا را و این از جہت اضطرار و عدم
صبر و اختیار او بود مر ثواب را و لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی شدہ از وی بنفس شریف
مقید بدعا نشد وہم او را فرمود کہ دعا کند ولیکن چون مضطر دید دعا تلقین کردم او را و خود را شفیع و وسیلہ
را استجابت ساخت چنانکہ می فرماید قال گفت عثمان بن حُنیف فامرہ ان یتوضا فیحسن وضوءہ پس
امر کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن مرد را کہ وضو کند پس نیک کند وضو را برعایت شرائط و آداب
و اسباغ و اکمال ویدعوا بہذا الدعاء و دعا کن باین دعا اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک خداوندا
بدرستیکہ من سؤال میکنم و روبسوی تو می آورم بنبیک محمد بوسیلہ پیغمبر تو کہ نام پاک وی محمد است
نبی الرحمۃ کہ پیغمبر رحمت است و او رحمۃ للعالمین فرستادہ و نبی الرحمۃ یکی از نامہای آنحضرت است
انی اتوجہ بک الی ربی بدرستیکہ من روی آوردم بوسیلہ تو بسوی پروردگار خود خطاب بآنحضرت
است و در بعضی روایات صحیح آمدہ کہ یا محمد انی اتوجہ بک لیقضی لی فی حاجتی ہذہ تا حکم کند برای من در
حاجت من کہ این است و زیادت کلمہ فی چنانکہ در قول وی سبحانہ و اصلح لی فی ذریتی اللھم فشفعہ
خداوندا قبول کن شفاعت او را درحق من رواہ الترمذی قال ہذا حدیث حسن صحیح انتہی کذا فی الشیخ شرح
المشکوۃ جلد الثانی و قد روی عنہ علیہ السلام لی عشرۃ اسماء و ذکر منہا طٰہٰ و یٰس حکاہ مکی و قد قیل فی
بعض تفاسیر طٰہٰ انہ یا طاہر یا ہادی و فی یٰس یا سید حکاہ السلمی عن الواسطی و جعفر بن محمد الخ کذا فی الشفاء
قاضی عیاض قولہ و عن ابن عباس یٰس یا انسان ابن ابی حاتم قولہ قال ہو قسم و ہو من اسماء اللہ اخرجہ
ابن جریر قولہ و عن ابن الحنفیۃ یٰس یا محمد البیہقی فی الدلایل انتہی کذا فی مناہل الصفا تخریج احادیث الشفا
للشیخ جلال الدین السیوطی ؛ اور اقسام ندا کی بہت ہین ۔

صفحہ ۳۳۲ کستوری

صفحہ ۹۵

فائدہ سی و سیوم در اقسام ندا

بدانکہ اقسام ندا بسیار اند گاہی بطریق تعبد می باشد مثلاً شخصی در نماز یا خارج نماز یا ایہا المزمل میخواند
ازینجا لازم نمی آید کہ قاری باعتقاد غیب دانی خطاب با رسول خدا میکند و آنحضرت را برای ادای نماز تہجد
امر می نماید معاذ اللہ من ذلک بلکہ کلام خدا را بطریق تعبد تلاوت می نماید ہمچنین ندا بہ السلام علیک ایہا النبی

در تشہد بطریق تعبد است شیخ الہند در شرح مشکوٰۃ میفرماید بجہت ابقاء این کلام است برانچہ در اصل بود کہ
در شب معراج از جانب پروردگار تعالیٰ وتقدس بر آنحضرت خطاب بسلام در آمد ودر حین تعلیم امت نیز ہمان لفظ
اصل گذاشت انتہی وگاہی بمقتضای قانون فصاحت میباشد کہ باصطلاح اہل علم بدیع آنرا التفات میگویند
منادیٰ درین قسم یا غائب را حاضر قرار دادہ مخاطب می سازد چنانچہ در قصائد ومثنویات اکابر این قسم ندا
بیشتر واقع است یا از کلام غائبانہ بسوی خطاب حاضرانہ انتقال مینماید چنانچہ در کلام سعدی وارد است ؎
خدیو خردمند فرخ نہاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ درخت بہشتی توای بادشاہ ٭ کہ افگندہ سایہ یکسالہ راہ ٭
وگاہی بیمار وخائف در حالت بیماری وخوف پدر ومادر ودیگر غمخواران خود را بی اختیار بی نیت غیب دانی
ندا میکند وگاہی مغموم بجوش غم ندا وخطاب با موتیٰ میکند ونیت غیب دانی آنہا ندارد وگاہی محب بجوش
محبت ولثوران مودت معشوق غائب را حاضر قرار دادہ خطاب باو میکند واضطراب دل خود را چیزی
تسکین میدہد وگاہی ندا بطریق توسل واستمداد میباشد توسل واستمداد را صاحب حصن حصین شیخ القراء
والمحدثین در آداب الدعا از بخاری وبزار وحاکم نقل مینماید وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ ۱؎ واز بخاری
نقل میکند والصالحین من عبادہ ۲؎ ای ان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بالصالحین من عبادہ وصاحب مصباح
الانام در فصل چہاردہم می نگارد وقد صح فی حدیث البخاری ومسلم دعاء الانسان وتوسلہ بصالح عملہ کما
فی حدیث اہل الغار الثلثۃ الذین انطبق علیہم الصخرۃ فتوسلوا بافضل اعمالہم ففرج اللہ عنہم وقد رواہ فی
صحیحہما انتہی کذا فی فصل الخطاب ۳؎ وعن ام سلیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتیہا فیقیل عندہا
فتبسط نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا ام سلیم ما ہذا قالت عرقک نجعلہ فی طیبنا وہو من اطیب الطیب وفی روایۃ قالت یا رسول اللہ نرجوا
برکتہ لصبیاننا قال اصبت متفق علیہ انتہی کذا فی المشکوٰۃ فی باب اسماء النبی علیہ السلام ۴؎ وعن ام سلیم
بضم سین صحابیہ است والدہ انس واز عقلای نساء وفضلای ایشان است مناقب وی بسیار است
رضی اللہ عنہا ان النبی روایت میکند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتیہا ویقیل عندہا بود آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ می آمد ام سلیم را وقیلولہ میکرد نزد وی فتبسط نطعا فیقیل علیہ پستر میگسترانید ام سلیم نطع را بفتح

۱؎ یعنی وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ انبیاء اپنے کے

۲؎ یعنی وسیلہ پکڑے ساتھ نیکوں اپنے کے سوای انبیاء کے کذا فی فصل الخطاب

۳؎ صفحہ ۱۱۶ و ۱۱۷

۴؎ صفحہ ۵۰۹

نون وکسر آن وبفتح طا وسکون آن بچهار وجه بساط از چرم پس خواب نیمروز میکرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم
بر آن وگفته اند ام سلیم از محارم آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم از رضاع یا نسب وبعضی گفته اند که اباحت
نظر باجنبیات وجواز خلوت با ایشان از خصائص آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم کذا فی المواهب
اللدنیه وکان کثیر العرق وبود آنحضرت صلی الله علیه وسلم بسیار خوی فکانت تجمع عرقه پس بود ام سلیم
که جمع میکرد خوی آنحضرت صلی الله علیه وسلم را فتجعله فی الطیب پس میگردانید ام سلیم عرق آنحضرت
صلی الله علیه وسلم را در عطر وخوش بوئیها فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا ام سلیم ما هذا پس چون دید
آنحضرت صلی الله علیه وسلم که میگیرد عرق او را فرمود ای ام سلیم چیست این عرق گرفتن وچکار میکنی آنرا
قالت عرقک نجعله فی طیبنا گفت ام سلیم عرق تست میگردانیم ومی اندازیم آنرا در خوش بوئیهای خود وهو
من اطیب الطیب وعرق تو خوش بوی ترین خوشبوئیهاست وفی روایة ودر روایتی اینچنین آمده است
قالت گفت ام سلیم یا رسول الله صلی الله علیه وسلم نرجو برکته لصبیاننا امیدواریم عرق ترا از برای خردان
خود ومی مالیم آنرا بر رویهای ایشان تا برکت آن از همه بلاها محفوظ باشند قال گفت آنحضرت صلی الله علیه
وسلم اصبت راست گفتی تو وخوب کردی متفق علیه انتهی کذا فی الشیخ شرح المشکوة جلد الرابع قال الله تبارک
وتعالی لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون اتفق اهل التفسیر فی هذا انه قسم من الله جل جلاله بمدة حیاة محمد
صلی الله علیه وسلم واصله ضم العین من العمر ولکنها فتحت لکثرة الاستعمال ومعناه وبقائک یا محمد وقیل
وعیشک وقیل وحیاتک وهذه نهایة التعظیم وغایة البر والتشریف قال ابن عباس رضی الله عنهما ما خلق الله و
ما ذرا وما برا نفسا اکرم علی الله من محمد صلی الله علیه وسلم وما سمعت الله اقسم بحیاة احد غیره وقال ابو الجوزا ما اقسم
الله تعالی بحیاة احد غیر محمد علیه السلام لانه اکرم البریة عنده وقال تعالی یس والقرآن الحکیم الآیة اختلف المفسرون
فی معنی یس علی اقوال فحکی ابو محمد مکی انه روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی عند ربی عشرة اسماء ذکر
ان منها طه ویس اسمان له وحکی ابو عبد الرحمن السلمی عن جعفر الصادق انه اراد یا سید مخاطبة للنبی صلی
الله علیه وسلم وعن ابن عباس رضی الله عنهما یس یا انسان اراد محمدا علیه الصلوة والسلام قال وهو قسم و
هو من اسماء الله تعالی وقال الزجاج قیل معناه یا محمد وقیل یا رجل وقیل یا انسان وعن ابن الحنفیة یس یا محمد

وعن کعب یٰسٓ قسم اقسم اللہ تعالی بہ قبل ان یخلق السمآء والارض بالفی عامٍ یا محمدٌ اِنَّكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ثم قال وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ فاِن قُرِّرَ انہ من اسمآئہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وصح انہ قسم کان فیہ من التعظیم ما تقدم ویؤکدُ فیہ القسم عطف القسم الآخر علیہ وان کان بمعنی النداء فقد جاء قسم آخر بعدہ لتحقیق رسالتہ والشہادۃ بہدایتہ اقسم اللہ تعالی باسمہٖ وکتابہ انہ لمن المرسلین بوحیہ الی عبادہ وعلی صراط مستقیم من طریق ایمانہ ای طریق لا اعوجاج فیہ ولا عدول عن الحق قال النقاش لم یقسم اللہ تعالی لاحد من انبیائہ بالرسالۃ فی کتابہ الالہ وفیہ من تعظیمہ وتمجیدہ علی تاویل الخ انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول۔ اور جناب مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی اپنی تفسیر سورۂ فاتحہ تحت آیہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ صفحہ ۱۲۹ مین لکھتے ہین اور اب باقی رہی تفصیل عبادت کی اور استعانت چاہنی غیر سے اور وہ یہ ہی کہ عبادت یعنی غایتہ تذلل واسطے نہایت تعظیم کے مطلقاً اسی ملت مین خاص واسطے خدا تعالی کے ہی اور کسی ذی حق کے واسطے جیسا کہ والدین یا اُستاد یا پیر آقا اور خاوند اور سوا انکے جو منظاہر انعام حق ہین مثل عناصر اور فلکیات اور رواج علیہ کے جایز نہین اسواسطے کہ اسباب نہایت تعظیم کے اونمین پائے نہین جاتے اور جسوقت اسباب نہایت تعظیم کے متحقق نہووین نہایت تذلل بموقع اور بیجا ہی اور تلف کرنا حق مالک الملک علی الاطلاق کا ہی اور ظلم عظیم ہی اعاذنا اللہ منہ اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اُس چیز کا بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد ہو نہین گذرتا جیسا کہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے بیچ دور کرنے بھوک کے اور استعانت ساتھ پانی اور شربتون کے بیچ دور کرنے پیاس کے اور استعانت واسطے راحت کے بیچ سایۂ درخت وغیرہ کے اور استعانت طرف دواؤن اور بوٹیون کے بیچ دور کرنے بیماریون کے اور استعانت ساتھ امیر اور بادشاہون کے بیچ تعین وجہ معاش کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا مال کے ساتھ ہی اور موجب تذلل کا نہین ہی اور ایسی ہی استعانت ساتھ طبیبون اور علاج کرنیوالون کے بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے اُنسے طلب مشورہ کی ہی اور استقلال کا وہم نہین کیا جاتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہی اسواسطے کہ حقیقت مین استعانت نہین اور اگر استعانت ہی بھی تو بخدا ہی اور ایسی ہی استعانت اور استمداد ساتھ دعا صلحا کے بسبب قرب اُنکے کے ساتھ اللہ کے اور ایسی ہی استعانت

صفحہ ۲۸۳

اور استمداد ساتھ توسل انبیآء اور اولیا کی حیات مین اُنکے یا بعد موت کے جیسا کہ آیا حصن حصین مین من کانت
له ضرورة فلیتوضأ فیحسن وضوء ویصلی رکعتین ثم یدعوا اللهم انی اسئلك واتوجه الیك
بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللهم فشفعه فی
جسکو ہو کوئی حاجت پس چاہیئے کہ وضو کرے اچھی طرح اور پڑھے دو رکعت نماز پھر دعا کرے اسطرح ای
بارخدایا مین سوال کرتا ہون تجسے اور متوجہ ہوتا ہون ساتھ تیرے یا محمد طرف رب اپنے کے بیچ اس حاجت
اپنی کے تا کہ حاجت روا کرے میری یا اللہ قبول کر شفاعت اُسکی میرے حق مین اور مُلا علی قاری نے بیچ شرح
یا محمد کے لکھا ہی یہ التفات ہی طرف اُنکے اور تضرع ہی تا کہ متوجہ ہو روح انکی طرف اللہ کے اور بیچ شرح انی اتوجه
بك کے لکھا ہی الباء للاستعانة یعنی با واسطے استعانت کے ہی اور عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ
راوی حدیث ہی بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حاجتمندی کے کہ اجازت دعا کی
موافق طریقہ مذکورہ کے اور اس شخص نے موافق اجازت کے کیا اور مطلب اُسکا بر آیا اور طبرانی نے
بیچ معجم کے عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرد کوئی حاجت حضرت عثمان بن عفان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے رکھتا تھا اور کوئی صورت بر آنے اُسکے کی نہ بنتی تھی لاچار ہو کر خدمت مین عثمان بن حُنیف
کے گیا اور صورت علاج اُسکے کی پوچھی کہا عثمان بن حنیف نے وضو کر اور سجدہ بجا لا اور دو رکعت نماز پڑھ
اور کہہ اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد صلی الله علیه وسلم نبی الرحمة یا محمد
انی اتوجه بك الی ربی لتقضی لی حاجتی اللهم فشفعه فی بعد ازآن حاجت اپنی عرض کر اُسنے موافق
فرمانے اُنکے کے ویسا ہی کیا بعد اسکے دروازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوا دربان
ہاتھ اسکا پکڑ کر خدمت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین لایا امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اسکو نہایت
تعظیم اور خاطرداری سے فرش پر بٹھایا اور حاجت اُسکی پوچھکر حاجت روائی کی اور نہایت لطف سے
فرمایا بعد اسکے جو حاجت تجکو پڑے کہیو تا کہ روا کرون مین پس وہ آدمی خوش حال ہو کر روبروی عثمان بن عفان
سے باہر آیا اور پاس ابن حنیف کے گیا اور کہا جزاك اللہ تعالی خیرا شاید تمنے میرے باب مین حضرت عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ سے سفارش کچھ کی کہ اسطرح مجکو محبت اور خاطرداری سے بٹھایا اور نوازش فرمائی

اور اول اُسنے کبھی ایسی نفرمائی تھی کہا عثمان بن حُنیف نے واللہ مینے اُس سے کچھ نہین کہا مگر مان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے کہ نابینا نزدیک حضرت کے آیا اور دعا چاہی آپ سے واسطے روشنی آنکھ اپنی
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اُسکو دعا کرنے کو فرمایا اور اللہ قاضی الحاجات نے اُسکو ذلت
کور چشمی سے نکالکر خلعتِ بصارت عنایت کیا پس مینے بھی اسی پر قیاس کر کے کہ توسّل ساتھ اسکے موجب
قضا یای حاجات دینی اور دنیوی کا ہی تجکو تعلیم کیا اور تونے اپنی حاجت پائی انتھی آین نداء توسّل و
استمداد بسرور انام علیہ الصلوۃ و السلام درحالتِ حیات است اما بعد از وفات نیز آثار ورود یافتہ
چنانچہ شیخ الہند در باب پانزدہم جذب القلوب می نگارد کہ توجہ و استمداد و توسل باںحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
بعد از وفات نیز آثار ورود یافتہ طبرانی در معجم کبیر از عثمان بن حُنیف روایت می آرد کہ مردی بود کہ او را نزد
عثمان بن عفان حاجتی بود کہ روا نمی شد و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اصلا بحال او نظر التفات نمی گذاشت
آن مرد حال خود را بعثمان بن حُنیف برد و صورت علاج آن باز جُست گفت بمتوضا رو وضو کن و بمسجد در آ
و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللّٰھم انّی اسئلک و اتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انّی
اتوجہ بک الی ربی لتقضی حاجتی بعد از آن حاجت خود را عرضہ کن آن مرد برفت و بدآنچہ وی فرمودہ بود
عمل کرد بعد از آن بر در امیر المؤمنین عثمان بن عفان آمد دربان پیش آمد و دستِ او را بگرفت بر امیر المؤمنین
عثمان رضی اللہ عنہ در آورد و وی او را بر فرش خاصۂ خود بنشاند و حاجت پرسید ہرچہ حاجتِ او بود
روا کرد و گفت بعد ازین ہر حاجتی کہ ترا باشد بگو تا روا کنم آن مرد خوش حال از پیش امیر المؤمنین عثمان رضی
اللہ عنہ برآمد و نزد عثمان بن حُنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیرا اگر تو چیزی با میر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ
در باب قضای حاجتِ من گفتی کہ اینچنین ساخت و پیش ازین بحال من اصلا التفات نمیکرد گفت واللہ
من با وی ہیچ نگفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ضریری پیش وی آمد و دعا
خواست تا چشم بینا گردد و تمام آن حدیث سابق را سوق نمودہ پس بر آن قیاس نمودم کہ توسل بوی صلی اللہ
علیہ وسلم موجب قضای حاجت و سبب نجاح مرام است و صاحب دلایل الخیرات محمد بن سلیمان الجزولی
در حزب سادس می نگارد اللّٰھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بحبیبک المصطفی عندک یا حبیبنا یا محمد انا نتوسّل

بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاہر تلثًا اللّٰہم شفعہ فینا بجاہہ عندک تلثًا و در مطالع المسرات شرح دلایل الخیرات می طرازد و قد تقدم لفظ الحدیث و فیہ نداءہ صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد وکذلک لقنہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ لمن کانت لہ حاجۃ فقضیت ثم اخبرہ بقصۃ الاعمی حسما عند الطبرانی ففیہ دلیل لجواز ندائہٖ صلی اللہ علیہ وسلم باسمہٖ فی نحو ہذا از ینجاست کہ سند المقربین سید المحبوبین شیخ شیوخ العالم الغوث الاعظم امام ربانی سید عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ العزیز میفرماید ؎

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ۔ ما لعجزی سواک مستندی

و ہم از ینجاست کہ عالم علامہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد البوصیری در قصیدہ بردہ می نگارد ؎

یا اکرم الخلق ما لی من الوذ بہ ۔ سواک عند حلول الحادث العمم

و ہم از ینجاست آنچہ مولانا عبد الرحمن جامی در یوسف زلیخا می فرماید ؎ ز مہجوری برآمد جان عالم ۔ ترحم یا نبی اللہ ترحم و ہم از ینجاست کہ مولانا دہلوی در فصل ششم قصیدہ ہمزیہ در مخاطبہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات میگوید ؎ و آخر ما لما دحہ اذا ما ۔ احس العجز عن کنہ الثناء ۔ ینادی ضارعًا بخضوع قلب ۔ و ذل و ابتہال و التجاء ۔ رسول اللہ یا خیر البرایا ۔ نوالک ابتغی یوم القضاء ۔ اذا ما حل خطب مدلہم ۔ فانت الحصن من کل البلاء ۔ الیک توجہی و بک استنادی ۔ و فیک مطامعی و بک ارتجائی انتہی کذا فی فصل الخطاب ولیسئل من فضلہ و یتوسل بروح رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تحصیل مسئولہ و تحقیق مامولہ ولیلاحظ مع ذلک الاستمداد من سعۃ عفوہ صلی اللہ علیہ وسلم و عطفہ و رأفتہ ای شدۃ رحمتہ علی سائر العباد ان لیسامحہ ای ما صدر عنہ فی حضرتہ من قلۃ ادبہ الخ انتہی کذا فی مولانا علی القاری علی شرح المناسک المسلک المتقسط اما توسل و استشفاع بحضرت سید الرسل و استغاثہ و استمدا بجاہ و جناب او صلی اللہ علیہ وسلم فعل انبیای مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ پیش از آن وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیت پوشیدہ و چہ بعد از آن وقت ہم در حیات دنیویہ و ہم در عالم برزخ و ہم در عرصۂ قیامت کہ انبیای مرسل را مجال نطق و ناب دم زدن نباشد وی صلی اللہ علیہ وسلم فتحباب شفاعت کند اولین و آخرین را مستغرق بحار نعمت و شمول انوار رحمت گرداند و در استمداد

از جناب رسالت صلی الله علیه وسلم هر چهار موطن اخبار و آثار بورود پیوسته اما اول که توسل باوست
پیش از نشاء انسانیت و دائره خلقت از جمله احادیث و اخبار که در آن وارد شده این حدیث است از
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه که علمای حدیث تصحیح آن کرده اند که چون از آدم صفی الله
آن خطیه سر بر زد و از برای اعتذار و توبه آن گفت یَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِی از درگاه مجیب
الدعوات فرمان آمد چگونه شناختی تو محمد را صلی الله علیه وآله وسلم و هنوز جوهر روحانیش را در صدف جسمانیت
نه در آورده ام گفت خداوندا تو میدانی روزیکه مرا بید قدرت خود پیدا کردی و نفخ روح علوی در قالب بشریت
من نمودی سر بر داشتم بر قوایم عرش نوشته دیدم لا اله الا الله محمد رسول الله از آن روز شناختم که وی ترا
بنده ایست که محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت تو صلی الله علیه وآله وسلم فرمان آمد که چون
تو او را در درگاه من وسیلهٔ مغفرت آوردی گناه ترا بخشیدم یا آدم محمد نبی بود ترا پیدا نمی کردم و در بعضی روایات
آمده که کلماتیکه آدم صفی الله از درگاه عزت تلقی نموده و سبب توبه و مغفرت او گشته چنانچه منطوق آیهٔ کریمه
فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ است این بود که الٰهی بحرمت محمد و آله اغفر لی سبکی
گوید که چون توسل باعمال صالحه باوجود آنکه فعل انسانست و بقصور نقصان موصوف جائز باشد و در درگاه
رحمت قبول و مستجاب گردد تشفع به پیغامبر خدا که محب و محبوب اوست بطریق اولی بود ع یا اکرم
الرسل مالی من الوذ به سواك عند حلول الحادث العمم و اما ثانی که توسل بجناب اوست
در دنیا مدت حیاوی صلی الله علیه وسلم بیشتر است از آنکه در حصر آید در خبر است که مردی ضریر البصر پیش
آنحضرت صلی الله علیه وسلم آمد و عرضه نمود یا رسول الله دعا کن تا خدا تعالی عافیت نصیب من گرداند فرمود
اگر بصارت خواهی دعا کنم تا چشم تو بینا گردد و اگر اجر آخرت خواهی صبر کن که آن بهتر است برای تو گفت دعا
کن یا رسول الله فرمود تا وضو کند و این بر خواند اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة
یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی ترمذی گفته هذا حدیث حسن صحیح غریب
و بیهقی نیز تصحیح آن کرده با زیادت این عبارت در آخر این حدیث که فقام و قد ابصر و فی روایة ففعل فبرء و
اخبار در باب توسل و استمداد ارباب حاجات بجناب سید کائنات صلی الله علیه وسلم سعت رزق و حصول

۱۲
صحح الحاکم من حدیث لما اقترف
آدم الخطیئة قال یا رب اسئلك
بحق محمد صلی الله علیه وسلم
لما غفرت لی فقال یا آدم
کیف عرفت محمدا ولم
اخلقه قال یا رب لانك
لما خلقتنی بیدك ونفخت
فیّ من روحك رفعت
راسی فرأیت علی قوائم
العرش مکتوبا لا اله الا الله
محمد رسول الله فعرفت
انك لم تضف الی اسمك
الا احب الخلق الیك
فقال الله صدقت یا آدم
انه لاحب الخلق الی
ادعنی بحقه فقد غفرت لك ولولا
محمد ما خلقتك انتهی کذا فی
خلاصة الوفا فی بیان اخبار
دار المصطفی صفحه [illegible]
مطبوعه مصر ۱۲

اولاد و نزول مطر در جای عیش و امثال آن بسیار است اما ثالث که توجه و استمداد و توسل بدو است بعد از وفات وروی نیز آثار ورود یافته طبرانی در معجم کبیر از عثمان بن حنیف روایت می آرد که مردی بود که او را نزد امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه حاجتی بود که روا نمی شد و امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه اصلا بحال او نظر التفات نمی گماشت آن مرد حال خود را بعثمان بن حنیف برد و صورت علاج آن باز جست گفت بمتوضا رو وضو کن و بمسجد در آ و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللّٰهم انی اسئلک و اتوجه الیک بنبینا محمد صلی الله علیه وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللّٰهم فشفعه فی بعد از آن حاجت خود را عرض کن آن مرد برفت و بدانچه وی فرموده عمل کرد بعد از آن بر در امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه آمد دربان پیش آمد و دست او را بگرفت و بر امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در آورد وی را بفرش خاصهٔ خود بنشاند و حاجت پرسید هرچه حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازین هر حاجتی که ترا باشد بگو تا روا کنم آن مرد خوشحال از پیش امیر المومنین عثمان رضی الله عنه برآمد و نزد عثمان بن حنیف رفت و گفت جزاک الله خیرا مگر تو چیزی با امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در باب قضای حاجت من گفتی که اینچنین ساخت و پیش ازین اصلا بحال من التفات نمیکرد گفت والله من هیچ با وی نگفتم بجز آنکه رسول خدا را دیده بودم صلی الله علیه وآله وسلم که ضریری پیش وی آمد و دعا خواست تا چشم او بینا گردد و تمام آن حدیث سابق را سوق نمود پس بر آن قیاس نمودم که توسل بوی صلی الله علیه وسلم موجب قضای حاجت و سبب نجاح مرام است و قاضی عیاض مالکی رحمة الله علیه در کتاب شفا می آرد که در میان ابو جعفر خلیفه و امام مالک در مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم مناظره افتاد شاید که ابو جعفر در اثنای سخن آواز خود بلند کرد مالک گفت یا امیر المومنین در مسجد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم چرا آواز بلند میکنی و حق تعالی در کتاب خود قومی را ادب می نماید و میگوید لَا تَرْفَعُوٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ و قومی دیگر را مدح میکند و میفرماید اَلَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى بدانکه حرمت پیغامبر خدا صلی الله علیه وسلم بعد از موت مثل حرمت اوست در حیات خلیفه را این گفتهٔ او اثر رقتی پدید آمده و در خضوع و استکانت افزود گفت یا ابا عبد الله در وقت دعا توجه بقبله کنم یا روی بر رسول علیه السلام آرم گفت چرا روی از پیغمبر گردانی که وسیلهٔ تست و وسیلهٔ پدر تست آدم

صفی اللہ نزد خدای عزوجل استقبال بہ پیغامبر کن وطلب شفاعت ازوی کن تا تشفیع تو گردد و درباب
آداب زیارت استحباب استقبال بہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتوسل بدو و دعا درحضرت وے و
رعایت غایت ادب ونہایت خضوع مذکور گردد انشاء اللہ تعالی انتہی کذا فی جذب القلوب الی دیار
المحبوب واعلم ان حرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وتوقیرہ وتعظیمہ لازم کما کان حال حیاتہ وذلک
عند ذکرہ علیہ الصلوۃ والسلام وذکر حدیثہ وسنتہ وسماع اسمہ وسیرتہ ومعاملۃ آلہ وعترتہ وتعظیم اہلبیتہ
وصحابتہ وقال ابراہیم التجیبی واجب علی کل مومن متی ذکرہ اوذکر عندہ ان یخضع ویخشع ویتوقر ویسکن من
حرکتہ ویاخذ فی ہیبتہ واجلالہ بما کان یاخذ بہ نفسہ لو کان بین یدیہ ویتادب بما ادبنا اللہ بہ قال القاضی
ابو الفضل رضی اللہ عنہ وہذہ کانت سیرت سلفنا الصالح وائمتنا الماضین رضی اللہ عنہم حدثنا
القاضی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن الاشعری وابو القاسم احمد بن بقی الحاکم وغیر واحد فیما اجازونیہ قالوا
اخبرنا ابو العباس احمد بن عمر بن دلہات اخبرنا ابو الحسن علی بن فہر اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد بن الفرج اخبرنا
ابو الحسن عبد اللہ بن المنتاب اخبرنا یعقوب ابن اسحاق ابن ابی اسرائیل اخبرنا ابن حمید قال ناظر ابو جعفر
امیر المومنین مالکا فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ مالک یا امیر المومنین لا ترفع صوتک فی
ہذا المسجد فان اللہ تعالی ادب قوما فقال لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ومدح قوما فقال
ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیہ وذم قوما فقال ان الذین ینادونک
من وراء الحجرات الآیہ وان حرمتہ میتا کحرمتہ حیا فاستکان لہا ابو جعفر وقال یا ابا عبد اللہ استقبل
القبلۃ وادعوام استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ولم تصرف وجہک وہو وسیلتک ووسیلۃ
ابیک آدم علیہ السلام الی یوم القیمۃ بل استقبلہ واستشفع فیشفعک اللہ قال اللہ تعالی ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاءوک الآیہ وقال مالک وقد سئل عن ایوب السختیانی ما حدثتکم عن احد الا و
ایوب افضل منہ قال وحج حجتین فکنت ارمقہ ولا اسمع منہ غیر انہ کان اذا ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بکی حتی ارحمہ فلما رأیت منہ ما رأیت واجلالہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبت عنہ وقال مصعب ابن
عبد اللہ کان مالک اذا ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر لونہ وینحنی حتی یصعب ذلک علی جلسائہ فقیل

لہ یوما فی ذلک فقال لو رأیتم ما رأیت لما انکرتم علی ما ترون ولقد کنت اری محمد بن المنکدر وکان سید
القراء لا تکاد تسئلہ عن حدیث ابدا الا یبکی حتی ترحمہ ولقد اری جعفر بن محمد وکان کثیر الدعابہ فاذا ذکر عندہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصفر الخ انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الثانی وفی الشفا بسند جید عن ابن
حمید قال ناظر ابو جعفر المؤمنین مالکا فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک یا امیر المؤمنین لا ترفع
صوتک فی ہذا المسجد فان اللہ تعالی ادب قوما فقال ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ
الآیہ وذم قوما فقال ان الذین ینادونک من وراء الحجرات الآیہ وان حرمتہ میتا کحرمتہ حیا فاستکان
لہا ابو جعفر وقال یا ابا عبد اللہ استقبل القبلۃ وادعو ام استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ولم
تصرف وجہک عنہ وہو وسیلتک ووسیلۃ ابیک آدم علیہ السلام الی اللہ تعالی یوم القیمۃ بل استقبلہ
واستشفع بہ فیشفعک اللہ تعالی قال اللہ تعالی ولو انہم اذ ظلموا الآیہ کذا فی خلاصۃ الوفا ثم توجہ
ای بالقلب والقالب مع رعایۃ غایۃ الادب فقام تجاہ الوجہ الشریف بضم التاء ای قبالۃ مواجہۃ قبرہ
المنیف متواضعا خاضعا خاشعا مع الذلۃ والانکسار والخشیۃ والوقار ای السکینۃ والہیبۃ والافتقار
غاض الطرف بتشدید الضاد المعجمۃ ای خافض العین الی قدامہ غیر ملتفت الی غیر امامہ وامامہ مکفوف الجوارح
ای مکفوف الاعضاء من الحرکات التی ہی غیر مناسبۃ لمقامہ فارغ ای عمن سوی مقصودہ ومرامہ واضعا
عن یمینہ علی شمالہ ای تادبا فی حال اجلالہ مستقبلا للوجہ الکریم ای ولو یلزم استقبالہ کونہ مستدبر للقبلۃ
لان المقام یقتضی ہذہ الحالۃ تجاہ مسمار الفضۃ ای المرکبۃ علی جدران تلک البقعۃ علی نحو اربعۃ اذرع ای یقف
بعیدا علی ہذا المقدار لا الاقل ای لانہ لیس من شعار آداب الابرار من الساریہ ای الاسطوانۃ التی ہی عند
رأسہ الکریم ناظرا الی الارض او الی اسفل ما یستقبلہ من الحجرۃ الشریفۃ ای من جدرانہا محترزا عن اشتغال
النظر بما ہناک من الزینۃ ای الظاہرۃ المانعۃ من شہود الزینۃ الباطنۃ الباہرۃ التی ظہورہا فی الآخرۃ متمثلا
صورتہ الکریمۃ فی خیالک بفتح الخاء ای فی تخیلات بالک لتحسین حالک مستشعرا بانہ علیہ الصلوۃ والسلام
عالم بحضورک وقیامک وسلامک ای بل بجمیع افعالک واحوالک وارتحالک ومقامک وکانہ حاضر جالس
بازائک مستحضرا عظمتہ وجلالتہ ای ہیبتہ وشرفہ وقدرہ ای رفعۃ مرتبتہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال فیہ

الثقات

بیان آداب زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

التفات بالعطف علی ثم توجه والمقول سیأتی حال کونه مسلماً ای مرید السلام مقتصداً ای متوسطاً فی رفع کلامه کما بینه بقوله من غیر رفع صوت لقوله تعالیٰ اِنَّ الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله الآیه ولا اخفات ای بالمرة لفوت الاسماع الذی هو السنة وان کان لا یخفی شئ علی الحضرة بحضور وحیاً ای بحضور قلب واستحیاء عن کثرة ذنب السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته وهذا القدر ما ثبت فی الاثر وقد اقتصر علیه بعض الاکابر کابن عمر واختار بعضهم الاطالة من غیر الملالة وعلیه الاکثر ویؤیده ما ورد فی الاخبار والآثار من فضیلة الاکثار من الصلوة والسلام علی النبی المختار فلیتزید المدد من افاضة الانوار قائلاً السلام علیک یا رسول الله ای الی جمیع خلق الله السلام علیک یا حبیب الله ای الجامع بین مرتبتی المحبیة والمحبوبیة السلام علیک یا خلیل الله الموصوف بوصف الخلة وهی المحبة المتخللة من کمال المودة المقتضیة بشهود الوحدة السلام علیک یا خیر خلق الله ای من الملائکة وغیرهم السلام علیک یا خیر صفوة الله بتثلیث الصاد والفتح افصح ای من اصطفاه الله برسالته السلام علیک یا خیرة الله بکسر الخاء ای من اختاره الله من بین بریته السلام علیک یا سید المرسلین کما یدل علیه لو کان موسیٰ حیاً لما وسعه الا اتباعی السلام علیک یا امام المتقین ای لما اقتدی به جمیع الانبیاء فی لیلة الاسریٰ السلام علیک یا من ارسله الله رحمة للعالمین کما قال تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ السلام علیک یا شفیع المذنبین ای من الاولین والآخرین السلام علیک یا مبشر المحسنین لقوله تعالیٰ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ السلام علیک یا خاتم النبیین بکسر التاء وفتحها السلام علیک وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین فیدخل عموم سلامهم الفیاء والملائکة المقربین وکلهم مقربون لا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون السلام علیک وعلی آلک ای اقاربک واهل بیتک لیشمل امهات المؤمنین ومو الیه وخدمه واصحابک اجمعین وسائر عباد الله الصالحین ای من التابعین وتابعیهم الی یوم الدین جزاک الله عنا ای عن قبلنا لعجزنا عن القیام بما یجب علینا من الشکر لما احسن الینا افضل واکمل ما جزی به رسولاً عن امته ونبیاً عن قومه ای لکونه اکرم الرسل المبعوث الی خیر الامم وصلی الله وسلم علیک ازکی ای اطهر واعلی ای اغلی وانمی ای ازید صلوة صلاها علی احد من خلقه ای من انبیائه وملائکته واصفیائه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ای شهادة عندک

مستودعۃ تشہد لی بہا یوم القیامۃ واشہد انک عبدہ ورسولہ وخیرتہ ای مختارہ من خلقہ واشہد انک بلغت
الرسالۃ ای الی الامۃ وادیت الامانۃ من غیر الخیانۃ ونصحت الامۃ ای وکشفت الغمۃ واقمت الحجۃ ای
واظہرۃ الحجۃ وجاہدت فی اللہ حق جہادہ ای من الجہاد الاکبر والاصغر فیما بین عبادہ وعبدت ربک حتے
اتاک الیقین ای الی ان حضرک الموت المبین وانت جامع بین مراتب تحقیق الدین من علم الیقین
وعین الیقین وحق الیقین وصلوۃ اللہ وصلواتہ وملائکتہ وجمیع خلقہ من اہل سماواتہ وارضہ ای علویاتہ
وسفلیاتہ علیک یارسول اللہ اللہم آتہ الوسیلۃ وہی المنزلۃ العلیۃ المختصۃ والفضیلۃ ای زیادۃ المزیۃ
والدرجۃ العالیۃ الرفیعۃ ای الغایۃ المنیفۃ وابعثہ مقاماً محموداً الذی وعدتہ وہی الشفاعۃ العظمی فی القیامۃ
الکبری واعطہ المنزل المقعد المقرب عندک ای فی مقعد صدق انتہی کذا فی مولانا علی القاری علی شرح
المقسط شرح المناسک اور وقت زیارت کرنے قبر شریف کے مونہہ روبروی حضرت صلی اللہ علیہ
کے کرنا اور پیٹھ طرف قبلہ کے کرنا یہ مذہب اور قول ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور جسنے روایت کیا کہ
وقت زیارت کرنے مین مونہہ یعنی رو بطرف قبلہ کرے یہ روایت مردود ہی چنانچہ خلاصۃ الوفا اور
شرح المناسک مولانا علی القاری اور فتح القدیر مین ہی وقال السروجی من الحنفیۃ یقف عندنا مستقبل
القبلۃ وقال الکرمانی منہم ویقف عند رأسہ ویکون وقوفہ بین القبر والمنبر مستقبل القبلۃ وعن اصحاب الشافعی
وغیرہ یقف وظہرہ الی القبلۃ ووجہہ الی الحضرۃ وہو قول ابن حنبل انتہی قال المحقق الکمال بن الہمام رحمہ
اللہ تعالی ان مانقل عن ابی اللیث مردود بما روی عن ابی حنیفہ فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
من السنۃ ان تاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قبل القبلۃ وتجعل ظہرک الی القبلۃ وتستقبل القبر بوجہک
ثم تقول السلام علیک ایہا النبی رحمہ اللہ وبرکاتہ وفی المنسک الکبیر لابن جماعۃ مذہب الحنفیۃ
انہ یقف للسلام عند الراس المقدس بحیث یکون علی یسارہ ویبعد عن الجدار قدر اربعۃ اذرع ثم یدور
الی ان یقف قبالۃ الوجہ المقدس مستدبر القبلۃ وشذ الکرمانی من الحنفیۃ فقال یقف مستدبر القبر المقدس
مستقبل القبلۃ وتبعہ بعضہم ولیس بشیء فاعتمد علی مانقلتہ انتہی کذا فی خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفے للشیخ
السمہودی المدنی اسمہ نور الدین علی بن احمد السمہودی اعلم انہ ذکر بعض مشائخنا کابی اللیث ومن

ا الی ۳۸۹ صفحہ ۳۸۷ مطبوعہ مصر

کالکرمانی والسروجی انہ یقف الزائر مستقبل القبلۃ مردود بماروی ابو حنیفہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال من السنۃ ان تاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتستقبل القبلۃ بوجھک ثم تقول السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انتہی ویؤیدہ ما قال المجد اللغوی روینا الامام ابن المبارک قال سمعت ابا حنیفۃ یقول قدم ابو ایوب السختیانی وانا بالمدینۃ فقلت لانظرن مایصنع فجعل ظھرہ مما یلی القبلۃ ووجھہ مما یلی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبکی غیر متباک فقام مقام فقیہ وفیہ علی ان ھذا ھو مختار الامام بعد ما کان متردداً فی مقام المرام ولعل وجہ القائلین من اصحابنا للزیارۃ من قبل الرأس الکریم ماروی ان الناس قبل ادخال الحجرۃ الشریفۃ فی المسجد کانوا یقفون علی بابھا ویسلمون آداابھا ویستقبل الکعبۃ لتعظیم جنابھا علی ان الجمع بین الروایتین ممکن کما قال عن ابن جماعۃ من ان مذھب الحنفیۃ ان یقف الزائر للسلام عند رأس القبر المقدس بحیث عن یسارہ ثم یدور الی ان یقف قبالۃ الوجہ الشریف مستدبر القبلۃ ولا ینافی ما رواہ المطرزی وغیرہ انتہی کذا فی ملا علی القاری علی شرح المنقسط ثم یاتی القبر الشریف ویستقبل جدارہ ویستدبر القبلۃ علی نحو اربعۃ اذرع من الساریہ التی عند راس القبر فی زاویۃ جدارہ وما عن ابی اللیث رحمۃ اللہ علیہ یقف مستقبل القبلۃ مردود بماروی ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال من السنۃ ان تاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قبلۃ قبل القبلۃ وتجعل ظھرک الی القبلۃ وتستقبل القبر بوجھک ثم تقول السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الا ان یحمل علی نوع ما من الاستقبال وذلک انہ علیہ السلام فی القبر الشریف المکرم علی شقۃ الایمن مستقبل القبلۃ وقالوا فی زیارۃ القبور مطلقا والاولی ان یاتی الزائر من قبل رجل المتوفی لا من قبل رأسہ فانہ اتعب لبصر المیت بخلاف الاول لانہ یکون مقابل بصرہ لان بصرہ ناظراً الی جھۃ قدمیہ اذا کان علی جنبیہ فعلی ھذا تکون القبلۃ عن یسار الواقف من جھۃ قدمیہ علیہ السلام بخلاف ما اذا کان من جھۃ وجھہ الکریم فاذا اکثر الاستقبال الیہ علیہ السلام لا کل الاستقبال یکون استدبار القبلۃ اکثر من اخذہ الی جھتھا فیصدق الاستدبار ونوع من الاستقبال وینبغی ان یکون وقوف الزائر علی ما ذکرنا بخلاف تمام استدبار القبلۃ واستقبالہ علیہ السلام فانہ یصیر البصر ناظراً الی جنب الواقف وعلی ما ذکرنا یکون الواقف مستقبلا وجہہ علیہ السلام وبصرہ فیکون اولی ثم یقول فی موقفہ السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ

السلام علیک یا خیرۃ اللہ من جمیع خلقہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید ولد آدم السلام علیک یا ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا رسول اللہ انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانک عبدہ ورسولہ اشہد یا رسول اللہ انک بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وکشفت الغمۃ فجزاک اللہ خیرا جزاک اللہ عنا افضل ما جزیتنا عن امتہ اللہم اعط سیدنا عبدک ورسولک محمدا الوسیلۃ والدرجۃ العالیۃ الرفیعۃ والبعثہ المقام المحمود الذی وعدتہ وانزلہ المنزل المقرب عندک انک سبحانک ذو الفضل العظیم ویسأل اللہ تعالی حاجتہ متوسلا فی حضرۃ نبیہ علیہ الصلوۃ والسلام واعظم المسائل واہمہا سوال حسن الخاتمۃ والمغفرۃ ثم یسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشفاعۃ فیقول یا رسول اللہ اسئلک الشفاعۃ یا رسول اللہ اسئلک الشفا واتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک وسنتک الخ انتہی کذا فی فتح القدیر و ذکر المحبوب او المعظم قد یکون سببا فی الاجابۃ وفی العادۃ ان من توسل بمن لہ قدر عند شخص اجاب اکراما لہ وقد یتوجہ بمن لہ جاہ الی من ہو اعلی منہ واذا جاز التوسل بالاعمال کما صح فی حدیث الغار وہی مخلوقۃ فالسؤال بہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی ولا فرق فی ذلک بین التعبیر بالتوسل او الاستغاثۃ او التشفع او التجوہ ای التوجہ بہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحاجۃ وقد یکون ذلک بمعنی طلب ان یدعو کما فی حال الحیوۃ اذ ہو غیر ممتنع مع علمہ بسؤال من یسألہ ومنہ ما رواہ البیہقی وابن ابی شیبۃ بسند صحیح عن مالک الدار وکان خازن عمر رضی اللہ عنہ قال اصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول استسق لامتک فانہم قد ہلکوا فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقرأہ السلام واخبرہ انہم متقون وقل لہ علیک الکیس الکیس فاتی الرجل عمر رضی اللہ عنہ فاخبرہ فبکی عمر ثم قال یا رب ما آلو الا ما عجزت عنہ وبین سیف فی الفتوح ان الذی رأی ہذا المنام بلال بن الحرث احد الصحابۃ رضی اللہ عنہم وقال الامام ابو بکر بن المقری کنت انا والطبرانی وابو الشیخ الی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا فی حالۃ واثر فینا الجوع وواصلنا ذلک الیوم فلما کان ذلک وقت العشا حضرت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ الجوع وانصرفت فنمت انا وابو الشیخ والطبرانی جالس ینظر فی شئ فحضر علوی معہ غلامان مع کل واحد زبیل فیہ

صفحہ ۵۰۹ کتبوبی

شیئ کثیر فجلسنا واکلنا وترک عندنا الباقی وقال یاقوم اشکوتم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی رأیتہ فی المنام فامرنی ان احمل لشیئ الیکم الخ کذا فی خلاصۃ الوفا فی بیان اخبار دار المصطفیٰ ؎

استفتائے علمائے کرام بمبئی واز ہر بلاد اجرکم اللہ تعالیٰ فی الدارین ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درمیان اس مسئلہ کے کہ ندا کرنا باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے اور کسی ولی کے نام سے ندا کرنا جائز ہے یا نہیں بینوا وتوجروا رحمکم اللہ

الجواب

ندا باسم خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا باسم لقب یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ولی اللہ یا رجال اللہ کہنا درست اور صحیح ہے حدیث سنن جامع الترمذی سے اور مولانا علی القاری نے شرح حصن حصین حرز الرضین میں اس حدیث کو مرفوع لکھا ہے جائز ہے حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا شعبۃ عن ابی جعفر عن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادع اللہ ان یعافنی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن وضوءہ ویدعوا بھذا الدعاء اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی اللھم فشفعہ فی ہذا حدیث حسن صحیح انتہی کذا فی الصحیح سنن جامع الترمذی ؒ ط ص ی ای رواہ الطبرانی وابو یعلی وابن السنی کلھم عن الحسین بن واذا انفلتت دابۃ حال افلت الشی وانفلتت ونفلت عن نرو فی النہایۃ الانفلات التخلص من الشی فجاءہ من غیر مکث فلینادا عینوا ای اعینونی علی اخذھا واعینونی فی ردھا یا عباد اللہ المراد بھم الملائکۃ او المسلمون من الجن اور رجال الغیب المسمون بالابدال رای رواہ البزار عن ابن عباس وروی ابن السنی عن ابن مسعود مرفوعًا انتہی کذا فی مولانا علی القاری علی شرح حصن الحصین حرز الرضین وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما لیس یا النسان ابن ابی حاتم وعن ابن الحنفیۃ لیس یا محمد البیہقی فی الدلایل انتہی کذا فی مناہل الصفا تخریج احادیث الشفا للشیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وروی النسائی عن عثمان بن حنیف

ان اعمی قال یارسول اللہ ادع اللہ ان یکشف عن بصری فانطلق فتوضأ ثم صل رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف عن بصری اللھم شفعہ فی قال فرجع وقد کشف اللہ عن بصری انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض حررہ العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشہری عفا اللہ عنہ وعن سائر المسلمین

الجیب مصاب ولہ اجر جمیل الراقم غلام فاروق مجددی معصومی حنفی عفی عنہ ۱۲

المجیب مصیب حررہ العبد المفتقر الی مولاہ عبید اللہ حنفی جعل اللہ آخرتہ خیر من اولاہ



باسمہ سبحانہ مسئلہ یارسول اللہ و یاشیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ مسایل کے جواز مین فقیر نے ایک رسالہ بنام تحفہ دستگیر یہ جواب اثنا عشریہ تحریر کیا ہی جو قریب اٹھارہ سال سے چھپکر مشتہر ہو چکا ہی تفصیل ان مسایل کی اسمین درج ہی واللہ الموفق المعین ::: فقیر محمد ابو عبد الرحمن

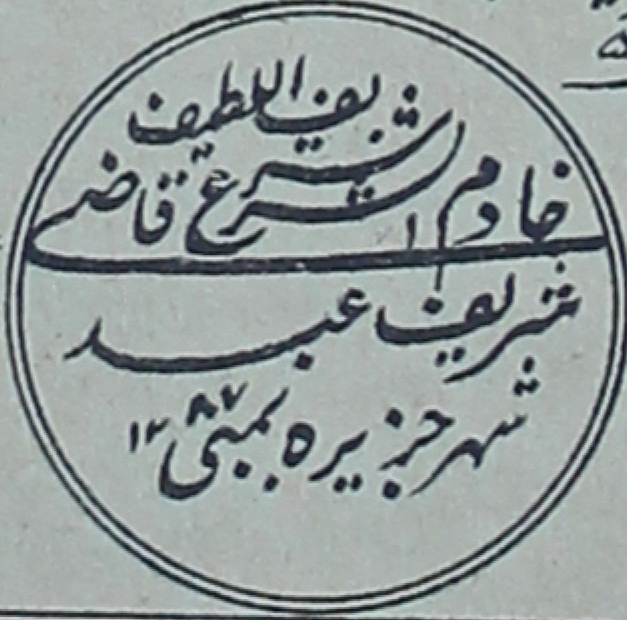
الجواب صحیح والجیب نجیح المفتقر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بہ نذیر احمد خان عفی عنہ

محمد نذیر ۱۲۹۷ پی منفسدان

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع الشریف قاضی شریف عبد اللطیف لونڈے عفی عنہ ۱۲

غلام دستگیر قصوری کان اللہ لہ ۱۳۰۷ھ

قد اصاب المجیب فیما اجاب واللہ الموفق بالحق والصواب حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الصمد مرزا محمد غنی عنہ



الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم وعلمہ احکم حررہ سکندر عفی اللہ عنہ ۱۲

قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب نمقہ المفتقر الی رحمۃ ربہ الشکور عبد الغفور صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمعیل المہری عفا اللہ تعالی عنہ شافعی المذہب ۱۲

ہذا الجیب نعم المصیب العبد محمد داؤد عفا اللہ عنہ پشاوری

الامر کما ذکر کتبہ العبد المسکین السید عماد الدین الرفاعی عفی عنہ

یقول ان المسطور حق فبالراس والعین محمد سعد اللہ الحنفی القندھاری عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہاشمیہ محرم ۱۳۰۷ھ



مجدد حضرت صاحبزادہ صاحب سرہندی نقشبندی
مدرس اعلیٰ جامع العلوم
از جامع مسجد بمبئی
عالم فاضل اجل صاحب
تصنیفات ملک پنجاب
عالم فاضل اجل مصطفیٰ آبادی
مصنف احمد آباد صاحب تصنیفات
شمس العلماء بمبئی شافعی مذہب
سید صاحب موصوف طریقہ رفاعیہ پیر و مرشد

یہ سب علماء اہل سنت والجماعۃ ہین ۱۲

۱۴ المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب حرره السید ابوبکر بن المولانا السید فضل شاہ مرحوم من سادات البخاری الساکن فی القریة الکجر گری من اضلاع البشاور والحال فی البلدة المعمورة البمبئی المدرس فی المدرسة الهاشمیة ۱۳۰۸

۱۵ لله در المجیب واللہ الموفق المصیب حرره الراجی رحمة ربه القوی السید حمزة النقوی الدہلوی

۱۶ المجیب مصیب کتبه احقر العباد محمد بدر الدین ابن المرحوم القاری محمد امیر الدین الحسینی عفی عنہ

۱۷ اصاب من اجاب کتبه فقیر سید عبد الرحمن الحنفی مذہبا والقادری نسبا عفی عنہ

بدر الدین عفی عنہ ۱۳ عبدہ محمد

۱۸ ما اجاب المصیب فهو صحیح لاریب فیه کتبه سید غلام علی ابن سید میاں سلطان الحنفی الترمذی

علی شاہ

۱۹ صحیح احقر العباد احمد شاہ جیلانی القادری نقل مطابق اصل

۲۰ الجواب صحیح والمجیب نجیح فقیر [illegible]

۲۱ المجیب مصیب وله نصیب حرره الفقیر سید ابو الحسن الجیلانی

فقیر سید ابو الحسن الجیلانی ۱۲۳۹

۲۲ المجیب اللبیب الفاضل فیه مصیب وهو حق عند اهل السنة والجماعة کتبه سید غلام محی الدین بن سید حسام الدین عفا اللہ عنہما

قاضی سید غلام محی الدین بن سید حسام الدین قنالی

۲۳ المجیب مصیب کتبه فقیر عبد الرحمن عفی عنہ

عبد الرحمن

۲۴ ہذا الحکم صحیح عند اہل السنة والجماعة حرره محمد رحمت اللہ عفی عنہ

محمد رحمت اللہ ۹۸

۲۵ من اجاب فقد اصاب حرره محمد حسن عفی عنہ

محمد حسن ۱۲۲۶

۲۶ اصاب من اجاب حرره محمد رسول شنواری

۲۷ المجیب مصیب وله ثواب عظیم ومن شک فیه فقد اخطأ طریق الصواب فی الضلال فقیر حسن

مولوی حسن ابن نور محمد عفی عنہ

۲۸ المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب کتبه محمد طاہر عفی اللہ عنہ

محمد رسول ۹۹

۲۹ الروایة المذکورة صحیح لانه الاستعانة بالتوسل جائز عند الکل وله عند اللہ نصیب کتبه خادم الطلبه محمد خلیل اللہ ابن مولوی احد اللہ اہل خطہ کاشمیر

۳۰ ذلک کذلک اضعف العباد محمود ابن حافظ اسمعیل مرحوم غفر اللہ له واصله وفرعه واساتذته واشیاخه آمین یا رب العلمین

۳۱ ما اجاب به المجیب فهو مصیب حرره احقر طلبة الزمان محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ وعن والدیه بالفضل والاحسان

المنان ۱۳۰۰ الی رحمة اللہ فقیر محمد خلیل الرحمن عفی عنہ

۳۲ المجیب اللبیب الفاضل الکامل المولی محمد مرید محی الدین سلمه رب العلمین بہذه المسئلة صحیح ومعتمد علیه عند الفقهاء والمحدثین من اہل السنة والجماعة حرره عبد المذنب ملا حسین بخاری

۳۳ الجواب صحیح محمد عبد الرحمٰن [illegible] ۱۳۰۷ [illegible]

۳۴ المجیب مصیب حدیث الترمذی صحیح الاسناد [illegible] عفا اللہ عنہ [illegible]

نقل قرطاس فیض اساس ازمکان لوآری شریف واقعہ سند حیدر آباد

درمقبولیت رسالہ ثبوت الشفاعۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ ڈاک رسیدہ ازجناب مستطاب فیض سحاب ولایت مآب قطب المشایخ والاحباب قدوۃ السالکین عمدۃ الفاضلین پیشوای اہل الیقین سند الکاملین سید المتکلمین حضرت شیخ المشایخ والامناقب حاج الحرمین الشریفین مولانا شیخ محمد سعید صاحب والامراتب حفظہ اللہ تعالیٰ عن جمیع المصائب والنوائب بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الثاقب زاد مجدہ وعنایۃ و درجتہ من احقر مسکین نالایق باین نوازشات ایشان موصوف نیستم مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ لسان حق ترجمان خاصان خود را درباره من مسکین گنہ گار ہمیقدار ذرہ وار قبول فرماید بمنہ وکرمہ :

نقل اصل



حامدًا ومصلیا ومسلمًا

بمسامع لوامع مدرس احکام برجیس تدریس اسلام حامی دین متین قمر افلاک شرع مبین شمس معارف فقاہۃ قطب چرخ فصاحت حجۃ العوالم محی السنۃ والمراسم صاحب تحقیق وتدقیق حوالیہ من کل فج عمیق حاجی مولوی ابو محمد مرید محی الدین اسما وہو محی الاسلام فی ہذا الزمان مسمّا متع اللہ بہ المسلمین آمین ثم فہم میرساند وسنت سنیۃ پیش کش ساختہ بانکشاف مرام می پردازد کہ رقیمۂ جان وداد بعقد ثمین جواہر زواہر تحقیقات وتدقیقات مسایل خیر وسایل مزین گردید بدین استبشارات شکر بجا آورد او تعالیٰ دائمًا اخوانان دین را ظفر وفیروزی دہاد کہ قامع وقالع بدعات واہل آن باشند وتحریر مبجل نظیر آن تحریر بے نظیر دربیان نسوار ودخان موجب تائید حضرت ذی المجد والتحمید قطب الآفاق غوث الاخلاق جناب اعظم صاحب صوات علیہ البرکات والرحمات موصول ومقبول گردید باوجودیکہ قایل کراہۃ تنزیہہ آن ہستم وجمیع اہل خانقاہ از ابتلای بدآن رستگاریم تاہم برعایت آداب طریقہ علیہ حضرات مذکورہ قدسنا اللہ بسرہ الاقدس آمنا وسلمنا گفتیم وتاویلات راسخہ آن راسخ راستودیم ؎ ہرآنچہ کلک تو بنوشت بوزیبا زانکہ + مکمل است بانصاف چشم اخلاصم + واز تحقیق عمیق پر تدقیق ثبوت الشفاعۃ چہ نگارد جز آنکہ گویدجنۃ قطوفہا دانیۃ لا یسمع فیہا لاغیۃ فیہا عین جاریۃ ؎ روضۃ ماءنہرہا سلسال + دوحۃ سجع طیرہا موزون واشتیاق مطالعہ بقیۂ آن بر کمال کہ کی آن صاحب کمال واکمال باقی را بکمال رساند کہ شایقان را زان جمال وطاغیان را خجال رسد

۲۔ در شہر کراچی از متوسلان این خانقاہ حاجی نور محمد بن حاجی احمد میمن است کہ نیک نیت دارد لبعضی مخلصان کہ شب گذاری نزدش می کنند بمرحبا شان می پردارد زیادہ خدا تعالی بعنایات ناظر باد و بفرزندار جمند خویش تسلیمات رسانند و از اخویم خوانند والسلام حسن الختام فقط ۳ ربیع الآخر دوشنبہ ۱۳۰۸ھ

جواب مسئلہ سیوم جواب مسئلہ تیسرے کا

الجواب تحقیق اِس مسئلہ کی یہ ہی کہ چومنا انگوٹھونکا اور آنکھون پر رکھنا بوقت اذان کہنے کے جو مؤذن کہتا ہی اشہد ان محمدا رسول اللہ وصلی اللہ علیک یارسول اللہ و قرۃ عینی بک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا صحیح اور درست ہی اکثر فقہا رحمہم اللہ نے مستحب لکھا ہی اور بعضے علماء رحمہم اللہ نے سنت لکھا ہی اور جناب علامۂ زمان مولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری اپنے موضوعات کبیر مین لکھتے ہین کہ حدیث تقبیل ابہامین و وضع علی العینین کی مسند دیلمی سے صحیح ہی اور سخاوی نے کہا لایصح ہی اور فعل امیر المومنین سیدنا ابوبکر الصدیق کا جو حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی ہی تمہارے پر میری سنت اور بعد اوسکے سنت خلفاء الراشدین کی ہے عبارت موضوعات کبیر لمولانا علی القاری کی مطبوعہ لاہور صفحہ ۷۵ حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد علیہ السلام نبیاً ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ان النبی علیہ السلام قال من فعل ذلک فقد حلت علیہ شفاعتی قال السخاوی لایصح واوردہ الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات الرحمۃ بسند فیہ مجاہیل مع انقطاعہ عن الخضر علیہ السلام وکل مایروی فی ہذا فلایصح رفعہ البتۃ قلت اذا ثبت رفعہ علی الصدیق فیکفی العمل بہ لقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین وقیل لا الفعل ولا نصی وغرابتہ لاتخفی علی ذوی النہی انتہی کذا فی موضوعات کبیر لمولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری ۱۲ وحاصل الکلام علی ہذا الحدیث انہ حدیث ضعیف لم یثبت وضعہ ولاثبت فی روایۃ متہم بالکذب ولا کذاب

حتی من قبیل شدید الضعف والاصل عدمہ قال السخاوی فی المقاصد الحسنۃ بعد ذکر الحدیث المذکور من طریق الصدیق و ذکر الاثار المارۃ مالفظہ ولایصح فی المرفوع من ہذا شئی انتہی فعبارتہ کماتری انما تدل علی نفی الصحۃ بقید وہو الرفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا علی نفی الصحۃ مطلقا فلا یدل علی نفی صحۃ الوقف علی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فضلا ان یکون ضعیفا اذ لایلزم من کون الحدیث موقوفا ان یکون ضعیفا فیقال صح انتہی کذافی الرسالۃ الضیر واتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضایل الاعمال قال العلماء من المحدثین والفقہاء وغیرہم یجوز ویستحب العمل فی الفضایل والترغیب والترہیب بالحدیث الضعیف واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والطلاق وغیر ذلک فلا یعمل بہا الا بالحدیث الصحیح او الحسن انتہی کذافی شرح اربعین لفصیح الدین الاہوری ۱۲ اور عالم علامہ حبر فہامہ شیخ احمد الطحطاوی نے شرح علی مراق الفلاح مین لکھا ہے کہ حدیث تقبیل ابہامین ووضع علی العینین عند قولہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کی صحیح اور مرفوع ہے اور فعل سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے عبارت یہ ہے **فائدہ** ذکر القہستانی عن کنز العباد انہ یستحب یقول عند سماع الاولی من الشہادتین للنبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابہامیہ علی عینیہ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قائدا لہ فی الجنۃ و ذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعا من المسح العین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ وقال اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا حلت لہ شفاعتی وکذا روی عن الخضر علیہ السلام وبمثلہ یعمل فی الفضایل انتہی کذافی الطحطاوی علی مراقی الفلاح اور علامہ شامی محمد امین رحمہ اللہ الشہیر بابن العابدین رد المحتار شرح در المختار مین مستحب لکھتے ہین اور عبارت شامی یہ ہے تتمہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و عند الثانیۃ منہا قرت عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقول اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ علیہ السلام قائد لہ الی الجنۃ کذافی کنز العباد اھ قہستانی ونحوہ فی الفتاوی الصوفیۃ وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ فی

الاذان وانا قائد اله و مدخله فی صفوف الجنة وتمامه فی حواشی للرملی عن المقاصد الحسنة للسخاوی و ذکر ذلک الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل ہذا شئی ونقل بعضهم ان القهستانی کتب علی ہامش نسخته ان ہذا مختص بالاذان و اما فی الاقامة فلم یوجد بعد الاستقصار التام والتتبع انتہی کذا فی رد المحتار اور صاحب تفسیر روح البیان بھی مستحب لکھتے ہیں حم سورۃ السجد جلد الخامس مطبوعہ مصر میں ویستحب ان یقول عند سماع الاولی من الشهادة صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیة قرت عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین کما فی شرح القهستانی انتہی کذا فی تفسیر روح البیان اور صاحب فتاوی غرائب نے بھی ثابت کیا ہی واذا قال المؤذن اشهد ان محمدا رسول اللہ اولا یقول السامع صلی اللہ علیک یا رسول اللہ واذا قاله ثانیا یقول السامع قرت عینی بک یا رسول اللہ ویضع ابهامیه علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة وقائده الی الجنة کذا فی فتاوی غرائب ۱۲ اور شیخ محدث علامہ حبر فہامہ محمد عابد سندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے طوالع الانوار شرح در المختار میں ثابت کیا ہی بروایات متعدده فی القهستانی معزیا الکنز العباد انه یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة اشهد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیة منها قرت عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه صلی اللہ علیه وسلم یکون قائدا له الی الجنة وفی الفتاوی الصوفیة و ذکر فی بعض الروایات ان من قال ذلک ونفث فی مسبحته وابهامه ومسح بهما عینیه من الرمد والعمی ما عاش وفی روایة وقبل ابهامیه ومسح بهما عینیه ولم یذکر المسبحة ولا ینفث انتہی وفی مقاصد الحسنة حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند سماع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول اللہ مع قوله اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیه وسلم نبیا ذکره الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه انه لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول اللہ قال ہذا وقبل باطن انملتی السبابتین ومسح علی عینیه فقال صلی اللہ علیه وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی ویصح وکذا ما روت ابو العباس احمد بن ابی بکر

صفحہ ۱۲۸ ۲۷
مطبوعہ استانبول

الرداد الیمانی المتصوف فی کتاب موجبات الرحمۃ وعزایم المغفرۃ بسند فیہ عن الخضر انہ من قال
حین یسمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ثم یقبل ابہامیہ ویجعل علی عینیہ لم تعم ولم ترمد ابدا وحکی الشمس محمد بن محمد صالح المدنی فی تاریخہ
قال روی عن الفقیہ محمد بن سعد الجولانی قال اخبرنی الفقیہ العالم ابو الحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی
اخبرنی الفقیہ الزاہد البلالی عن الحسن انہ قال علیہ السلام من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ
مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقبل ابہامیہ ویجعلہا علی عینیہ لم تعم ولم ترمد ابدا
وروی ان آدم علیہ السلام اشتاق الی لقاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم حین کان فی الجنۃ فاوحی اللہ
تعالی الیہ ہو من صلبک ویظہر فی آخر الزمان فاظہرہ اللہ تعالی لہ صورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی صفاء
ظفری الابہامیہ ومسح علی عینیہ فصار اصلا لذریۃ فلما اخبر جبریل النبی علیہ السلام ہذہ القصۃ قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابہامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ولم ترمد ابدا کذا ذکرہ العتابی فی
کتاب قصص الانبیاء وقد نقل عن مسند الفردوس تصنیف الشیخ الامام شہردار بن شیرویہ الدیلمی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ فی الاذان انا
قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ تمام قال عنی شہردار بن شیرویہ وفق حمل الاحادیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دخل المسجد فی عشر المحرم فجلس عند اسطوانۃ حذاء ابی بکر رضی اللہ عنہ فقام بلال فاذن فلما اشہد ان
محمدا رسول اللہ فقبل ابو بکر رضی اللہ عنہ ظفری ابہامیہ ووضعہا علی عینیہ وقال قرۃ عینی بک یا رسول
اللہ فلما فرغ بلال من الاذان توجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر من فعل مثل ما فعلت یا ابا بکر غفر
اللہ تعالی ذنوبہ جدیدۃ وقدیمۃ عمدا وخطاء ونقل ایضا من تصنیف ینسب الی قدوۃ المحدثین مجد الدین
فیروزآبادی باسناد عن الفقیہ احمد بن سلامۃ عن عبد اللہ من سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول
اللہ فاجابہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقبل ابہام نفسہ وامرہما علی عینیہ لم
یعم ولم یرمد ابدا ونقل ایضا عن الخضر علیہ السلام انہ من قال حین یسمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ ثم یقبل ابہامیہ ویجعلہا علی عینیہ لم یعم ولم یرمد

ابدا ونقلہ قبلہ ایضًا باسنادہ ان الفقیہ بن البابا یذکرہبۃ الریح فوقعت حصات فی عینہ داعیاہ خروجہا
واشتد الالم فسمع المؤذن یؤذن فی بعض الایام فلما قال المؤذن اشہد ان محمدًا رسول اللہ قال ہذا
روایۃ فنزل الحصات من عینہ تلک الساعۃ وہذا قلیل فی فضائل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی
کذا فی طوالع الانوار محشی در المختار من تصنیف الشیخ محمد عابد سندی مدنی رحمہ اللہ بدانکہ در تقبیل
روایات بسیار اند لکن بیان میکنم آنہارا کہ نزدیک آن ثقات موضوع نیست ذکر کردہ می شود عبارت
شیخ زادہ بر شرح دقایہ ان ہذا الفعل من السنۃ وسنۃ خلفاء الراشدین وان یقول اللہم احفظ
عینی ونورہما ودر صلوٰۃ مسعودی آمدہ ووضع الابہامین علی العینین سنۃ قال ابن سیرین وہو مجرب
کنت امر بہ من کان بعینیہ نوع غشاوۃ وفرمود ابن خلکان در تاریخ خود من فعل ذلک ودوام
علیہ من النصر عینیہ مادام حیًا انتہی مفتاح السعادۃ حدیث مسح العینین بباطن اعلی السبابتین عند
قول المؤذن اشہد ان محمدًا رسول الی آخرہ رواہ دیلمی فی مسند الفردوس عن ابی بکر الصدیق رضی
اللہ عنہ مرفوعًا ابن طاہر فی التذکرۃ یصح حدیث من قال حین یسمع اشہد ان محمدًا رسول اللہ مرحبا یا حبیبی
وقرۃ عینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ ثم یقبل ابہامہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد انتہی کذا فی
شرح حصن حصین فارسی آیۃ این فقیر معترف بناوانی در بخارا در عہد جوانی از مخدوم ربانی شمس الدین محمد
قہستانی رحمۃ اللہ علیہ پرسیدم کہ وضع ابہامین بر عینین و بر اقامت جائز است یا نے گفتند نے
چراکہ من سمع اسمی فی الاذان حدیث وارد شدہ است در حق اذان وتجاوز نمیکند باقامت انتہی
کذا فی غریب الروایہ ۱۲ قال النبی علیہ السلام من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدًا
رسول اللہ انا قائدہ الی الجنۃ فقیل یارسول اللہ کیف اضع علی عین فقال اوع ظفریک علی عینیک لاتمدہا
کذا فی مسند الفردوس ۱۲ قال وضع الابہامین علی العینین فی الاذان عند قول اشہد ان محمدا رسول اللہ
سنۃ قال النبی علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان فوضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ
وقائدہ الی الجنۃ انتہی کذا فی المضمرات ۱۲ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من سمع اسمی فی الاذان
ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ انتہی کذا فی صلوٰۃ مسعودی جلد

دوم فی کتاب السعادہ فی معرفۃ العباد چون اشہد ان محمدا رسول اللہ بشنود بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ چون بار دوم بگوید تو بگو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ و دو سر انگشت ابہام را بر چشم مالد و این دعا بگوید اللہم متعنی بالسمع والبصر فی صلوۃ المسعودی چون مؤذن اول بار بگوید اشہد ان محمدا رسول اللہ تو بگو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و چون دویم بار بگوید تو بگو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ بعدہ ناخن ہر دو ابہام بر چشم نہ بر طریق وضع نہ بر سبیل مد این دعا بخوان اللہم متعنی بالسمع والبصر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من سمع اسمی فی الاذان و وضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ و قائدہ الی الجنۃ انتہی کذا فی کنز العباد و اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و عند سماع الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقال اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم قائد لہ الی الجنۃ کذا فی کنز العباد انتہی

کذا فی جامع الرموز

استفتاء بمواہیر علماء و مفتیان مکہ معظمہ زادہ اللہ تعالی شرفا

و تعظیما جو مسکین نے جناب میان حاجی احمد بن عبد اللہ میمن کو عبارت موضوعات کبیر مولانا علی القاری کی تحریر کر دی تھی کہ مفتیان مکہ معظمہ سے مواہیر ثبت کرا کر روانہ کریں جناب حاجی احمد صاحب موصوف نے بغرض ثبت کرانے مواہیر مفتیان حنفی و شافعی کے استفتا مذکور سپرد اپنے نواسہ میان حاجی نور محمد مرحوم بن حاجی حامد مرحوم کے کیا چنانچہ بعد ثبت مواہیر کے میان صالح محمد بن حاجی احمد صاحب کو بذریعہ ڈاک بماہ رمضان پہونچا انھوں نے فوراً لا کر دیا جسکی نقل مطابق اصل یہ ہے ؛

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد علیہ السلام نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رض ان النبی علیہ السلام قال من فعل ذلک فقد حلت علیہ شفاعتی قال السخاوی لا یصح واوردہ الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات الرحمۃ بسند فیہ مجاہیل

مع انقطاعه عن الخضر عليه السلام وكل ما يروى في هذا فلا يصح رفعه البتة قلت واذا ثبت رفعه على الصديق
فيكفي العمل به لقوله عليه السلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين وقيل لا يفعل ولا ينهى وغرابته لا تخفى على ذوي النهى
موضوعات كبير لمولانا علي القاري ؛ حرره العبد المذنب المسكين
محمد مريد محي الدين عفي عنه الحنفي القادري الغفوري البشاوري ثم النوشهري



الحمد لمن هو به حقيق ومنه استمد العون والتوفيق　بكذا رأيت
ما ذكر في موضوعات ملا علي القاري الكبري رحمه الله ونفعنا بعلومه ؛
كتبه خادم الشريعة راجي اللطف الخفي محمد صالح ابن
المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان الله لهما حاكما لكل مسلما



الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه والسالكين نهجهم بعده اللهم هداية للصواب
في فتاوى العلامة الشيخ احمد الدمياطي عن الحافظ السخاوي ما نصه ولم يصح في المرفوع من كل هذا شيء لكن
حكي ان بعض الصالحين كان يقبل ابهاميه ويضعهما على عينيه عند الاذان ثم ترك ذلك لان الحديث متكلم فيه
فرمد ثم راى الرسول صلى الله عليه وسلم في المنام فقال له لاي شيء تركت ما كنت تقول فقال لان الحديث
متكلم فيه فقال اما يكفيك ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فعاد لما كان يفعل فلم يرمد بعد والله اعلم انتهى
ما في الفتاوى المذكورة وفي كتاب القلائد للعلامة عبد الله باقشير عن ابي مخرمة وقد روى حديث من بلغه عني
فضيلة فعمل بها كان له ذلك وان لم اقله انتهى وهو يؤيد الرؤية المذكورة والله سبحانه تعالى اعلم رقمه المرتجي
من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه ومشائخه واخوانه وصحبه و
جميع المسلمين ؛　　شيخ العلماء



جناب مستطاب فحول زمان متبحر دوران کامل التحریر شیخ العلماء مکہ معظمہ ومفتی مذہب الشافعیہ رحمہم
اللہ نے جو قصہ خواب کا تحریر کیا ہی کہ ایک شخص انگوٹھون کو چومتا تھا پھر چھوڑ دیا اسکی آنکھون مین
درد شروع ہوگیا خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کیون ترک کیا انگوٹھون کا چومنا عرض کی خدمت شریف مین کہ حدیث مین کلام ہی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بس ہے اس دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں بموجب حدیث بخاری اور جامع صحیح سنن الترمذی صحیح ہی کہ شیطان بصورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہو سکتا یہ ہی عبارت صحاح کی: باب من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ عن یونس عن الزہری قال حدثنی ابو سلمة ان ابا ہریرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی حدثنا معلی بن اسد قال حدثنا عبد العزیز بن مختار قال حدثنا ثابت البنانی: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأنی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتخیل بی ورؤیا المومن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة انتہی الخ کذا فی الصحیح البخاری: حدثنا بعذار اخبرنا عبد الرحمن بن مہدی اخبرنا سفین عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی لا یتمثل الشیطان بی وفی الباب عن ابی ہریرة وابی قتادة وابن عباس وابی سعید وجابر وانس وابی مالک الاشجعی عن ابیہ وابی بکرة وابی جحیفة ہذا حدیث حسن صحیح انتہی کذا فی جامع سنن الترمذی: قال عبد اللہ بن المبارک من تہاون بالادب عوقب بحرمان السنن ومن تہاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن تہاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة انتہی کذا فی کنز العباد ورق ۱۲ قلمی حررہ العبد المذنب المسکین محمد قمر محی الدین عفا اللہ عنہ ؎

استفتای علماء بمبئی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	واز ہر بلا داجرکم اللہ تعالی

علمای دین متین شرع مبین کیا فرماتے ہین درمیان اس مسئلہ کے کہ موذن بروقت اذان کہنے کے جب شہادتین پر آیا اور کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرت عینی بک یا رسول اللہ کہنا اور انگوٹھوں کا چومنا اور آنکھوں پر رکھنا درست ہی یا نہ اور جو شخص کہتا ہی کہ انگوٹھوں کا چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز نہین اور حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہین پس یہ قول اُسکا صحیح ہی یا نہ: علمای دین متین شرع مبین چہ میفرمایند درین مسئلہ موذن کہ اذان میگوید ہرگاہ در شہادتین آمد و گفت اشہد ان محمدا رسول اللہ سامع بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرت عینی بک یا رسول

ص ۳۰ صفحہ ۱۰۲۱ مطبوعہ بمبئی
ص ۴۴ صفحہ ۳۰۴ مطبوعہ سرکشنوری

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتن جائزہست یانہ وبوسہ کردن ناخن انگشت نررا ونہادن برچشم صحیحاست یانہ وکسیکہ می گوید کہ تقبیل ابہامین ووضع علی العینین جائزنیست کہ درین باب حدیث صحیح ومرفوع ثابت نشدہ این قول صحیح است یانہ * بیّنوا وتوجروا رحمکم اللہ تعالیٰ

الجواب تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہی کہ انگوٹھون کا چومنا اور آنکھون پر رکھنا وقت اذان کہنے کے جبکہ موذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پس صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا اور چومنا انگوٹھون کا اور آنکھ پر رکھنا صحیح اور درست ہی اکثر فقہا نے مستحب لکھا ہی نزدیک بعض علماء کے سنت ہی اور طحطاوی علی مراقی الفلاح مین ہے کہ حدیث مسند دیلمی سے ثابت ہی اور فعل امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہی اور مرفوع لکھا ہی اور اسوجہ سے شیخ محمد عابد سندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے طوالع الانوار محشی در المختار مین تحریر کیا ہی اور مولانا علی القاری نے موضوعات کبیر مین لکھا ہی حدیث تقبیل الابہامین ووضع علی العینین مسند دیلمی سے ثابت کیا ہی اور سخاوی نے کہا ہی کہ حدیث صحیح نہین اور مرفوع ہونا فعل امیر المومنین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ثابت کیا ہی اور کہا ہی کہ پس کافی ہی ہمکو عمل کرنا بفعل جناب امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ سنت خلفاء الراشدین کی میری سنت ہی اور کہا عبد الکریم بن فصیح الدین لاہوری نے شرح اربعین مین کہ حدیث کا مرفوع ہونا حلال اور حرام مین سند ہی اور فضایل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز اور افضل ہی اور یہ مسئلہ اکثر کتابون مین ہی تفصیل [1] رد المختار [2] طحطاوی علی مراقی الفلاح [3] کنز العباد [4] جمل الحدیث [5] طوالع الانوار شرح در المختار [6] مضمرات [7] صلوۃ مسعودی [8] فتاوی غرائب [9] جامع میر سید شریف [10] خالصۃ الحقایق [11] مفتاح الجنان [12] خزانۃ الروایات [13] جامع الرموز [14] تفسیر روح البیان [15] مسند فردوس [16] ارشاد الطالبین [17] مفتاح السعادۃ [18] غریب الروایۃ [19] شرح مختصر میر سید علی ہمدانی: [20] جامع التفرقات: [21] شرح وقایہ: [22] شرح اربعین [23] صحیح الترمذی [24] رسالۃ الضیا [25] فتاوی علامہ دمیاطی [26] صحیح بخاری [27] موضوعات کبیر [28] السنن ابوداود [29] شرح حصن حصین *

الجواب تحقیق این مسئلہ ہمین است کہ مؤذن اذان میگوید واشہد ان محمدا رسول اللہ گفت پس سامع بگوید
صلی اللہ علیک یارسول اللہ و بوسہ کند ہر دو ابہام یعنی انگشت نر خود را و بر چشم نہد اکثر فقہا این فعل را
مستحب نوشتہ و بعضی سنت گفتہ اند و مولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری در موضوعات کبیر آوردہ است
کہ حدیث تقبیل ابہامین و وضع علی العینین بسند دیلمی مرفوع گفتہ است وسخاوی لایصح گفتہ است از لفظ
لایصح موضوع بودن اثبات نمیکند البتہ ضعف پیدا میکند لکن تحریر کردہ است کہ فعل امیر المومنین سیدنا ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوع است یعنی ثابت است پس کافی است مایان را عمل کردن بقول امیر المومنین
سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است بر شمایان سنت من و بعد از ان
سنت خلفاء الراشدین آنہم سنت من است یعنی قول و فعل خلفاء الراشدین ہم سنت است و مرفوع
بودن حدیث در انجاست کہ احکام حلال و حرام باشد و در فضایل اعمال بر حدیث ضعیف ہم صحیح است فقط
عبارات کتب این است ؛ ویستحب[1] ان یقول عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ تعالی علیک
یارسول اللہ وعند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یارسول اللہ ثم یقول اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری
الابہامین علی العینین کما فی شرح القہستانی کذا فی التفسیر روح البیان من جلد الخامس فی سورہ حم السجدۃ
قال[2] النبی علیہ السلام من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ انا قائدہ الی الجنۃ
فقیل یارسول اللہ کیف اضع علی عین فقال اضع ظفریک علی عینیک ولا تمدہا کذا فی مسند الفردوس ؛ و
اعلم[3] انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیک یارسول اللہ وعند سماع الثانیۃ
منہا قرۃ عینی بک یارسول اللہ ثم یقال اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ
صلی اللہ علیہ وسلم قائدا الی الجنۃ کذا فی کنز العباد انتہی کذا فی جامع الرموز ؛ فی[4] المناجیۃ وصلوۃ المنتخبی فی
الحدیث من سمع اسمی فی الاذان و وضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ
فی مقدمۃ الصلوۃ ؛ چون نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر و بشنود و ابہام بوسہ بر دو دیدہ نہد فی قصص الانبیاء
ومونس الاسرار ان آدم اشتاق لقاء محمد علیہ الصلوۃ والسلام حین کان فی الجنۃ فاوحی اللہ تعالی الیہ من صلبک
فیظہر فی آخر الزمان فسال اللہ تعالی لقائہ فاظہرہ اللہ تعالی وجہ محمد علیہ السلام فی صفا ظفری آدم علیہ السلام

مثل المرآة فاذا نظر فی صفاء ظفری ابهامیه ورآی وجه محمد علیه السلام فقبل ظفریه ومسح علی عینیه فصار اصل الذریة
فاذا اخبر علیه السلام هذه القصة فقال النبی علیه السلام من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابهامیه علی عینیه لم تعم
ابدا انتهی کذا فی خزانة الروایات ۞ [۵] فی کتاب السعادة فی معرفة العباد ۔ چون اشهد ان محمدا رسول الله بشنود
بگوید صلی الله علیک یا رسول الله چون دویم بار بشنود بگوید قرة عینی بک یا رسول الله و دو انگشت
را بر چشم ماند واین دعا بگوید اللهم متعنی بالسمع والبصر فی صلوة النخشبی چون موذن اول بار بگوید اشهد ان
محمدا رسول الله تو بگو صلی الله علیک وچون بار دویم بگوید تو بگو قرة عینی بک یا رسول الله بعده ناخن
هردو ابهام بر چشم نه بر طریق وضع نه بر سبیل مد واین دعا بخوان اللهم متعنی بالسمع والبصر حضرت رسالت
پناه صلی الله علیه وسلم می فرماید من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیه علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة و
قائده الی الجنة انتهی کذا فی کنز العباد ۞ [۶] وچون اشهد ان محمدا رسول الله گوید سامع هردو انگشت ابهام را بر هردو
چشم بنهد یعنی ناخن ایشان از دیده بردارد و بدان ناخن نظر کند حق تعالی چهار هزار کبیره اورا عفو کند و در قرآن
خوانی مسطور است که این انگشت نهادن سنت است ترک نمیتوان کرد و هر که بجای آرد در عرصهٔ عرصات حضرت
رسالت پناه اورا چنان طلب کند که کسی گم شدهٔ خود را بطلبد و بگوید قرة عینی بک سیدی ومولائی ویا این
گوید صدق یا رسول الله وبعضی گفته اند که سنت بابا آدم علیه السلام است که روزی آرزو می کرد که اگر جمال
محمد صلعم میدیدمی چه خوش بودی فرمان حضرت عزت شد که بر هردو ناخن خود نظر کن چون نظر نمود جمال جهان
آرای حضرت صلی الله علیه وسلم در ان دید ناخنها را بر چشم نهاد وگفت صدق یا رسول الله قرة عینی بک سیدی
ومولائی انتهی کذا فی ارشاد الطالبین ۞ [۷] واذا قال المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله اولا یقول السامع صلی
الله علیک یا رسول الله واذا قاله ثانیا یقول السامع قرة عینی بک یا رسول الله ویضع ابهامیه علی عینیه
ویقول اللهم متعنی بالسمع والبصر وفی الحدیث من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیه علی عینیه فانا طالبه فی
صفوف القیامة وقائده الی الجنة کذا فی فتاوی غرائب ۞ [۸] قال وضع الابهامین علی العینین فی الاذان عند
قول اشهد ان محمدا رسول الله سنة ۞ قال النبی علیه السلام من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیه علی عینیه
فانا طالبه فی صفوف القیامة وقائده الی الجنة انتهی کذا فی صلوة مسعودی جلد دویم عن النبی صلی الله علیه

وسلم انه قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة وقائده الی الجنة
انتهی کذا فی صلوٰة مسعودی جلد دویم؛ نقل از مشایخ کبار هرکه در بانگ نماز چون مؤذن بگوید اشهد ان محمدا
رسول الله او این کلمات بگوید مرحبا بحبیبی قرة عینی بک یا رسول الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
و هر دو ناخن نر انگشت بر هر دو چشم بنهد او را همه عمر چشم درد نیاید و چون مؤذن اول بگوید اشهد ان محمدا رسول الله
تو بگوی صلی الله علیک یا رسول الله چون دویم بار بگوید بگو قرة عینی بک یا رسول الله بعده ناخن هر دو ابهام
بر چشم نهد بطریق وضع نه بر سبیل مد و این دعا بخواند اللهم متعنی بالسمع والبصر حضرت رسالت علیه السلام میفرماید
من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیه علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة وقائده الی الجنة یعنی رسول الله
صلی الله علیه وسلم می فرماید هرکه بشنود نام من در بانگ نماز و بنهد هر دو ناخن نر انگشت بر هر دو چشم پس من
در طلب او باشم در صفهای قیامت و روان کنم سوی بهشت هر دو ناخن نر انگشت بر هر دو چشم نهد و
لکن نکشد و بوسد انتهی کذا فی خلاصة الحقائق؛ ذکر القهستانی عن کنز العباد انه یستحب ان یقول عند سماع
الاولی من الشهادة للنبی صلی الله علیه وسلم صلی الله علیک یا رسول الله وعند سماع الثانیة قرت عینی بک
یا رسول الله اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابهامیه علی عینیه فانه صلی الله علیه وسلم یکون قائدا له فی الجنة
وذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی الله عنه مرفوعا من مسح العینین بباطن انملة السبابتین
بعد تقبیلهما عند قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله وقال اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله وبالاسلام
دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی وکذا روی عن الخضر علیه السلام وبمثله یعمل فی الفضائل انتهی کذا
فی الطحطاوی علی مراقی الفلاح؛ حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند سماع قول المؤذن
اشهد ان محمدا رسول الله مع قوله اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد علیه السلام
نبیا ذکره الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من فعل ذلک فقد
حلت علیه شفاعتی قال السخاوی لا یصح واورده الشیخ احمد الرداد فی کتابه موجبات الرحمة بسند فیه مجاهیل
مع انقطاعه عن الخضر علیه السلام وکل ما یروی فی هذا فلا یصح رفعه البتة قلت واذا ثبت رفعه علی الصدیق
فیکفی العمل به لقوله علیه السلام علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین وقیل لا یفعل ولا ینهی وغرابته لا تخفی

علی

علی ذوی النہی انتہی کذا فی موضوعات کبیر لمولانا علی القاری ؛ وفیما اجمع علیہ الجمہور لا یعتبر خلاف البعض شمس ذکر فی اصول الفقہ ان العلماء اختلفوا فی ان الاجماع ہل ینعقد باتفاق اکثر المجتہدین او لا بد من اتفاق الکل ففی الہدایہ اختیار ان اتفاق الاکثر کاف ففی مقابلۃ اتفاق الاکثر لا یعتبر خلاف الاقل ففی کتب الاصول الفقہ بجواز ذلک المذہب انتہی کذا فی شرح الوقایۃ ؛ واتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال قال العلماء من المحدثین والفقہاء وغیرہم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترہیب بالحدیث الضعیف واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والطلاق وغیر ذلک فلا یعمل بہا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط شیء من ذلک کما انہ ورد حدیث ضعیف بکراہۃ بعض البیوع او الانکحۃ فانہ المستحب یتنزہ عنہ ولکن لا یجب اعتقاد کراہتہ کذا ذکرہ المصنف انتہی کذا فی الشرح اربعین لفصیح الدین بن عبد الکریم اللاہوری حررہ العبد المذنب المسکین محمد محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشہری عفی عنہ ؛

نقل مواہیر

۱

قد اصاب المجیب ولہ فی الجزاء النصیب کتبہ خادم الشرع الشریف قاضی شریف عبد اللطیف قاضی شہر بمبئی عفی اللہ تعالی عنہ وعن سائر المسلمین ؛

الف اللطیف خادم الشرع قاضی شریف عبد شہر جزیرہ بمبئی ۱۳۰۰

۲

الجواب صحیح ومعتمد کتبہ خادم الشرع القاضی اسمعیل الجلمائی الشافعی عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یا رب العالمین

بفضل اللہ الجلیل خادم المتمسک الشرع قاضی اسمعیل ۱۲۸۴

۳

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمعیل المہری عفا اللہ تعالی عنہ

۴

الجواب صحیح والمجیب نجیح جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین المقتصر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بہ نذیر احمد خان مصطفی آبادی

محمد نذیر ۱۲۹۷

۵

باسمہ سبحانہ مجمع بحار الانوار مین بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اذان مین مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلعم پڑھکر انگوٹھونکے ناخن چومکر آنکھونپر رکھنے سے آنکھونکو درد اور نابینائی سے حفاظت رہتی ہے مشائخ نے اسکا تجربہ کیا ہے فقیر بھی ایسا کرتا ہے اور اپنے بعضے بزرگوار کو ایسا کرتے دیکھا ہے اللہ تعالی قبول فرماوے آمین یا رب العالمین ؛ بقلم فقیر غلام دستگیر قصوری کان اللہ لہ ۱۳۰۷ھ

۸ قد اصاب المجیب فیما اجاب واللہ الموفق بالحق والصواب حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الصمد مرزا محمد عفا اللہ عنہ

۷ المجیب مصاب ولہ اجر جمیل الراقم غلام فاروق مجددی عفی عنہ

۶ آنچہ مجیب صاحب استحباب وسُنیت این این فعل ثابت نمودہ است از علمای دین منقول است ؛ راقم فقیر عبد الهادی عفی عنہ ؛

۱۰ لقد اصاب من اجاب ؛ العبد محمد داؤد عفا اللہ عنہ البشاوری

۱۱ الجواب صحیح ؛ محمد عبد الرشید عفی عنہ ساکن دھلی شاہجہان آباد ؛

۱۲ المجیب مصیب ولہ فی الآخرۃ نصیب کتبہ سید ابو بکر بن سید فضل شاہ صاحب مرحوم من سادات البخاری عفی اللہ عنہما الساکن فی قریۃ الگجرگڑی من اضلاع البشاور فی الحال فی بلدۃ المعمورۃ البمبی المدرس المدرسۃ الهاشمیۃ

۱۳ الامر کما ذکروا احقر العباد محمود ابن حافظ اسمعیل مرحوم

۱۴ المجیب مصیب ولنا ولہ فی الاخرۃ نصیب ؛ کتبہ محمد طاہر عفی اللہ عنہ

۱۸ المجیب مصیب الحدیث الضعیف مقبول فی فضایل الاعمال کذا قال النووی فی شرح الاربعین حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی سید حمزۃ النقوی الدهلوی ؛

۱۵ المجیب مصیب کتبہ محمد سعد اللہ القندهاری عفی عنہ

۱۶ المجیب الفاضل الکامل مولانا محمد مُرید محی الدین صاحب فیہ مصیب و اقول ویستحب تقبیل الابهامین ووضع علی العینین فی الاذان کما فی رد المحتار حررہ محمد اویس عفی اللہ عنہ قندهاری سکنا الحنفی مذهبا المدرس فی المدرسۃ الهاشمیۃ

۱۷ المجیب مصیب ولہ عند اللہ نصیب فقیر سید عبد الرحمن القادری الحسنی الحسینی عفی عنہ ؛

۱۹ صح الجواب موافقا للروایات والکتاب وللمجیب اجر عند اللہ بغیر حساب کتبہ محمد خلیل اللہ ابن مولوی احد اللہ از اہل خطہ کشمیر ؛

۱۹ المجیب مصیب ولہ فی الآخرۃ نصیب حررہ احقر عباد اللہ المنان محمد خلیل الرحمان عفی اللہ عنہ وعن والدیہ بالفضل والاحسان سنہ ۱۳۰۶

۲۰ مسایل مافوق قوی ومعمول ومختار اند لهذا بندہ درگاہ الہ مفتی محکمۂ دار السلطنۃ کابل بنابر افتا مہر کردہ ۱۵ جمادی الاولی

مہر: فضل محمد

۲۱ ہذہ المسایل ہی المفتی بها عندنا لهذا ختم علیها العبد الحقیق محمد نور سلمہ اللہ الشکور

مہر: محمد نور

۲۲ ہذا الجواب صحیح لاشک فیہ کتبہ فقیر عبد الرحمن

مہر: الراجی الی رحمۃ ربہ المنان فقیر محمد خلیل الرحمن عفی عنہ

۲۳ آنچہ جناب مستطاب مولانا مولوی محمد مرید محی الدین صاحب تحریر کردہ است صحیح ومعمول است نزد علمای کرام حررہ الفقیر ملا حسین البخاری عفی عنہ بوقت رفتن ترکستان نوشتہ شد

مہر: عبد الرحمن

مہر: صالح محمد حاجی ملا حسین بن

۲۴
المجیب مصیب حررہ محمد عبید اللہ
عفی عنہ مولاہ

۲۵
الجواب صحیح والرای نجیح
کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

۲۶
ما اجاب المجیب فهو فیه مصیب
کتبه العبد المسکین السید عماد الدین
الرفاعی عفی عنه ۱۳

۲۷
ما حرره المجیب صحیح و معتبرة عند علماء
السنة والجماعة لا حاجة الی التحقیق کتبه
فقیر سید ابو الحسن الجیلانی عفی عنه
فقیر سید ابو الحسن الجیلانی ۱۲۳۹

۲۸
المجیب مصیب کتبه احقر العباد
محمد بدر الدین ابن المرحوم محمد امیر
الدین الحسنی عفی عنه

۲۹
المجیب مصیب وله فیه اجر عظیم
حرره السید غلام علی بن سید سلطان
میان الحنفی
الترمذی
علی السید ۱۳۰۰

۳۰
المجیب مصیب حرره السید عبد
الرحیم بن ابا میان الساکن
جام نگر عفی عنهما

۳۱
المجیب مصاب وله حظ عظیم
فقیر حسن بن نور محمد
فقیر حسن بن نور محمد

۳۲
ما حرره ما حرره مولانا محمد سید محی الدین
الحنفی القادری العغفوری صحیح وهو موافق
بمذهب اهل السنة والجماعة ومخالف من
اهل المعتزلة کتبه محمد رسول
محمد رسول ۱۲۹۹

۳۳
ما حرره استادی مولوی محمد سید
محی الدین صحیح وما انکره الا قبیح کتبه
الشیخ عبد الواحد القریشی عفی عنه

۳۴
المجیب مصیب کتبه
محمد حسن عفی عنه
محمد حسن ۱۲۹۷

۳۵
المجیب بهذا الحکم مصیب والمخالف
لهذا معیب کتبه حضرت علی ساکن صوات
منتظر لطف ولی ۱۳۰۶
مفتقر حضرت علی

۳۶
ما اجاب فقد اصاب
کتبه فقیر محمد رحمت الله
عفی عنه
محمد رحمت الله
۱۲۹۸

۳۷
ما اجاب به مفتی الانام ببلد الله
الحرام هو الصحیح والمعول علیه و
ینبغی لاولی الابصار المصیر الیه کتبه
افقر العباد عبد الله ابن الشیخ
مصطفی میرداد الخطیب والامام
فی المسجد الحرام

۳۸
صح الجواب

حامداً ومصلیاً

قال فی المسائل الملفوظة حدثنا الفقیه صدیق الصدق وق الصلاح الازکی
الاوفی المجتهد المجاور بالمسجد الحرام المتجرد الارضی صدر الدین سعید ثنا
الصالح بهاؤ الدین عثمان بن علی الفارسی قال لقیت الشیخ المفنن المفسر المحدث
المشهور الفضائل نور الدین الخراسانی بمدینة شیراز وکنت عنده وقت الاذان
فلما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل الشیخ
نور الدین رح ابهامی یدیه الیمنی والیسری والمسح بالظفرین احفان عینیه
عند کل تشهد مرة بدء بالموق من ناحیة الانف وختم باللحاظ من ناحیة الصدغ
فقال سألته من ذلک فقال انی کنت افعله من غیر روایة حدیث ثم ترکته
فمرضت عینائی فرأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام فقال لم لم
ترکت مسح عینیک عند ذکری فی الاذان ان اردت ان تبرء عیناک فعد
الی المسح او کما قال فاستیقظت ومسحت فبرئت عینائی ولم یعاودنی مرضهما
الی الآن انتهی مختصرا من شرح مختصر خلیل العلامة الخطاب رحمة الله
وصلی الله تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی اله وصحبه اجمعین
نمقه العبد المفتقر الی الله الشکور عبد الغفور صانه الله عن الآفات والشرور

نقل مکتوب مرغوب محبوب بمع استفتائی چند مسائل ازجناب فیضماب جامع المعقول والمنقول
حاوی الفروع والوصول مقتدای زمان وحید الآوان مجب النوادر مولانا مولوی غلام قادر
صاحب والامراتب زاد مجده ومرتبته که برای من احقر نالائق تحریر کرده ست این نوازشات
ایشان الله تعالی مقبول بارگاه خود گرداناد که از لسان فیض ترجمان خاصان خو صادر
گردیده ست این ست اصل مکتوب واستفتاء نقل اصل مکتوب بمع استفتاء چند مسائل

بخدمت فاضل اجل وعارف کامل مسند آرای اتقاء الشرع مولوی محمد محی الدین
صاحب سلمکم الله تعالی بعد از هدیه سلام مسنون ووداد مشحون کاشف المضمون که

مکتوب

مکتوب سامی اولاً در بہرہ رفتہ از انجا بذریعہ حاجی احمد الدین صاحب در لاہور آمدہ مسرور
الوقت فرمود رسالہ ہای جناب در بہرہ رسیدہ باشند مرا معلوم نیست بعد چند روز
در بہرہ خواہم رفت حسب الارقام سامی استفتای نوشتہ شدہ چونکہ حوالہ ہای کتب معتبرہ
موجود اند حاجت تکثیر دستخطہای نیست خود جناب را روشن ست کہ ہوای زمانہ متغیر
شدہ اعتبار ملایان نماندہ و فہم و ادراک اوشان مخبوط شدہ رای فقیر ہمین ست کہ
ہرگاہ مسئلہ بحوالہ کتب تحریر شند باز احتیاج تصدیق نماند ملایان جاہلان متکبر میشوند کہ
فتوی بدون دستخط ما جاری نمیشود خواہ مخواہ تعویق و تسویف درمیان آرند و افتخار بیہودہ نمایند
زیادہ والسلام

ما قولکم معشر الحنفیۃ سلمکم اللہ تعالی

در تقبیل الابہامین وقت استماع واشہد ان محمدا رسول اللہ در اذان مستحب ست یا سنت
و در ندای انبیاء و اولیاء بلفظ یا و استمداد از انبیاء و اولیاء و استماع مزامیر مع التطریب والجلاجل
و ترک شوارب و وضع الیدین تحت السرۃ در نماز احکام جملہ سوالات مفصل بذیل شرعی بیان
شوند جزاکم اللہ تعالی الجواب بعون الملک الوہاب (ترجمہ شامی ص۲۶۱ ج۱)

تقبیل الابہامین بر وقت شنیدن اشہد ان محمد رسول اللہ از موذن و نہادن بر دو چشم مستحب ست
وعند استماع الشہادۃ الاولی صلی اللہ علیک یارسول اللہ گفتن و در دوم اللہم متعنی بالسمع
والبصر گفتن ہرکس کہ چنین کند صلی اللہ علیہ وسلم او را در جنت داخل خواہد فرمود در کتاب
کنز العباد و قہستانی و در کتاب فردوس ست کہ ہرکس کہ چنین کند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
او را داخل در صفوف جنت خواہد فرمود و در حواشی بحر کہ از رملی ست بحوالہ مقاصد حسنہ تمام
و بکمال تقریر فرمودہ اند جراحی ضعف این حدیث می گوید باکی ندارد چراکہ تصحیح چندین
متقدمین مبنی بر علم اوشان ست و جرح جراحی بر بیعلمی خود ندای ہم ازین جواب
معلوم شد کہ جائز ست و در کتاب بہجۃ الاسرار ص۱۰۲ کہ حضرت غوث الاعظم قدس اللہ
سرہ العزیز فرمودہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ

فرجت عنه ومن توسل بی الی الله عز وجل فی حاجة قضیت له یعنی هر که استغاثه از من کند در سختی از و دور شود وهر که نام مرا بآواز بلند گوید در حالت شدهٔ آن شدت که گشاده شود وهر که مرا وسیله گرداند بوی خداوند عز وجل در حاجتی آن حاجت او روا شود ودر در المختار صنـ ۵۴۳ وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قضیب ونحوه حرام لقوله صلی الله علیه وسلم استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر ای بالنعمة یعنی شنیدن مزامیر حرام است ولذت گرفتن کفران نعمت پروردگار است وشوارب بریدن سنت وگذاشتن تشبه بکفار است در مشکوٰة صـ ۳۷۲ حدیث از عبد الله بن عمر رضی الله عنهما مروی است ودر نماز وضع یدین تحت السرة سنت است امام بغوی رحمه الله تعالی در جامع الاصول از رزین ناقل است که حضرت علی رضی الله عنه فرموده من السنة وضعهما تحت السرة واین حدیث را ترمذی هم آورده ونوشته که امر درین واسع است ودر شامی صنـ ۳۴۴ ج ۱ نیز این حدیث مذکور است ودر تفسیر کبیر بذیل آیهٔ کریمه فصل لربک وانحر نیز از حضرت علی رضی الله عنه مروی است این حدیث را موضوع گفتن هذیان است حرره فقیر غلام قادر عفی عنه

از لاهور مسجد بیگم شاهی بستی دروازه

جواب مسئله چهارم جواب مسئلہ چوتھے کا جو قراءت کرنا یعنی پڑھنا مولود شریف کا سنت ہی اور احادیث صحاح سے ثابت ہی اور بآواز بلند پڑھنا بھی صحیح ہے چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو اشعار متضمن توحید الٰہی ونعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہین صحیح ہی اور عبارت فتح العزیز کی یہہ ہے احکام مسجد کے بیان مین ششم آنکه در مسجد حتی المقدور خرید وفروخت ودیگر معاملات دنیا مثل اجاره واستصناع نکند ومردم را باید که در مسجد قبل از نماز جمعه حلقه حلقه نشسته بسخنان دنیا وهزلیات بیفائده وذکر اخبار امرا وسلاطین نشوند بلکه همه بر شکل نماز متوجه بقبله نشسته مشغول بذکر باشند وچیزی گم شده را در مسجد بآواز بلند نجویند بلکه آواز خود را بلا موجب در مسجد بلند نکنند

حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین عفی عنه

واطفال بیہوش را ومجنونان را در مسجد در آمدن ندہند وسلاح در مسجد نیارد و در ازدحام مضائقہ
ندارد و مصادمہ نکنند وخانہ جنگی ننمایند وفقیران را در مسجد سوال کردن ودادن فقیران را اگر در
مسجد سوال کنند مکروہ ست تا باین فعل خوگر نشوند وخواندن اشعار در مسجد ممنوع ست مگر شعری
کہ متضمن توحید باریتعالی است ونعت پیغمبر علیہ السلام یا مشتمل بر وعظ ونصایح باشد الخ انتہی
کذا فی التفسیر فتح العزیز فی سورۃ البقر اور اس بیان مولود شریف مین دس وصل مرتب ہوئے
وصل اول دربیان مولود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل دوم دربیان فضل
آباواجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل سوم بیان خیر القرون کا جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے لسان حق ترجمان معجز بیان سے فرمایا ہی احادیث صحاح سے ثابت ہی وصل
چہارم دربیان اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل اپنا منبر پر کھڑا ہوکر کیا ہی وصل
پنجم دربیان صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توریت اور انجیل مین ہی وصل ششم دربیان منع
حکم تکفیر بروالدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بر جمیع آبای وی صلی اللہ علیہ وسلم تا آدم علیہ
السلام بلکہ زندہ ہونا اور ایمان لانا والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض محققین محدثین کے
نزدیک ثابت ہی اور فقہا سے بھی ثابت ہی وصل ہفتم دربیان احیای انبیا علیہم السلام وسماع موتی
مسلمین ثابت ہی احادیث سے وصل ہشتم دربیان آنکہ مولود شریف بدعت حسنہ ہی یا سیئہ
وصل نہم دربیان قیام کرنا عند ذکر مولدہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل دہم دربیان
استفتاء علماء حرمین شریفین کا جو فاضل اتم عالم اجل مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہ آبادی
نے کتاب الدرر المنظم فی حکم مولد النبی المعظم مین لکھا ہی

وصل اول

دربیان مولود شریف یعنی ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو احادیث صحیح سنن جامع الترمذی سے
ثابت ہی باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن البشار العبدی اخبرنا وہب بن
جریر اخبرنا ابی قال سمعت محمد بن اسحاق (ای وقت الولادت) یحدث عن المطلب ابن عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ
عن ابیہ عن جدہ قال ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل وسال عثمان بن عفان

وصل اول

قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد قال ورایت خذق الطیر اخضر محیلا ہذا حدیث
حسن غریب لانعرفہ الامن حدیث محمد بن اسحٰق انتہی کذا فی سنن جامع الترمذی ترجمہ حدیث
شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
ذکر بیان فرمایا ہے اسطرحپر کہ ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا ہین اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال قصہ اصحاب فیل کا واقع ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انت اکبرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکبر منی وانا اقدم منہ یعنی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھہ سے بڑے ہین لیکن پیدائش مین مین
مقدم ہون انتہی معنی حدیث سنن جامع الترمذی این ست دربیان ولادت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ گفت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باینطریق کہ پیدا شدم من ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم درسالیکہ قصہ اصحاب فیل واقع بود وگفت وسوال کرد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ از قباث بن اشیم کہ تو کلان ہستی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس گفت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم از من کلان ست ومن در پیدائش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش بودم انتہی

وصل دوم دربیان آبا واجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ مین صلب پاک اور مکرم سے ہون چنانچہ احادیث سے ثابت ہے چنانچہ شفاء
قاضی عیاض جلد الاول مین ہے وعن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمٰعیل واصطفی من ولد اسمٰعیل بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش
بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم قال الترمذی وہذا حدیث صحیح وفی حدیث ابن عمر رواہ الطبری
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ اختار خلقہ فاختار منہم بنی آدم ثم اختار بنی آدم فاختار
منہم العرب ثم اختار العرب فاختار منہم قریشا ثم اختار قریشا فاختار منہم بنی ہاشم ثم اختار بنی ہاشم

فاختارنی

صفحہ ۱۰۱ کشوری
وگفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنی در نزد ذکر صالحین نزول رحمت ست پس در ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از بہم اولی واحق است از حق تعالیٰ

وصل دوم

فاختارنی فلم ازل خیارا الا من احب العرب فبحبنی احبہم ومن ابغض العرب فببغضی ابغضہم
وعن ابن عباس رضؓ ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح
ذلک النور وتسبیح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی صلبہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاہبطنی اللہ تعالی الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی
صلب ابراہیم ثم لم یزل اللہ تعالی ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاہرۃ حتی اخرجنی من
بین ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط ویشہد بصحۃ ہذا الخبر شعر العباس المشہور فی مدح النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی اخبرنا محمد بن
مصعب فا الاوزاعی عن ابی عمار عن واثلۃ ابن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش
بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم ہذا حدیث صحیح انتہی کذا فی السنن جامع الترمذی من نفسہ وعن
واثلہ بکسر مثلثہ بن الاسقع وسین مہلہ وقاف صحابی مشہور ست قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل بدرستی خدا یتعالی برگزید کنانہ را بکسر کاف کہ از
اسمعیل بچند واسطہ ست بعد از اسمعیل و پیش از قریش ست بدو واسطہ واصطفی قریشا من کنانۃ
و برگزیدہ قریش راکہ اولاد نضر بن کنانہ ست مشہور در تسمیہ قریش آنست کہ آن نام دابہ بحریہ ست
کہ در غایت قوت و زور ست و در صحاح از ابن عباس رضی اللہ عنہما آوردہ کہ گفت قریش را از آن
جہت قریش نام کردند کہ در دریا ماہی ست کہ آنرا قریش میگویند میخورد او ماہیان را و نمی خورد او را ہیچ
ماہی و غالب و بلند نمی گردد بروی ہیچ یکی از انہا و وجوہ دیگر نیز در قاموس مذکور ست واصطفی من قریش بنی
ہاشم و برگزید از اولاد قریش ہاشم و پسران او را واصطفانی من بنی ہاشم و برگزید مرا از پسران ہاشم پس وی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدگان و خلاصہ خلاصہا باشد رواہ مسلم و فی روایۃ الترمذی
ان اللہ اصطفا من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفے من ولد اسمعیل بنی کنانۃ و در روایت ترمذی
اینقدر زیادہ کردہ کہ خدایتعالی برگزید از اولاد ابراہیم اسمعیل را بعد از ان از اولاد اسمعیل کنانہ را

وصل سوم

الخ انتہی کذا فی الشیخ عبدالحق الدہلوی فی الشرح المشکوٰۃ جلد الرابع **وصل سوم** در بیان خیر القرون
جو احادیث صحاح سے ثابت ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُعثتُ من خیر قرون
بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری انتہی کذا فی المشکوٰۃ عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا گفت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم برانگیختہ شدہ وفرستادہ شدہ ام من از بہترین طبقات فرزندان آدم قرنی بعد از قرنی یعنی
در ہر قرن در صلبہای پدران می گشتم وقرن طبقہ مردم در یک زمان کہ قریب یکدیگر باشند چنانکہ
صحابہ وتابعین وتبع تابعین امثال آن وہر اول خیر قرون بنی آدم ہر طبقہ ایست کہ پدران آنحضرت در آن
طبقہ بودند وآنحضرت در اصلاب آنہا بود چنانکہ بعد از اسمعیل علیہ السلام کنانہ بود وقریش بود وبعد
از وی ہاشم بود حتی کنت من القرن الذی کنت منہ تا آنکہ شدم از قرنی کہ شدم از وی ومعنی خیریت
محمول ست بر خصائل حمیدہ وفضائل شریفہ کہ در متعارف عقلاء اہل کرم را مدح کنند نہ باعتبار
دین وایمان کذا قالوا واین در قرون ست اما آبای کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ہمہ
ایشان از آدم تا عبداللہ طاہر ومطہر اند از دنس کفر ورجس شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہ ام از
اصلاب طاہرہ بارحام طاہرہ ودلایل دیگر کہ متاخرین علمای حدیث آنرا تقریر وتحریر نمودہ اند
ولعمری این علمی ست کہ حق تعالی سبحانہ مخصوص گردانیدہ ست باین متاخرانرا یعنی علم آبا واجداد
شریف آنحضرت ہمہ بر دین توحید واسلام بودہ اند واز کلام متقدمین لایح میگردد کلام برخلاف آن
وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ویختص بہ من یشاء وخدا تعالی اجرای خیر دہد شیخ
جلال الدین سیوطی را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ اند وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر
وباہر گردانیدہ ست وماشاء اللہ کہ این نور پاک را در حالی ظلمانی پلید نہ نہند ودر عرصات آخرت
بہ تعذیب وتحقیر آبا او را مخزی ومخذول گرداند رواہ البخاری انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ..

وصل چہارم

جلد الرابع **وصل چہارم** در بیان اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل اپنا
منبر پر کھڑا ہو کر بیان فرمایا ہی جو احادیث صحاح سے ثابت ہی حدیث ترمذی شریف کی یہہ ہی

حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا ابو احمد سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الله بن الحارث
عن المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الی رسول الله صلی الله علیه و کانه سمع شیئا
علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله علیک السلام قال انا محمد بن عبد الله بن
عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیرهم ثم جعل فرقتین فجعلنی فی خیرهم ثم جعلهم قبائل
فجعلنی فی خیرهم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا وخیرهم نفسا هذا حدیث حسن و
قد روی عن سفیان الثوری عن یزید بن ابی زیاد نحو حدیث اسمعیل ابن ابی خالد عن
عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب انتهی کذا فی سنن الترمذی عن العباس انه جاء
الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم و روایت ست از عباس رضی الله عنه که آمد بسوی
آنحضرت صلی الله علیه وسلم یعنی خشمگین فکانه سمع شیئا پس گویا که عباس شنیده بود
چیزی را از طعن کافران در شان آنحضرت صلی الله علیه وسلم و میگفتند جزوی از کبرای عرب
مستحق تر بودند به نبوت از وی صلی الله علیه وسلم پس آنحضرت خواست که شان
خود را بایشان بنماید تا بدانند که چه عظیم است شان وی و اشرف است نسب وی
صلی الله علیه وآله و وی اولی واحق ست از غیر خود فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی المنبر
فقال پس بایستاد آنحضرت بر سر منبر پس گفت من انا میدانید که من چه کسم فقالوا
انت رسول الله پس گفتند صحابه تو رسول خدائی قال گفت برای اظهار شرف
نسب و کرامت خود انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب و عبد المطلب بغایت عظیم و شریف
و مشهور بود در عرب ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیرهم بدرستیکه خدا تعالی
پیدا کرد خلق را یعنی جن و انس را و احتمال دارد که ملائکه نیز داخل باشند و این احتمال
ظاهر تر است از جهة عموم خلق پس گردانید مرا در بهترین خلق که نوع انسان است
و بهتر و فاضل تر از غیر خود ثم جعلهم فرقتین پس گردانید آدمیان را دو گروه عرب
و عجم فجعلنی فی خیرهم قبیلة پس گردانید در بهترین ایشان است که عرب اند ثم جعلهم قبائل

پستر گردانید عرب را قبیله قبیله پس گردانید مراد ر بهترین قبائل عرب کے قریش اند
ثم جعلهم بیوتا پستر گردانید ایشان را خانه خانه فجعلنی فی خیرهم بیوتا پس گردانید
مرا در بهترین خانهای ایشان که خانه هاشم است فانا خیرهم نفسا پس من بهترین
عرب ام یا بهترین آدمیان ام از روی ذات وخیرهم بیتا و بهترین ایشانم از روی
خانه پس مستحق تر باشم از همه به نبوت و کتاب و اینجا معلوم میشود که پیغمبر صلی الله علیه وسلم
صاحب نسب عظیم میباشد چنانکه از حدیث هرقل معلوم میگرو واین تفهیم ایشان والزام
ایشانست بر گمان ایشان که چرا قرآن نازل نشد و نبوت قرار نیافت بر مرد
دیگر از عظمای عرب والا نبوت فضل خدا است بسبب ونسب متعلق نیست چنانکه
در قرآن مجید میفرماید الله اعلم حیث یجعل رسالته ومیفرماید والله یختص برحمته
من یشاء والله ذو الفضل العظیم وکان فضل الله علیك عظیما رواه الترمذی
وعن ابی هریرة قال قالوا گفت ابی هریره گفتند صحابه یا رسول الله متی وجبت لك النبوة
کی ثابت مرترا نبوت ودر کدام وقت نامزد گشتی قال وآدم بین الروح والجسد گفت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم ثابت شد مرا نبوت وحال آنکه آدم میان روح وجسد بود
یعنی خلقت آدم تمام نشده بود وروح او بجسد متعلق نشده بود کنایت از سبق وتقدم
است رواه الترمذی وعن العرباض بکسر عین وسکون را وضاد معجمه در آخر بن ساریة
بسین مهمله وکسر رای وبه تحتانیه صحابی ست از اہل صفه واز جمله بکائین است که نازل
شده در شان ایشان کریمه ولا علی الذین اذا ما اتوك لتحملهم الآیه عن رسول الله
میکند از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم انه قال انی عند الله مکتوب گفت آنحضرت
صلی الله علیه وسلم بدرستی که من نزد خدای تعالی نوشته شده ام خاتم النبیین
ختم کننده پیغمبران که بعد از من پیغمبری نباشد وان آدم لمنجدل فی طینته وبدرستی
آدم هر آئینه افتاده بود بر زمین در گل خود وسرشت خود وطینت پاره از گل و

بمعنی خلقت و جبلت نیز آید و حاصل این معنی آنچه مشهور است بر زبانها بلفظ نبیا آدم
بین الماء و الطین و در روایت کنت نبیا از کتابت یعنی نوشته شده ام من پیغمبر و حال
آنکه آدم میان آب و گل بود یعنی مخلوق نشده بود اینجا میگویند که از سبق نبوت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم چه مراد است اگر علم و تقدیر الهی است نبوت همه انبیا را شامل
است و اگر بالفعل است آن خود در دنیا خواهد بود جوابش آنست که مراد اظهار نبوت
او است صلی الله علیه وآله وسلم پیش از وجود عنصری وی در ملائکه و ارواح چنانکه وارد شده
است اسم شریف او بر عرش و آسمانها و قصور بهشت و غرفهای آن و بر سینه های حور العین
و برگهای درختان جنت و درخت طوبی و برابروها و چشم های فرشتگان و بعضی از
عرفا گفته اند که روح شریف وی صلی الله علیه وآله وسلم نبی بود در عالم ارواح که تربیت
ارواح میکرد چنانکه درین عالم به جسد شریف مربی اجساد بود و به تحقیق ثابت شده است
خلق ارواح قبل اجساد والله اعلم و ساخبرکم باول امری و سر انجام است که خبر دهم
شما را به نخست کار خود دعوة ابراهیم اول امر من دعای ابراهیم است علیه السلام که برسالت من
کرده بود چنانکه کریمه ربنا وابعث فیهم رسولا منهم الایة بران دلالت دارد و بشارة عیسی و نیز
اول کار من خبر خوش دادن عیسی علیه السلام چنانکه در قرآن میفرماید و مبشرا برسول یاتی من بعد
اسمه احمد؛ و رویا امی التی رأت حین وضعتنی و نیز در اول کار من خواب دیدن مادر من است
که دید هنگامی که زائید مرا و قد خرج لها نور اضاء لها قصور الشام و تحقیق برون آمد برای
مادر من روشنائی که روشن شد مر او را ازان کوشکهای شام چنانکه در اخبار آمده است که در
وقت زائیدن آنحضرت نوری از آمنه ظاهر شد که خانهای ولایت شام نمایان گشت و گفته
اند که این در بیداری بود پس مراد برویا رویای عین است و خواب دیدن آمنه پیش از ولادت
بود که فرشته در خواب آمد و گفت که میدانی که تو حامل شده به بهترین امت و پیغمبر خدا رواه
شرح السنة و رواه احمد عن ابی امامة من قوله ساخبرکم الی آخره و روایت کرده است احمد این را

امام احمد از ابی امامہ از قول وہی ساجز بکلم تا آخر حدیث را کہ در شرح السنۃ از عرباض بن ساریہ
روایت کردہ است نکردہ انتہی کذا فی الشیخ شرح المشکوۃ جلد الرابع ترجمہ تخریج کی ترمذی نے
مطلب ابن ابی وداعۃ سے کہ حضرت عباس کچھہ مذمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کفار سے سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے سو حضرت ممنبر پر
چڑھے اور فرمایا کہ مین کون ہون لوگون نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ علیک السلام ہین
آپ نے فرمایا کہ مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون تحقیق اللہ تعالی نے خلقت کو پیدا
فرمایا اور بہترین خلق سے مجھہ کو بنایا پھر دو گروہ کئے سو مجھکو بہترین گروہ مین رکھا
پھر قبائل بنائے اور مجھہ کو افضل قبیلہ مین پیدا فرمایا پھر گھرانے جدے کئے
سو مجھکو اللہ تعالی نے باعتبار گھرانے کے افضل کیا ہے اور ذاتی شرافت بھی عطا
فرمائی ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور تخریج کی ترمذی ہی نے عباس بن
عبد المطلب سے کہا عبد المطلب نے کہا مین نے یا رسول اللہ کہ قریش بیٹھے ہوئی آپس مین
اپنے حسب ونسب کا ذکر کر رہے تھے سو آپ کی ایسی مثال انھون نے بیان کی
کہ جیسے ایک درخت کھجور کا گھورے کوڑہ جمع کئے ہوئے پر نکل آوے پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کو پیدا فرما کر دو
چھانٹین مجھہ کو اعلی گروہ مین رکھا پھر کنبے چھانٹے اور مجھکو افضل کنبہ مین رکھا پھر
گھرانے چھانٹے اور مجھہ کو برگزیدہ گھرانے مین پیدا کیا سو مین بہتر ہون سب سے
باعتبار اپنی ذات کے بہی اور گھر کے بہی۔ کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے اور
تخریج کی دلائل مین بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا خطبہ پڑہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
بن قصی بن کلاب مرہ بن کعب بن لوی بن غالب فہر بن مالک بن النضیر بن کنانہ
بن خزیمۃ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار اور جب جگہ آدمی فرقے ہوئے ہین اللہ تعالی

نے مجھ کو فضل فرقہ میں رکھا سو پیدا ہوا میں باپ اپنے سے اور مجھ کو جاہلیت کی بے
احتیاطی نے ذرا بھی نہیں چھوا اور زمانہ آدم سے میرے ماں باپ تک میری پیدائش
نکاح سے ہے نہ زنا سے سو میں بہتر ہوں اپنی ذات سے بھی اور باعتبار نسب کے بھی
اللہ پاک برتر زیادہ جاننے والا ہے اور اوسی کا علم کامل تر ہے اور روایت ہے میسرہ
جنبے و ابوہریرہ سے کہ میں دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی ہوئے
فرمایا جب کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنے آدم کے روح کو جسد سے علاقہ
نتھا یہ الفاظ احمد کی روایت کے ہیں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اوس کی روایت
کی اور ابونعیم بھی اس کو اپنے تاریخ میں لائے اور حاکم نے اس کے تصحیح کے اور
اصابہ میں یہہ لکھا کہ اس کی سند قوی ہے اور علامہ حافظ ابن رجب حنبلی نے لطائف
مین لکھا کہ بعضون نے میسرہ کے حدیث مین لفظ کنت کی جگہہ کتبت نبیا کا روایت
کیا ہے یعنی کب حاصل او ثابت ہوے نبوت اور یہہ کتب کتابت سے ہے کونسے
نہیں انتہی - مین کہتا ہون ایسے ہی ہم کو ابو عمرو اسمعیل بن نجید کے حدیث کے ٹکڑہ
مین روایت ملی ہے اور اسکی سند میسرہ تک ہے کہ کب آپ نبی فرمایا کہ لکھا گیا
مین اسحال مین کہ آدم روح اور جسد مین تھے اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپکو
نبوت کب واجب ہوئی یعنی کب نبوت حاصل ہوئی فرمایا جب کہ آدم درمیان
روح اور جسد کے تھے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور لکھا یہ حدیث حسن ہے - اور
روایت ہے سے جو عامر بن شراحیل کوفی تابعی ہے کہ جنکی کنیت ابو عمرو ہے
کہا کہ حضرت کی خدمت مین ایک شخص آیا ر شاید کہ عمر رضی اللہ عنہ تھے) اور اگر
پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پاک نبی ہوے ہین آپنے فرمایا کہ
جب آدم درمیان روح اور بدن کے تہا اور اوسی وقت مجھ سے میثاق لیا گیا
اور ابونعیم جو صنابحی سے روایت لکھتا ہے اوسمین یہہ ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ

نے آکر یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کب بنے گئے کہا جبکہ آدم روح اور جسد کے
اودہر مین ہاہے۔ روایت کیا ہے اس کو ابو عبد اللہ محمد بن سعد نے بروایت جابر جعفی
کے اور وہ ضعف ورشعی ہے اور حفاظ نے اوسکو ترک کر رکھا ہے لیکن شعبہ نے
اوسکی توثیق کی ہے سو شاذ کے درجہ مین ہوگیا اور ابوداؤد نے کہا کہ میری کتاب
مین سوائے حدیث سہو کے اور کوئی جابر جعفی سے نہین چنانچہ ابن رجب نے اس
روایت کو ذکر کیا ہے سو یہ یعنی حدیث مرسل شعبی کی باوجود ضعف کے حدیث عمر
رضی اللہ عنہ سے قوت پاکر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ آدم کا پتلا بنایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس پتلہ سے نکال کر نبی بنایا اور میثاق لیا گیا پھر آدم کی پشت
ہی مین لوٹا دئے گئے پھر اپنے وقت پر پیدا ہوئے کہ جو اللہ تعالی نے وقت
معین فرما رکھا تھا سو حضرت اس معنی کر پیدائش مین بھی سب سے اول ہین
یہ مضمون مواہب لدنیہ اور اوسکی شرح سے مختصر طور پر خلاصہ کر کے لکھا گیا **وصل پنجم**
دربیان کہ صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توریت مین ہے
اور احادیث صحاح سے ثابت ہے حدیث صحیح بخاری شریف کے وسنن الدارمی
کے مشکوٰۃ شریف وشرح مشکوٰۃ مین وعن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ ابن عمرو
بن العاص قلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التورٰیۃ قال اجل واللہ
انہ لموصوف فی التورٰیۃ ببعض صفتہ فی القران یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا
ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم
بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا
رواہ البخاری وکذا الدارمی المراد یکفر عن عطاء عن ابن سلام نحوہ وذکر حدیث ابی ہریرہ
نحن الاخرون فی باب الجمعۃ انتہی کذا فی المشکوٰۃ فی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

صفحہ ۱۰۰ یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ وانزلت علی فیہ ... وصل پنجم ... عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التورٰیۃ ببعض

الکتب قبل مبعثه اخبرنا الحسن بن الربیع حدثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابی صالح قال
قال کعب نجده مکتوبا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب
بالاسواق ولا یجزی بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویغفر وامته الحمادون یکبرون الله
عز وجل علی کل نجد ویحمدونه فی کل منزلة ویتازرون علی انصافهم ویتوضؤن علی اطرافهم
منادیهم ینادی فی جو السماء صفهم فی القتال وصفهم فی الصلوة سواء لهم باللیل دوی کدوی
النحل ومولده بمکة ومهاجره بطیبة وملکه بالشام حدثنا عبد الله بن صالح حدثنی خالد هو
ابن ابی هلال عن هلال بن اسامة عن عطاء بن یسار عن ابن سلام انه کان یقول
انا لنجد صفة رسول الله صلی الله علیه وسلم انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذیرا و
حرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیته المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب بالاسواق ولا یجزی بالسیئة مثلها ولکن یعفو ویتجاوز ولن اقبضه
حتی نقیم الملة المتعوجة بان تشهد ان لا اله الا الله یفتح به اعینا عمیا واذ
انا صما وقلوبا غلفا قال عطاء بن یسار اخبرنی ابو واقد اللیثی انه سمع کعبا یقول
ما قال ابن سلام انتهی کذا فی سنن النسائی عن عطاء بن یسار بفتح تحتانیه وتخفیف
سین مهمله از مشاهیر تابعین وکبار علمای ایشان است مولی میمونه رضی الله عنهما
قال لقیت عبد الله بن عمرو بن العاص گفت ملاقات کردم عبد الله بن عمرو بن العاص را
قلت اخبرنی عن صفة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی التورية گفتم خبر ده مرا از بعضی صفات
پیغمبر خدا که در توریت مذکور است ظاهرا عبد الله بن عمرو توریت خوانده بود یا از
آنحضرت شنیده باشد یا از بعضی اهل کتاب که ایمان آورده بودند وبوده وی رضی الله
عنه از اهل علم وکتابت وعالم بکتب سابقه وخوانده بود آنها را ومی نوشت احادیث
رسول الله صلی الله علیه وسلم ووی کثیر الاحادیث است مثل ابو هریره وابو هریره میگفت
که فرق میان من وعبد الله بن عمرو همین است که وی می نویسید احادیث را ومن

نوشتن نمی دانم پس او را حفظا عطا کرد چنانکه در حدیث دیگر آمده است قال گفت عبد الله
بن عمرو اجل بفتح همزه و جیم از حروف تصدیق است بمعنی نعم یعنی آری خبر میدهیم آترا بصفت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم که در توریت است والله انه لموصوف فی التورية بخدا بدرستی
آنحضرت وصف کرده شده است در توریت ببعض صفه فی القرآن به بعضی صفات
وی که مذکور اند در قرآن درین آیت یا ایها النبی انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ای
گرامی پیغمبر بدرستی ما فرستاده ایم ترا شاهد بر احوال امت و مبشر او خرخوش دهنده مطیعان
را و نذیرا و ترساننده از عذاب مر عاصیان را وحرزا للامیین و پناه مر عرب را حرز بکسر
حا و سکون رای مهمله نیز جای استوار که پناه دهد مراد بامیین عرب اند زیرا که در غالب خواندن
و نوشتن ندانند و یا آنکه منسوب القری اند که نام مکه است و تخصیص بعرب به جهت آنست
که مبعوث در ایشان و از قوم ایشان است و به جهت تحفظ ایشان از سطوت عجم و اگر
حرز از غوائل شیطانی و آفات نفس مراد دارند وجود شریف وی صلی الله علیه وسلم پشت
و پناه عالمیان است و بعضی گفته اند که مراد حفظ قوم او است از استیصال و نزول عذاب
بر ایشان مادامی که وی در ایشان است چنانکه در قرآن مجید میفرماید وما کان الله
لیعذبهم وانت فیهم وانت عبدی تو ای محمد بنده خاص منی که در حقیقت بندگی
خاص هیچکس با تو شریک نیست و رسولی و تو رسول منی و فرستاده منی بخلق
سمیتك المتوکل نام کرده ام من ترا متوکل که همه کارهای خود را بمن سپرده و قطعا
بر حول و قوت نایستاده لیس بفظ اینچنین متوکل که نیست درشت لا غلیظ و نه درشت
سخن ولا سخاب به تشدید خا معجمه و نه فریاد کننده فی الاسواق تخصیص ببازار بجهت
عرف و عادت است که در آنجا شور و غوغا بسیار می باشد و صخاب بصاد نیز آمده
است ولا یدفع بالسیئة السیئة و دور نمیکند بدی را بر بدی یعنی هر که بوی بدی کند به
بدی جزای وی نمیدهد ولکن یعفو و یغفر و لیکن درمیگذرد و می پوشد بلکه احسان

میکند ولن یقبضہ اللہ حتیٰ یقیم بہ الملۃ العوجاء وقبض نمیکند روح او را خدای تعالی
تا آنکہ راست میگرداند و ہدایت میکند بوجود وی قوم کج وگمراہ را بان یقولوا راست
گردانیدن ملت کج باین است کہ بگویند ایشان لا الہ الا اللہ ومتصف شوند بتوحید
ویفتح بہا اعیناً عمیاً ومیکشاید خدائی تعالی باین کلمہ چشمہای کور را وآذاناً صماً ومیکشاید گوشہائے
کر را وقلوباً غلفاً ودلہای را کہ نمی فہمند و یاد ندارند چیزی را گویا در غلاف ودر پردہ اند
رواہ البخاری وکذا رواہ الدارمی عن عطاء عن ابن سلام نحوہ وہمچنین روایت کردہ است
این حدیث را دارمی از عطاء بن یسار از عبد اللہ بن سلام مانند این حدیث کہ روایت کردہ است
بخاری از عطاء از عبد اللہ بن عمرو ذکر حدیث ابی ہریرۃ نحن الآخرون فی باب الجمعۃ وذکر
کردہ شد حدیث ابی ہریرہ کہ در فضائل آنحضرت است ودر اول او لفظ نحن الآخرون است
در باب جمعہ انتہی کذا فی الشیخ شرح المشکوۃ جلد الرابع وصل ششم در بیان منع حکم تکفیر بر
والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بر جمیع آبای وی صلی اللہ علیہ وسلم تا آدم علیہ السلام و
زندہ شدن والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وایمان آوردن ایشان بوی صلی اللہ علیہ وسلم
نزد بعضی محققین ومحدثین ثابت است واز فقہاء رحمہم اللہ نیز ثابت است چنانچہ عمدۃ المحدثین
شیخ عبد الحق دہلوی سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ در کتاب خود شرح سفر السعادت آوردہ است
ودر سبل السلام نیز آوردہ است وفرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کنید قبور را کہ مذکر
موت است وگفتہ اند کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی زندہ گردانید مادر وپدر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم را پس ایمان آوردند بوی صلی اللہ علیہ وسلم پس ازان بمیرانید وبعضی این حدیث را تصحیح نمودہ اند
وگفتہ اند کہ قصہ زیارت ومنع از استغفار پیش ازین بودہ ودرین باب منع کردہ اند از اطلاق کفر
بر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بر جمیع آبای وی صلی اللہ علیہ وسلم تا آدم علیہ السلام و
در مشکوۃ از بیہقی مرسلا آوردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ زیارت والدین خود کند
یا یکی ازان دو را ہر روز جمعہ آمرزیدہ شود مر او را و نوشتہ شود او را بار و استغفار وتصدق برای

ایشان نیز ہمین حکم دارد و فرمود صلی اللہ علیہ وسلم چون گورستان بہ بینید بگوئید السلام علیکم اہل
الدیار من المومنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون لنسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ وترمذی از
ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می آرد کہ گذشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقبوری کہ در مدینہ
بودند پس روی مبارک بجانب آنہا آورد وگفت السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا
ونحن بالاثر ومسلم از عائشہ رضی اللہ عنہا آوردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در آخر شب نصف
شعبان بہ بقیع بیرون آمد وگفت السلام علیکم دار قوم مومنین وایاکم ماتوعدون غدا موجلون و
انا انشاء اللہ بکم للاحقون ونیز آمدہ السلام علی اہل الدیار من المومنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین
منا والمستأخرین وانا انشاء اللہ بکم للاحقون ودر خواندن آیۃ الکرسی وسورۃ الاخلاص یازدہ
بار ومعوذتین وفاتحہ ویٰسین وتبارک الذی نیز اخبار وآثار آمدہ است انتہی کذا فی شرح سفر السعادت
قولہ قالت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا فی یوم الجمعۃ وقت العصر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سرورا
فدخل فی حجرتی سألت ماسرورک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیہ السلام اذا مررت بقبر
امی فیقول جبریل علیہ السلام قال اللہ تعالی اترید یا حبیبی متی شئت حتی احیی لک فقلت بلی فقال
ونظرت الی قبر امی فخرجت من قبرہا فقالت یا ولدی انت رسول اللہ وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم ماتت انتہی کذا فی فوز شاہی الباب الاول فی بیان
انہ یحرم التکلم فی احد من اصول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالا یلیق ۔ اخرج ابو علی ابن شاذان
فیما رواہ المحب الطبری والبزار فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال دخل ناس من قریش علی صفیۃ
بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاہلیۃ فقالت صفیۃ منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا تنبت النخلۃ او الشجرۃ فی الارض الکبا بکسر الکاف والقصر الکناستۃ فذکرت ذلک صفیۃ لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغضب وامر بلالا فنادی فی الناس فقام علی المنبر فقال ایہا الناس من انا قالوا
انت رسول اللہ قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال فما بال اقوام ینزلون اصلی فواللہ
انی لافضلہم اصلا وخیرہم موضعا رواہ الحافظ السیوطی فی مسالک الحنفاء رحمہ اللہ تعالی او فیہ واخرج الحاکم

عن ربيعة بن الحارث قال بلغ النبي صلى الله عليه وسلم ان قوما نالوا منه فقالوا انما مثل محمد كمثل نخلة نبتت في كناسة فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ان الله خلق خلقه فجعلهم فرقتين فجعلني في خير الفرقتين ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا ثم قال انا خيركم قبيلة وخيركم بيتا (وفيه) واخرج ابن حبيب في تاريخه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان عدنان ومعد وربيعة ومضر وخذيمة واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم الا بخير (واخرج ابن سعد في الطبقات من مرسل عبد الله بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا مضر فانه كان قد اسلم (و) رواه السهيلي مسندا (واخرج ابو بكر محمد بن خلف المعروف بوكيع قال اسحاق بن بن داؤد بن عيسى المروزي بسنده عن سعد بن ابي وقاص عن عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسبوا ربيعة ولا مضر فانهما كانا مسلمين (وقال العلامة الطحطاوي الذي ينبغي اعتقاده حفظ الوالدين الكريمين من الكفر وان الله تعالى احياهما حتى آمنا به صلى الله عليه وسلم قال ولا ينبغي ذكر هذه المسئلة الا مع مزيد الادب انتهى (ونحوه في رد المحتار (قلت واستعمال الابتغاء في الوجوب وعدمه في الحرمة شائع (وسئل القاضي ابو بكر بن العربي احد ائمة المالكية عن رجل قال ان آباء النبي صلى الله عليه وسلم في النار فاجاب من قال ذلك ملعون لقوله تعالى ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة قال ولا اذى اعظم من ان يقال عن ابيه انه في النار ولا يخفى على كل لغوي ان لفظ الاب يطلق على جميع الاصول قال الله تعالى ملة ابيكم ابراهيم الى غير ذلك (وفي شرح الموطا للباجي رحمه الله تعالى انه يحرم ايذاء النبي صلى الله عليه وسلم ولو بفعل مباح مستدلا بقول النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد علي كرم الله وجهه ان يتزوج ابنة ابي جهل انما فاطمة بضعة مني واني لا احرم ما احل الله ولكن والله لا تجتمع ابنة رسول الله وابنة عدو الله عند رجل ابدا فجعل حكمها في ذلك حكمه انه لا يجوز ان تؤذي بمباح (قال جل ذكره فاعتبروا يا اولي الابصار (واخرج ابن عساكر في تاريخه من طريق يحيى بن عبد الملك بن ابي غنية حدثنا نوفل ابن الفرات وكان عاملا لعمر بن عبد العزيز رضي الله عنه قال كان رجل من كتاب الشام مامونا عندهم استعمل رجلا

کفرا وحدا علی اختلاف المذاہب (وبالجملۃ فلا ینبغی ذکر ہذہ المسئلۃ الامع حسن الاعتقاد ومزید الادب
ولیست من المسائل التی یضر جہلہا او یسائل عنہا فی القبر او فی الموقف (واما ان ذکرت مع سوء ادب
او فساد اعتقاد فلا شبہۃ فی حصول الضرر حفظنا اللہ تعالی بمنہ وفضلہ (وفی الحدیث الشریف
خصلتان لیس فوقہما من الخیر شئی حسن الظن باللہ وحسن الظن بعباد اللہ وخصلتان لیس فوقہما من الشر
شئی سوء الظن باللہ وسوء الظن بعباد اللہ وقال اللہ تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و
من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (فان قلت حسن الظن او ضدہ وصف قلبی لا دخل لہ فی العمل
(قلت بل لہ دخل عظیم فی العمل بل عمل القلب اقوی الاعمال لان الایمان الذی ہو اساس کل عمل محلہ
القلب لا یدخلہ الریاء والسمعۃ ولان اعمال الجوارح صور لاعمال القلوب فلولا ان لہ وجودا نفسیا
معتدا بہ لما قال اللہ تعالی وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ ولما قال الشاعر
ان الکلام لفی الفواد وانما ٭ جعل اللسان علی الفواد دلیلا ٭ (فظہر ان اعمال الجوارح منوطۃ و
مرتبۃ علی اعمال القلوب (وبینہما تلازم کلی من جہۃ انہ لا یتاتی فی الوجود الخارجی عمل الاختیاری الا
لیسبق عمل نفسی واللہ اعلم الباب الثانی فی بیان الاجوبۃ عما ورد فی حقہما (قد تقرر انہ یجرم
قطعا ان یقال ان الابوین الشریفین فی النار (وتحرر ان ہذا القول یفضی الی الطرد عن رحمۃ اللہ
تعالی (فما ورد من الاحادیث فی ذلک وہی حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیت شعری ما فعل ابوای
فنزلت ولا تسئل عن اصحاب الجحیم وحدیث انہ استغفر لامہ فضرب جبرئیل فی صدرہ وقال لا تستغفر
لمن مات مشرکا وحدیث انہ نزل فیہما ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین وحدیث انہ
قال لابنی ملیکۃ امکما فی النار فشق علیہما فدعاہما فقال ان امی مع امکما وحدیث انہ استاذن فی
الاستغفار لامہ فلم یؤذن لہ وحدیث ابی وابوک فی النار (فللعلماء فی ترک اعتمادہ مجال کبیر فذہب
جماعۃ الی انہا کلہا منسوخۃ کما اجابوا بذلک عن الاحادیث الواردۃ فی اطفال المشرکین انہم فی
النار (وقالوا الناسخ لاحادیث اطفال المشرکین قولہ تعالی ولا تزر وازرۃ وزر اخری
(ولاحادیث الابوین قولہ تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (افادہ فی مسالک الحنفاء

(وقد اشار الی رجحانه الامام الفخر الرازی رحمۃ اللہ تعالی کما ستعرفه (وجزم به الحافظ السیوطی شکر
اللہ سعیه فی المقامة السندسیة حیث قال قد وقفت علیها باسرها و بالغت فی جمعها وحصرها
فاکثرها مابین ضعیف ومعلول والصحیح منها منسوخ بما ورد من النقول (وقال فی الرسالتین
المذکورتین فانظر الی هذه الاسرار المودعة فی نظم القرآن والمناسبات المبتدعة فی ترتیب
الفرقان من کون الجملتین فی الفریقین مقترنتین فی آیة واحدة متعاطفتین متناسقتین فی النظم
البلیغ (قال ولم یصح فی ام النبی صلی اللہ علیه وسلم سوی حدیث انه استاذن فی الاستغفار لها
فلم یؤذن له ولم یصح فی ابیه الاحادیث مسلم خاصة علی ما سیأتی فیه انتهی (قوله والصحیح منها
منسوخ النسخ فی اللغة الازالة وفی الشرع بیان انتهاء الحکم السابق فهو مختص بالاحکام الشرعیة
المکلف بها (وحینئذ لا یظهر هذا الکلام (وقد یقال ان النص یکون لافادة العمل والاعتقاد
والاعتقاد ارجح فی المقصود من النص فمن ترک الصلوٰۃ لا یکفر ومن جحدها یکفر (وقد فرضت
الصلوٰۃ لیلا وابتداؤها من الظهر فالاعتقاد سبق العمل (هذا کله فی علم الاصول ولکن القول
بمثله ههنا بعید وکذلک الحمل علی النسخ اللغوی خفی فاولی ان یقال ان ما اعل من هذا الاخبار
فی حیز الضعف والضعیف کله انما یجوز العمل به بشروط ذکرت فی الدر المختار وحواشیه
فی آداب الوضوء وما ظن صحته من هذه الاخبار فالآیة الکریمة وامثالها تکفی فی ضعفه (وبتقریر
آخر اذا التعارض نصان واحدهما اقوی فالاخذ بالاقوی منهما (وبالجملة فاحادیث هذا الباب الموردة
فیما لا یلیق ساقطة الاعتبار (کما حققه شیخنا السید یوسف الغزی حفظه اللہ تعالی (فان قالت
الاستدلال علی النسخ بالآیة المذکورة ونحوها انما یأتی علی مذهب الاشاعرة لا علی مذهب الماتریدیة
(قلت ستعرف الجواب عنه فی الباب الثالث ان شاء اللہ تعالی (ومما یقوی ما اوردناه کما ستقف
علیه ما فی مسالک الحنفاء من روایة الحاکم وصححه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه حین سئل صلی اللہ علیه
وسلم عن ابویه فقال ما سألتهما ربی فیعطینی فیهما وانی لقائم یومئذ المقام المحمود (فهذا الحدیث
ذکره جمع من الحفاظ واقروه بل استند الوابه علی نجاة الابوین الکریمین کالامام السهیلی والامام

السیوطی والامام الشعرانی رحمہم اللہ تعالی (وقد تقرر فی علم المصطلح ان الحدیث الصحیح اذا عارضہ دلیل آخر ہو ارجح منہ وجب تقدیم ذلک الدلیل کما افادہ استاذنا العلامۃ المحقق السید یوسف الغزی فی حاشیتہ رسالتہ فی علم المصطلح حفظہ اللہ تعالی بان العلم بتأخر احدہما من المرجحات ویسمی المتاخرون بالناسخ وہو المعمول بہ ویسمی المقدم بالمنسوخ فان لم یدر عین المتقدم من عین المتاخر فالعمل علی ارجحہما متنا او سندا بکثرۃ الرواۃ او قوۃ صفاتہم التی لہا دخل فی الرجحان فان لم یوجد مرجح وجب التوقف حتی یظہر مرجح انتہی (ودلیل المتاخر ھنا اظہر من الشمس فی رابعۃ النہار کیف والحدیث صریح فی انہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطیہ ربہ ماسالہ فی والدیہ عند قیامہ المقام المحمود یوم یخبر لہ الرب الجلیل ماوعدہ بہ ویخاطبہ بقول یسمع لک وسل تعطہ واشفع تشفع انتہی کذا فی سبل السلام فی حکم آباد سید الانام (واما حدیث لیت شعری ما فعل ابوای فنزلت الآیۃ وہی ولا تسأل عن اصحاب الجحیم فہو مردود من اربعۃ اوجہ (احدہا من جہۃ السند فانہ لم یخرج فی شئی من کتب الحدیث المعتمدۃ وانما ذکر فی بعض التفاسیر بسند منقطع لا یحتج بہ ولا یعول علیہ وقد تقرر فی علم الحدیث ان سبب النزول حکمہ حکم الحدیث المرفوع لا یقبل منہ الا الصحیح المتصل الاسناد لا ضعیف ولا مقطوع (وہذا السبب لا یعرف لہ فی الدنیا اسناد صحیح انتہی بقلیل زیادۃ قلت وشرط الحدیث الصحیح ہو ما اشار الیہ شیخنا علامۃ الوجود السید یوسف الغزی حفظہ اللہ تعالی فی منظومتہ فی علم المصطلح بقولہ منہا الصحیح وہو ما قد اتصل سندہ ولم یشذ او یعل * یرویہ عدل ضابط عن مثلہ * معتمد فی ضبطہ وعدلہ * انتہی الوجہ الثانی قد صح فی ابی طالب انہ اہون اہل النار عذابا لقرابتہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم وبرہ بہ مع امتداد عمرہ وامتناعہ عن طاعتہ وامرہ فلوکان والدہ کما زعم لکان اولی بہذہ المزیۃ من ابی طالب لان اکرامہ تعالی فی والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اسر لہ واقر لعینیہ لکونہما اشد من ابی طالب قربا واکد حبا واقوی برا واقصر عمرا فمعاذ اللہ ان یظن بہما انہما فی الجحیم ہذا لا یفہمہ من لہ ادنی ذوق سلیم (الوجہ الثالث من جہۃ البلاغۃ واسرار البیان کما افادہ فی المسالک وذلک ان الآیات من قبل ہذہ الآیۃ ومن بعدہا کلہا فی الیہود من قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی

التی انعمت علیکم الاٰیتین (فتبین ان المراد باصحاب الجحیم کفار اہل الکتاب وقد ورد ذلک مصرحا به فی الاثر اخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر فی تفاسیرہم عن مجاہد قال من اول البقرۃ اربع اٰیات فی نعت المؤمنین وآیتان فی نعت الکافرین وثلاث عشرۃ آیۃ فی نعت المنافقین ومن اربعین آیۃ الی عشرین ومائۃ فی بنی اسرائیل قال السیوطی اسنادہ صحیح (و) مما یؤید ذلک ان السورۃ مدنیۃ واکثر ماخوطبت فیہا الیہود انتہی (و) لذا استبعد حملہ علی الابوین فی التفسیر الکبیر ولم یصدر بہ فی انوار التنزیل (و) قال العلامۃ ابو السعود رحمہ اللہ تعالیٰ وحملہ علی نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن السؤال عن حال ابویہ مما لا یساعدہ النظم الکریم انتہیٰ (ا) لوجہ الرابع مخالفۃ لاصول الاشاعرۃ والماتریدیۃ الاٰتی ذکرہا (و) یرشح ما قلناہ من حیث المناسبۃ ما ذکرہ فی المسالک والمقامۃ السندسیۃ ان الجحیم اسم لما عظم من النار کما ہو مقتضی اللغۃ والاٰثار فقد اخرج ابن ابی حاتم عن ابی مالک احد التابعین فی قولہ تعالیٰ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم قال الجحیم ما عظم من النار (و) اخرج ابن جریر وابن المنذر فی قولہ تعالیٰ لہا سبعۃ ابواب قال اولہا جہنم ثم لظی ثم الحطمۃ ثم السعیر ثم سقر ثم الجحیم ثم الہاویۃ قال والجحیم فیہا ابو جہل انتہی فیا ایہا الزاجر لنفسہ المستعد للجواب عند حلولہ فی رمسہ اما کان لک مما تلوناہ سبیل ناجح اما سمعت کلام الائمۃ الذین کل منہم لو وزن بالجبال فہو علیہا راجح کلا واللہ ان الجحیم لا تلیق الا بمن عظم کفرہ وعاند عن علم ویقین او اشتد ایذاوہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ فیما جاء بہ من الاٰیات والکتاب المبین **بیت**

جوابا بہ تنجو اعتمد فوربنا ؛ لعن عمل اسلفت لا غیر تسئل ؛ انتہی کذا فی سبل السلام (فان قلت) بقیت عقدۃ واحدۃ وہی ما نسب الی الفقہ الاکبر من قولہ ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر وابو طالب عمہ مات کافرا فاحلل لنا ہذہ العقدۃ قلت مستعینا باللہ تعالیٰ ہذہ العبارۃ مشتملۃ علی جملتین ولکل منہما حکم مستقل عقلا ونقلا بلا مین غیر انا نقتصر علی شرح العبارۃ الاولی لخفائہا دون العبارۃ الثانیۃ لظہور معناہا (فنقول) قولہ ماتا علی الکفر الخ قال شیخ مشایخنا العلامۃ الطحطاوی معزیا للعلامۃ ابن حجر المکی نور اللہ مضجعہما معناہ انہما ماتا فی زمن الکفر ولیس معناہ اتصافہما بالکفر

انتہی (قلت فہو علی حد قولہ تعالی واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان ای فی زمن ملکہ
(وہذا شائع ذائع فی کلام العرب والبلغاء فافادان فی الکلام حذفا وتقدیرا واستعارۃ تبعیۃ فی الحرف
ولکن ینبغی ان یکون ہناک مضاف آخر محذوف مستفاد من وجہ الشبہ والتقدیر ما تا فی زمن تمکن
الکفر من الناس لتأخر ذلک الزمن جدا وبعدہ عن زمن عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام بستمائۃ سنۃ رواہ
العلامۃ الشہاب محشی البیضاوی رحمہ اللہ تعالی عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ (قال وفی روایۃ
بخمسمائۃ وخمسین وانما عبر بالکفر لیفید ما قلناہ وان الکفر فی ذلک الزمن قد ملأ الارض مشارقہا
ومغاربہا ولیس علی وجہ الارض اذ ذاک من یوحد الخالق سبحانہ الا نفر متفرقون فی الارض وقلیل ماہم
فغایۃ ما دلت علیہ العبارۃ ان الوالدین الکریمین لم یدرکا بعثۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہما من اہل
الفترۃ فصریح النص لم یدل علی حکم غیر ہذا ولم یفد نجاۃ ولا غیرہا الا ان جانب النجاۃ یترجح لیکون موافقا
لما اجمع علیہ الماتریدیۃ والاشاعرۃ من ان الوالدین الکریمین من قسم اہل الفترۃ الناجین بیقین کما
ستقف علیہ بل الذی ینبغی ان یترجح جانب التوحید لیکون موافقا للاصل المروی عن الامام وہو
لا عذر لعاقل فی الجہل بخالقہ فقد نص علی ان الوالدین الکریمین لم یجہلا خالقہما کما ستعرفہ فی الباب
الذی بعدہ انشاء اللہ تعالی فحینئذ یحصل التطابق بین الکلامین (وہذا ہو الالیق بجلالۃ امام الائمۃ
وقدوۃ اعیان الامۃ تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ بحبوحۃ جنتہ (وہذا القدر یکفینا فی ہذا المبحث (ثم بدا
الی مسلک آخر یبتنی علی ما ذکرہ صاحب القاموس رحمہ اللہ تعالی من ان الکفر بفتح الکاف تعظیم
الفارسی ملکہ فلم لا یجوز ان یستعمل فی التعظیم المطلق عن القید المذکور ثم یقید بتعظیم الخالق تعالی مجازا
مرسلا بمرتبتین وعلیہ فالمعنی ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی تعظیم اللہ تعالی فان
لفظ ال ینوب عن المضاف الیہ وبہ ایضا یقع التطابق ویحصل التوفیق بین کلامی الامام من غیر
افتقار الی مرجحات خارجیۃ وباللہ التوفیق (لا یقال ہذہ الاحتمالات لبعیدۃ عما یفیدہ جوہر اللفظ
لانا نقول احتمال ان المراد من قول الامام الامر المکروہ البعد ونسبتہ الیہ ابعد (فان قلت ربما قامت
الادلۃ الصریحۃ فی ذلک ان الامام قلت سبحان اللہ من ہذا الکلام اتری ان غیر الامام ابی حنیفۃ

من المحدثين والفقهاء علموا ضعيف تلك الاحاديث ومعلولها وناسخها ومنسوخها كما مرّ نحره وابا حنيفة جهل ذلك هذا غلط كبير بل شرط الامام فی الحدیث ابلغ من شرط الشیخین البخاری ومسلم فروایة الحدیث عنه اعز وصحة الحدیث عنده اعوز لانه یشترط ماشرطه غیره من المحدثین ویزید علیهم التذکر وعدم النسیان کما نص علیه شیخنا فی حاشیة علم المصطلح وتشهد له کتب المذهب فافهم والله اعلم (وبذلک علی ماقلناه تغییر العبارة اذ لو کان مراده انهما کافران لجمع الکل وقال ماتوا کافرین فتأمل فی الفرق بین العبارتین واراد ان یبین الفرق فی الحکم بین ابی وبین الوالدین الشریفین علی وجه فیه دقة لان دقائق الامام الاعظم ونکات ابی حنیفة النعمان المقدم ادق من ذلک لایفهمها الاذو ذوق سلیم وطبع مستقیم فلایجوز ان تؤخذ اقوال ذلک الامام الکبیر بالجزاف ویخبط فیها خبط عشواء بالعباد واعتساف (ثم بعد رسمی للجواب تطاعت عسی ان اظفر بمؤید من الملک الوهاب بنقل من تالیف اولی الالباب فبعد ایام عثرت بحمد الله تعالی علی نقل صریح وجواب مریح فی رسالة السرور والفرح للعلامة الساجقلی الحنفی رحمه الله تعالی وشکر سعیه حیث قال فما معنی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی فی الفقه الاکبر ووالدا رسول الله صلی الله علیه وسلم ماتا علی الکفر وابوطالب عمه مات کافرا قلت لیس معناه ان والدیه ماتا علی الکفر حقیقة بل علی الکفر مجازا وهو لایضرهما لانهما آمنا بالخالق ولم یوجب ابوحنیفة رحمه الله تعالی علی اهل الفترة الاالایمان بالخالق لان مالایستقل به العقل وهو ماعدا معرفة الخالق من الشریعة لایضر الجهل به زمن الفترة واما معرفة الخالق فتجب (وهذا هو المراد بقول الامام لاعذر لاحد فی الجهل بخالقه کما صرح به صاحب التلویح العلامة الثانی المولی التفتازانی و یجب عند الامام الثواب علی ایمان اهل الفترة بالخالق وابوطالب مات کافرا حقیقة لانه امتنع من قبول دعوته علیه الصلوٰة والسلام فغیر ابوحنیفة رحمه الله تعالی اسلوب العبارة اشارة الی هذا فلو کان المراد من کفر والدیه الکفر حقیقة لقال ووالدا رسول الله وابوطالب عمه ماتوا کافرین کما عرفت (وقال وانما صرح بقوله ماتا علی الکفر لدفع توهم ان دعوة الرسول وصلت الیهما فامتنعا عن الشرک فی العبادات فالمعنی انهما ماتا علی الشرک فی العبادات وهو لایضرهما ولیس ذلک کفرا حقیقة لهما

فوجب لهما الجنة عند ابی حنیفة رحمه الله وغیره (وقال ان قلت کیف یقال انهما ماتا علی الکفر وانهما
فی الجنة وذلک امر عجیب قلت ذلک کعکس ما یقال ان فرعون مات علی الایمان وانه من اهل النار
لحدوث ایمانه حال البأس قال الله تعالی فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا (وقال
فالعجب من علی القاری صنع رسالة فی الام المکروه وصدره بالمنقول عن الفقه الاکبر ولم یدر ان المراد
بالکفر فیه الکفر مجازا وهو لا یضرهما کما عرفت واتی باخبار آحاد فی الام المکروه مع انها قابلة للتاویل
علی ان العمل باصول الفقه اولی من العمل باخبار الاحاد فلعل البرودة اثرت فی راسه فاختل عقله
انتهی کلام الساجقلی (اقول قوله بل علی الکفر مجازا فسره هو فی غیر هذا الموضع من الرسالة المذکورة بانه
یسمی ذلک کفرا مجازا تشبیها له بالکفر الذی لا یتحقق الا بعد دعوة الرسول (قلت ویوضحه ما یاتی
عن ابن الهمام ان اطلاق الطاعة والمعصیة قبل ورود امر اونهی مجاز من اطلاق الشیٔ علی ما یؤل الیه
انتهی وقوله لانهما آمنا بالخالق سیتضح لک فی الباب الذی بعده انشاء الله تعالی واما قوله انهما ماتا علی
الشرک فی العبادة ففیه نظر لانه لم یرد فیهما نقل بذلک فمن این لنا انهما کانا یعبدان الاصنام
کغیرهما بل ذکر العلامة الزرقانی فی شرح المواهب معزیا للعلامة المحقق السنوسی والتلمسانی محشی
الشفا انه لم یسبق لوالدیه شرک وکانا مسلمین کسائر اصوله صلی الله علیه وسلم لانه علیه الصلوٰة والسلام
انتقل من اصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة ولا یکون ذلک الا مع الایمان بالله تعالی وما قاله
المؤرخون قلت حیاء وادب انتهی (اقول وهذا کله علی تقدیر ثبوت تلک العبارة فی الفقه الاکبر
عن الامام الاعظم (وقد جنح الافاضل من العلماء الکبار الی ان هذه العبارة مدسوسة علی الامام
(قال العلامة المحقق السید الطحطاوی رحمه الله تعالی فی حاشیة الدر المختار وما فی الفقه الاکبر من
ان والدیه صلی الله علیه وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام ویدل علیه ان النسخ المعتمدة منه
لیس فیها شیٔ من ذلک (قال الفهامة المدقق ابن الحجر المکی فی فتاواه والموجود فیها ذلک لابی حنیفة
محمد بن یوسف البخاری لا لابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی وعلی تسلیم ان الامام قال ذلک فمعناه
انهما ماتا فی زمن الکفر کما مر وهذا لا یقتضی اتصافهما به کیف والله تعالی یقول وتقلبک فی الساجدین

والمراد بالساجدین مایعم الساجدات ای انتقالک من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات انتہی (وہذا یرد علی ابی حبان من جہۃ حصرہ تفسیر الآیۃ المذکورۃ بما ذکر فی الرافضۃ) وقد بالغ فی الرد علیہ ابن حجر المذکور بکلام یطول شرحہ ھنا وشنع علی من نقلہ عنہ واقرہ علیہ فراجعہ ان شئت فی شرح المواھب (وکذا فسر الآیۃ بما ذکرہ الطحطاوی وابن حجر جمع من ائمۃ اہل السنۃ کالامام الفخر الرازی وحافظ السنۃ السیوطی رحمہما اللہ تعالی ویاتی بقیۃ الکلام علی ہذا المبحث فی الباب الخامس ان شاء اللہ تعالی فقد استبان لک بما ذکر عن العلامتین ان تلک العبارۃ لا اصل لہا عن الامام الاعظم وناھیک بہا امامۃ وجلالۃ وشاھدی عدل اما احدہما فابو حنیفۃ زمانہ والآخر الشافعی فی عصرہ واوانہ (وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وکائن من مسئلۃ دست علی الائمۃ الکبار کالشیخ الاکبر قدس سرہ الاعطر والشیخ الشعرانی وحماد المحدث کما مر ویؤیدہ من جہۃ العقل انہ لا غرض للامام فی ذکر ہذہ المسائلۃ علی الوجہ الذی ظن انہ یتعلق بہا اصل من اصول الدین الذی یخشی من السکوت عنہ ضیاع اوزلل ام عبادۃ فیحصل بالصمت عنہ فساد او خلل۔
(فائدۃ مناسبۃ لما نحن فیہ ذکر صاحب القاموس ما نصہ ابو حنیفۃ کنیۃ عشرین من الفقہاء اشہرہم امام الفقہاء النعمان انتہی فتنبہ (فان قلت اخبرنا عما علقہ الشیخ ابو المنتہی علی ہذہ العبارۃ فی شرحہ الفقہ الاکبر حیث قال ہذا رد علی من قال ماتوا علی الایمان وہم الروافض انتہی کذا فی سبل السلام
وصل ہفتم در بیان حیات انبیاء علیہم السلام از جملہ احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوات اللہ علیہم بعد از عموم نصوص قرآنی در حیات زمرہ شہدا و مقاتلین فی سبیل اللہ این حدیث است کہ ابو یعلی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون واز آنچہ بخصوص اثبات حیات سید کائنات کند علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات والتسلیمات این حدیث است کہ مشہور و معروف است ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام ولیکن علما اختلاف کردہ اند کہ این فضیلت عظمی عام است مر ہر کسی را کہ بشرف تسلیم بر سید کائنات علیہ افضل التسلیمات مشرف است خواہ

زائر قبر شریف بود یا غائب از آنحضرت کبری در هر مکان که باشد یا آنکه مخصوص است بزوار قبر شریف وحضار آنمکان منیف بعضی علما بران رفته اند که این فضیلت مخصوص زائران ونصیب حاضران است بقرینه قیدیکه در روایت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ آمده است ما من احد یسلم علی عند قبری وتحقیق کلام بر وجهیکه بعضی فضلائی متاخرین نموده اند آنست که فرستادن سلام بر سید انام صلی اللہ علیہ وسلم بر دو نوع است یکی آنکه قصد بوی دعا وسوال از جناب ذو الجلال عز اسمہ است بنزول سلام و ورود رحمت بر حضرت رسالت خواه بلفظ خطاب یا بصیغۂ غیب خواه قایل آن حاضر آن درگاه بود یا غائب آگاه چنانکه گویند السلام علی محمد یا گویند السلام علیک یا رسول اللہ واین نوعی است که بعضی علما از مخصوص جناب رسالت داشته اند ومنع اطلاق آن کرده بر غیر الا بطفیل وتبعیت ونوع دیگر آنکه مقصود از وی تحیت واکرام است که زایر بعد از وصول بقبر شریف گوید همچنانکه داخل مجلس بر اہل مجلس سلام گوید واین کیفیت خصوصیت بآنحضرت عظمی ندارد بلکه سلام بحکم شریعت مستدعی ومستوجب جواب ورد سلام است بر مسلم بیواسطه مشافهه گوید یا بواسطه رسول ونائب فرستد وشارع علیہ الصلوٰة والسلام احق واولی است برعایت ادای این واجب واگر این حکم یعنی رد سلام در نوع اول نیز ثابت شود دور نیست وامتیاز نوع ثانی به ثبوت شرف قرب وتشریف خطاب بود واما آنچه در حدیث دیگر آمده که حق سبحانہ تعالی بحبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرموده هرکه از امت تو یکبار بر تو سلام فرستد من ده بار بر وی سلام فرستم ظاهر آنست که آن مخصوص بنوع اول باشد کذا قالوا ونسائی باسناد صحیح از ابن مسعود رضی اللہ عنہ می آرد که آنحضرت فرمود صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ فرشتگان خلق فرمود که سیاح اند در زمین وسلام امت مرا بمن میرسانند واین در حق غائب است واما آنکه حاضر است در وی دو حدیث آمده یکی دلالت دارد که آنحضرت سماع سلام وی میکند وبنفس نفیس خود متکفل رد سلام وی میشود چنانچه مدلول حدیث سابق است ونیز از ابن عمر آمده من صلی علی فی قبری رددت علیہ ومن صلی علی فی مکان آخر بلغونیہ وحدیث دیگر آنکه دال است که درینحالت نیز ملکی موکل است که ابلاغ سلام بر آنسرور میکند

ومتکفل وی میشود روایت است از ابوهریره رضی الله عنه ما من عبد یسلم علی عند قبری الا وکل الله
بها ملکا یبلغنی وکفی امر آخرته ودنیاه وکنت له شهیدا وشفیعا یوم القیمة ووجه توفیق آن
توان بود که جریان سنت الهی عز اسمه بر آن بود که ملکی در حضرت رسالت موکل شده باشد که تبلیغ
تسلیمات بندگان کند چنانچه در بارگاه ملوک وسلاطین معهود است وباوجود آن بعضی بندگان مخلص
وخاصگان مقرب بلکه نامه شکسته دلانرا بنفس نفیس خود نیز بر وسلام وجواب کلام تشریف
وتکریم میفرموده باشند فیاحبذا سعادت من فاز بذلک ذلک فضل الله یوتیه من یشاء مصرعه
همه خواهند ترا تا تو کرا میخواهی ؛ وعبد الحق که از اکابر ائمه حدیث است در احکام صغری باسناد
صحیح از ابن عباس رضی الله عنهما می آرد که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده هیچ احدی بقبر برادر
مؤمن خود که اورا در دنیا میشناخت نگذرد وبروی سلام نکند مگر آنکه آن برادر روی اورا
بشناسد ورد سلام وی بکند وابن عبد البر این حدیث را روایت کرده وتصحیح نموده چنانچه
ابن تیمیه آنرا نقل کرده است باندک تفاوتی در لفظ ونیز امام عبد الحق در کتاب عافیت از حدیث
عایشه رضی الله عنها روایت میکند ما من رجل یزور قبر اخیه فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم
وابن ابی الدنیا از ابوهریره روایت آورده که اگر بقبر آشنائی بگذرد بشناسد واگر سلام کند رد
سلام کند البته سمهودی گوید که احادیث درین معنی بسیار است ومیگوید که هرگاه این معنی در
آحاد امت وعموم مؤمنین متحقق باشد فکیف بسید المرسلین وصفوة المتقین صلی الله علیه وآله وسلم
اجمعین بارزی در توثیق عری الایمان از سلیمان بن سحیم می آرد که گفت آنحضرت را صلی الله علیه و
آله وسلم در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول الله اینها که بزیارت تو می آیند وبر تو سلام میکنند سلام
ایشان می شنوی فرمود نعم وارد علیهم گفت آری میشنوم وجواب ایشان نیز میگویم وابن نجار از
ابراهیم بن بشار روایت میکند که گفته است در سالی از سالها حج کردم وبزیارت سید المرسلین بمدینه
آمدم چون بقبر شریف رسیدم وسلام کردم از داخل آواز شنیدم که میگویند وعلیک السلام وامثال
آن از اولیاء الله وصلحای امت بسیار منقول است وباتفاق علما در حیات آنحضرت بعد از وفات

شبهه نیست وهمچنین سایر انبیا علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام درقبور زنده اند بحیاتی کامل تر وتحقیقت
تر از حیات شهدا که درکلام مجید ازوی خبر داده است وکیف لا وآنحضرت سید الشهد است واعمال
شهدا درمیزان اوست فرموده است صلی الله علیه وسلم علمی بعد وفاتی کعلمی فی حیاتی رواه الحافظ المنذری
وابن عدی فی الکامل وابو یعلی بنقل ثقات از انس بن مالک می آرد قال قال رسول الله صلی الله
علیه واٰله وسلم الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون وبیهقی از روایت انس می آرد وتصحیح میکند که
الانبیاء لایترکون فی قبورهم بعد اربعین لیلة ولکنهم یصلون بین یدی الله حتی ینفخ فی الصور
بیهقی گوید که اگر بصحت رسد که لفظ حدیث همین است مراد آن بود که حیات ایشان درقبر دائم
ومستمر است ولیکن درمدت اربعین محال نماز وعبادت ظاهر نبود ونیز بیهقی گوید که شواهد بر
حیات انبیاء علیهم السلام از احادیث صحیحه بسیار است بعد از ان ذکر کرده حدیث مرور ان بموسی
علیه وعلی نبینا الصلوٰة والسلام ووی نماز میگذارد درقبر خود واحادیث دیگر که درملاقات
آنحضرت با نبیا ونماز گذاردن او با ایشان ورود یافته سلام الله علیهم اجمعین ونیز بیهقی میگوید
که مبنای جمیع این احادیث برآنست که حق سبحانه وتعالی برانبیا علیهم السلام بعد از موت ایشان
رد ارواح میکند وایشان پیش خدا زنده اند مثل شهدا انتهی کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب
بدانکه سماع موتی سلام وکلام احیارا ثابت است باحادیث از جمله همان احادیث
حدیث قلیب است که مذکور است در صحیحین که پس از جنگ بدر صحابه کرام رضی الله عنهم کشته های
قریش را در قلیب یعنی چاهی که سنگ کاری نشده بود انداخته وآنحضرت صلی الله علیه وسلم
آمد وبرلب آن چاه ایستاده شد واز هر کدام را از کشتها نداء وخطاب مینمود ومیفرمود صحابه
کرام را که نمیشنید شما شنواتر قول مرا از ایشان ودیگر حدیث قرع نعال است که مذکور است در
صحیحین یعنی بخاری ومسلم که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده که بدرستی میت میشنود صدای نعال
زندهارا وقتیکه برمیگردند از دفن وی ودیگر از آنحضرت صلی الله علیه وسلم که مذکور است در صحاح
که آنحضرت تشریف می آوردند برای زیارت اهل البقیع ومیفرمود السلام علیکم دار قوم مومنین

یعنی ندا کرده خطاب می نمود پس معلوم شد که میشنیدند و می فهمیدند والا خطاب و ندا نا معقول و عبث میشوند و این خطاب و ندا سنت مستمره است الی یومنا هذا لکن این احادیث چونکه در ظاهر مخالف بودند ازین آیه کریمه که انک لا تسمع الموتی و ازاین آیه کریمه وما انت بمسمع من فی القبور محققین علماء توفیق نموده اند بسه وجه وجه اول این است که مراد ازین دو آیه کریمه زنده های کفار اند نه میت اموات و مراد بعدم سماع ایشان عدم اجابت ایشان است مر حق را و وجه ثانی این است که مراد بموتی دلهای مرده اشقیاء اند و مراد بقبور اجساد ایشانند و مبنای تاویلین بر این است که هر دو آیه کریمه نازل شده اند در حق کفار نه در حق اموات و وجه ثالث این است که مراد بسماع درین دو آیه کریمه سماع بگوش است و مراد بسماع مثبت در احادیث علم روح است و سلام الاحیاء و کلامه و قد روی انه قام النبی صلی الله علیه وسلم علی حافة قلیب فیها قتلی قریش وینادیهم باسمائهم و اسماء ابائهم یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان البر کم انکم اطعتم الله ورسوله انا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر رضی الله عنه یا رسول الله ما تکلم من اجساد لا ارواح لها فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم متفق علیه باب المیت یسمع خفق النعال حدثنا عیاش قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا سعید ح قال وقال لی خلیفة حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال العبد اذا وضع فی قبره و تولی و ذهب اصحابه حتی انه یسمع قرع نعالهم اتاه ملکان فاقعداه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل محمد صلی الله علیه وسلم فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله فیقال انظر الی مقعدک من النار ابدلک الله به مقعدا من الجنة قال النبی صلی الله علیه وسلم فیراهما جمیعا و اما الکافر والمنافق فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لا دریت ولا تلیت ثم یضرب بمطرقة من حدید ضربة بین اذنیه فیصیح صیحة یسمعها من یلیه الا الثقلین انتهی کذا فی الصحیح البخاری و امام عبد الحق که از اکابر ائمه حدیث است در احکام صغری باسناد صحیح از ابن عباس رضی الله عنهما می آرد که

آنحضرت علیہ السلام فرمود ہیچ احدی بقبر برادر مومن خود کہ او را در دنیا می شناخت نگذارد
بروی سلام بکند مگر آنکہ آن برادر آنرا بشناسد و رد سلام کند حدیث درین باب متعدد آمدہ است
انتہی کذا فی مدارج النبوۃ جلد الثانی قسم چہارم باب سیوم وصل پنجم صفحہ ۵۰۷ مطبوعہ کشوری
وقد صح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعا ما من احد یمر بقبر اخیہ المومن وفی روایۃ بقبر الرجل
کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام ولابن ابی الدنیا اذا مر الرجل بقبر یعرفہ
فسلم علیہ رد علیہ السلام واذا مر بقبر لا یعرفہ فسلم علیہ رد علیہ السلام انتہی کذا فی خلاصۃ الوفا فی
بیان اخبار دار المصطفی فی الاحیاء قال ابو سعید الخدری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان المیت یعرف من یغسلہ ومن یحملہ ومن یدلیہ فی قبرہ انتہی کذا فی کنز العباد المیت یعرف من یغسلہ
ویحملہ ویدلیہ فی حفرتہ رواہ حم کنوز الحقائق وردان الاموات ان یتعارفون ویتزاورون فی
فی قبورہم فی اکفانہم ولہذا ندب تحسین الکفن ویعرفون من زارہم ویستانسون بہ ویردون علی
من سلم علیہم انتہی کذا فی غنیۃ المسترشدین فی مذہب امام الشافعی رحمہ اللہ باب حدثنا
محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن خازم قال حدثنا الاعمش عن مجاہد عن طاؤس عن ابن عباس
قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما
فکان لا یستتر من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقہا نصفین فغرز فی
کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم فعلت ہذا قال لعلہ یخفف عنہما ما لم ییبسا قال ابن المثنی و
حدثنا وکیع قال حدثنا الاعمش سمعت مجاہدا مثلہ انتہی کذا فی صحیح البخاری باب عذاب القبر
من الغیبۃ والبول بیان عذاب قبر از غیبت وآلودگی بول غیبت بکسر معجمہ وسکون تحتانیہ
وفتح موحدہ یاد کردن کسی را بہ بدی اگرچہ دروی آن بدی باشد حدثنا قتیبۃ قال حدثنا
جریر عن الاعمش عن مجاہد عن طاؤس عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبرین
فقال انہما لیعذبان گفت ابن عباس گذشت پیغمبر خدا بر دو قبر پس فرمود بتحقیق ہر دو
مردہ درین دو قبر عذاب کردہ می شوند وما یعذبان فی کبیر وعذاب کردہ نمی شوند در گناہی بزرگ

در نظر مردم مبتلا ثم قال بلی پیغمبر دفع دیگر فرمود بلی در گناهی بزرگ در واقع عذاب کرده میشوند
اما احدهما فکان یسعی بالنمیمة اما یکی ازین دو پس بود که سعی میکرد در سخن چینی که حرام است
و در واقع موجب برانگیختن فتنها است و اما احدهما فکان لا یستتر من بوله اما دیگری پس بود
که پرده نمیگرفت از بول خود و آلوده می شد بآن قال ثم اخذ عودا رطبا فکسره باثنتین پیغمبر
گرفت آنحضرت چوبی تر پس پاره کرد آنرا بدو پاره ثم غرز کل واحد منهما علی قبر پس خلاند هر یکی
ازان دو پاره بر قبری ثم قال لعله یخفف عنهما ما لم ییبسا پیغمبر فرمود شاید که تخفیف کرده شود
ازین هر دو عذاب مادامی که خشک نشوند انتهی کذا فی تیسیر القاری شرح البخاری بدانکه نهادن گل و هر سبزه بر گور
نیکو است زیرا که مادام که آن چیز تر است تسبیح میگوید مر میت را انس باشد و در کبیری گفته برکندن کاه و
سبزه از گور نهی است و چون خشک باشد کندن آن مکروه نباشد انتهی کذا فی سند الاسلام
وضع الورود والریاحین علی القبور حسن لانه مادام رطبا یسبح ویکون للمیت بتسبیحه انس ولهذا
کان النبی صلی الله علیه وسلم غرس غصنان فی قبر انسان وقال رفع الله عن صاحبه العذاب
مادام هذا الغصن رطبا وکان النبی صلی الله علیه وسلم مر بقبرین فقال صلی الله علیه وسلم عذاب
یسیر فاخذه بجریدة ای غصن من نخل وشقها بنصفین وغرز فی کل واحد منهما فقال یخفف عنهما العذاب
ما لم یجفا هکذا فی المضمون الغزالی رحمه الله فی فتاوی الکبری شوکة او حشیش نبت علی القبور
فان کان رطبا یکره قلعه وان کان یابسا لا لانه مادام رطبا یسبح ویکون للمیت انس بتسبیحه انتهی
کذا فی کنز العباد وفی ایضا وضع الورد والریاحین علی القبور حسن مادام رطبا یسبح ویکون
المیت بتسبیحه انس ولهذا کان النبی علیه السلام غرس غصنا فی قبر انسان وقال رفع الله عن
صاحبه العذاب مادام هذا الغصن رطبا یسبح ویکون المیت بتسبیحه انس ولهذا کان النبی علیه
السلام مر بقبرین فقال فیهما عذاب لیس فاخذ بجریدة ای غصن من نخل وشقها بنصفین وغرز فی کل واحد
منهما فقال یخفف الله عنهما العذاب ما لم یجفاه وعن الکبری شوکة او حشیش نبت علی القبور فان
کان رطبا یکره قطعه وان یابسا لا لانه مادام رطبا یسبح ویکون للمیت انس بتسبیحه وان تصدق

بقيمته الورد اولا انتهى كذا فى فتاوى معصوميه اهل بخارا وقال الضحاك رحمه الله من زار قبراً يوم السبت قبل طلوع الشمس علم الميت بزيارته قيل وكيف ذلك قال لمكان يوم الجمعة وكذلك فى الليالى المتبركة لاسيما ليلة البراءة لما ان النبى صلى الله عليه وسلم كان احي ليلة البراءة فى البقيع وكذلك فى الازمنة المتبركة كعشر ذى الحجة والعيدين وعاشورا وسائر المواسم فاذا اراد زيارة القبور يستحب ان يصلى فى بيته ركعتين يقراء فى كل ركعة الفاتحة وآية الكرسى مرة والاخلاص ثلاث مرات ويجعل ثوابه للميت يبعث الله تعالى الى الميت فى قبره نورا ويكتب للمصلى ثوابا كثيرا ثم لا يشتغل بما لا يعنيه فى الطريق فاذا بلغ الى المقبرة يخلع نعليه لان النبى صلى الله عليه وسلم راى رجلا يمشى بين القبور فى نعلين فامره النبى صلى الله عليه وسلم بخلعهما ثم يقف مستدبر القبلة مستقبلا لوجه الميت ويقول السلام عليكم يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم لنا سلف ونحن بالاثر انتهى كذا فى كنز العباد وقال الضحاك من زار قبرا يوم السبت قبل طلوع الشمس علم الميت بزيارة قيل كيف ذلك قال لمكان يوم الجمعة فكذلك فى ليالى المتبركة لاسيما ليلة البرات لما ان النبى عليه السلام كان احي ليلة البراءة فى البقيع وكذلك للازمنة المتبركة كعشر ذى الحجة والعيدين وعاشورا وسائر المواسم واذا اراد زيارة القبور يستحب له ان يصلى فى بيته ركعتين يقراء فى كل ركعة الفاتحة وآية الكرسى مرة والاخلاص ثلاث مرات ويجعل ثوابها للميت يبعث الله تعالى الى الميت فى قبره نورا ويكتب للمصلى ثوابا كثيراً انتهى الخ كذا فى فتاوى معصوميه اهل بخارا يكره ايضا قطع النبات الرطب والحشيش من المقبرة دون اليابس كما فى البحر والدار وشرح المنية وعلله فى الامداد بانه مادام رطبا يسبح الله تعالى فيونس الميت وتنزل بذكره الرحمة ونحوه فى الخانية اقول ودليله ما ورد فى الحديث من وضعه عليه الصلوٰة والسلام الجريدة الخضراء بعد شقها نصفين على القبرين الذين يعذبان وتعليله بالتخفيف عنهما مالم ييبسا اى يخفف عنهما ببركة تسبيحهما اذ هو اكمل من تسبيح اليابس لما فى الاخضر من نوع حياة وعليه فكراهة قطع ذلك وان نبت بنفسه ولم يملك لان فيه تفويت حق الميت ويوخذ من ذلك ومن الحديث

ندب وضع ذلک للاتباع ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس ونحوہ وصرح بذلک
ایضا جماعۃ من الشافعیۃ وہذا اولی مما قالہ بعض المالکیۃ من ان التخفیف عن القبرین انما حصل
ببرکۃ یدہ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلم او دعائہ لہما فلا یقاس علیہ غیرہ وقد ذکر البخاری فی صحیحہ
ان بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ اوصی بان یجعل فی قبرہ جریدتان انتہی کذا فی رد المحتار۔

وصل ہشتم در بیان حکم سرور میلاد سرور انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بدانکہ سرور
مولد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدعت حسنہ است وعمل مولد معمول علما و عرفا عالم شیخ ابن حجر
مکی ہیتمی رحمہ اللہ در رسالہ النعمۃ الکبری علی العالم بمولد سید ولد آدم میفرماید اعلم انہ ای ان عمل
المولد بدعۃ لانہ لم ینقل عن احدٍ من السلف من القرون الثلثۃ التی شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بخیر یتہا لکنہا بدعۃ حسنۃ لما اشتملت علیہ من الاحسان الکثیر للفقراء ومن قراءۃ القرآن واکثار الذکر
والصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار السرور والفرح بہ صلی اللہ علیہ وسلم
والمحبۃ واغاظۃ اہل الزیغ والعناد من الزنادقۃ والملحدین والکفرۃ والمشرکین ولاجل ذلک لما
ظہرت بعد ذلک القرون الثلثۃ لم تزل اہل الاقطار فی سائر المدن والامصار محتفلون لعمل المولد
فی شہر فی ولائم مشتملۃ علی کثیرۃ المطاعم والاحسان والصدقات والمبرات مع الاکثار من قراءۃ القرآن
والذکر وقراءۃ مولدہ وما اشتمل علیہ من کراماتہ وکثیر من معجزاتہ واظہار السرور والفرح بہ وایضاً
قال فیہا قال ابن الجزری ولو لم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان وسرور اہل الایمان لکفی وقال
اذا کان اہل الصلیب اتخذوا لیلۃ مولد نبیہم عیدا اکبر فاہل الاسلام اولی واجدر وایضاً قال فیہا
سئل الامام المحقق الولی ابو زرعۃ بن العراقی عن فعل المولد مستحب ہو ام مکروہ وہل ورد فیہ شئی او نقل
فعلہ وعمن یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ واطعام الطعام مستحب فی کل وقت فکیف اذا انضم الی
ذلک السرور بظہور نور النبوۃ فی ہذا الشہر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونہ بدعۃ
کونہ مکروہا فکم من بدعۃ مستحسنۃ بل واجبۃ یعنی اذا لم ینضم لذلک مفسدۃ واللہ موفق انتہی وایضاً
قال فیہا روی ابو لہب عمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقیل ما حالک قال فی النار الا انہ خفف

صفحہ

عتق کل لیلة اثنین وامص من بین اصبعی ہاتین ماء وان ذلک عند اعتاقی لثویبة عند ما بشرتنی بولادة البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن الجزری واذا کان ابولہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ الذی لاخرم فوقہ جوزی فی النار بفرحہ لیلة مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ یسر بمولدہ ویبذل ما یقدر علیہ فی محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما یکون جزاءہ من اللہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ العمیم فی جنات النعیم انتہت عبارة الہیتمی بلفظہا مجدد قرن نہم حافظ احادیث نبوی شیخ جلال الدین سیوطی در رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد می نگارد ان عمل المولد الذی ہو اجتماع الناس وقراءة ما تیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی مبدا امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع من مولدہ من الآیات ثم یمد لہم سماطا یاکلونہ وینصرفون من غیر زیادة علی ذلک من البدع الحسنة التی یثاب علیہا صاحبہا لما فیہ من التعظیم قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم واول من احدث ابن الملک المظفر ابو سعید کوکری ابن زین الدین علی بن بکتکین احد الملوک الامجاد والکبراء الاجواد وکانت لہ آثار حسنة وہو الذی عمر الجامع المظفر بسفح ساقون قال ابن کثیر فی تاریخہ کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل بہ احتفالا ہائلا وکان شہما شجاعا عاقلا عالما عادلا رحمہ اللہ تعالی واکرم مثواہ وایضا دروی می طرازد قال سبط ابن الجوزی فی مراة الزمان حکی ان بعض من حضر سماط المظفری فی بعض الموالید انہ عد فی ذلک السماط خمسة آلاف غنم وعشرة آلاف راس دجاجة ومائة فرس ومائة جمل ومائة الف زبدیہ وثلاثین الف صحن حلوی قال وکان یحضر عندہ فی الموالد اعیان العلماء والصوفیة فیخلع علیہم ویطلبہم انتہی وشیخ الہند در جلد اول میفرماید ثویبہ آن است کہ چون آن حضرت متولد شد بشارت رسانید بابولہب کہ در خانۂ عبداللہ برادر تو پسری متولد شدہ وابولہب اورا بمژدگانی آزاد کرد وامر کرد کہ اورا شیر دہد حق تعالی باین شادی وسرور کہ ابولہب بولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد در عذاب وی تخفیف کرد روز دوشنبہ از وی عذاب برداشت چنانکہ در احادیث آمدہ است ودرینجا سند است اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند وبذل اموال نمایند یعنی

ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وی نازل شدہ چون بسرور وی بمیلاد آنحضرت و بذل
شیر جاریۂ وی بجہت آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلمانان کہ مملو است بمحبت و سرور
و بذل مال در طریق وی چہ باشد ولیکن باید از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنّی و آلات
محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقۂ اتباع نگردد انتہٰی ازین اسناد ہویدا
است سرور میلاد سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام بدعت حسنہ است اما شیخ تاج الدین فاکہانی
کہ از متاخرین مالکیہ است عمل مولد را در کتاب خود مسمی بالمورد فی عمل المولد بدعت مذمومہ
گفتہ است و شیخ سیوطی در رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد رد شبہات وی نمودہ و حجاب
شکوک از چشم محجوبان برآوردہ است حل شبہات از انجا باید طلبید پس ازان باید دانست
کہ بعضی از علما قیام را نزد ذکر مولد سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز مستحسن گفتہ اند قال علی
بن برہان الدین فی سیرۃ الحلبی جرت عادت کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یقوموا تعظیمًا لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ حسنۃ وقال ایضا فیہ وقد
وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ ومقتدی الائمۃ دینًا وورعًا الامام
تقی الدین السبکی وتابعہ علی ذلک مشایخ الاسلام فی عصرہ انتہٰی کذا فی فصل الخطاب وصل انہم

دربیان قیام یعنی ایستادہ شدن در نزد ذکر ولادت باکرامت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم مستحب است قال سید جعفر البرزنجی المدنی رحمہ اللہ فی رسالۃ المولد وقد
استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ ورویۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ
علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ انتہٰی وفی ہذا المقام قال یوسف بن محمد الاہدل رحمہ اللہ وعلی
ذلک کافۃ اہل الحرمین علماؤہم وعوامہم وفیہ من التعظیم للجانب الکریم ما لا یخفی انتہٰی ازین اسناد
پدید است کہ در سرور میلاد سرور انام و قیام عند ذکر اسمہ و مولدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مطاعن
طاعنان طرفین چہ بر مولوی صفوی و مولوی محمد سعید اسلمی وغیرہما وچہ بر سند العلماء وسید
واعظ وغیرہما اصلی ندارند انتہٰی کذا فی فصل الخطاب پوشیدہ نماند کہ بعد از اثبات حیات

حقیقی حسی دنیاوی اگر بعد ازان گویند کہ حق تعالیٰ جسد شریف را حالتی و قدری بخشیدہ است
کہ در ہر مکانی کہ خواہد تشریف بخشد خواہ بعینہ یا بامثال خواہ بر آسمان یا بر زمین وخواہ
در قبر شریف یا غیروی صورتی دارد یا وجود ثبوت نسبت خاص بقبر در ہمہ حال مروی است
انتہی کذا فی مدارج النبوت جلد ثانی از شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ وفی کتاب انسان
العیون فی سیرۃ الامین المامون جرت عادۃ کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یقوموا تعظیماً لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ لا اصل لہا ای لکن ہی بدعۃ
حسنۃ لانہ لیس کل بدعۃ مذمومۃ وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اجتماع الناس
لصلوٰۃ التراویح نعمۃ البدعۃ وقد قال العز بن عبد السلام رحمہ اللہ ان البدعۃ تعتریہا الاحکام
الخمسۃ وذکروا من امثلۃ کل ما یطول ذکرہ ولا ینافی ذلک قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات
الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ای شرعنا ما لیس منہ
فہو رد لان ہذا عام ارید بہ الخاص فقد قال امامنا الشافعی قدس سرہ ما احدث وخالف
کتاباً او سنۃ او اجماعاً او اثراً فہو من البدعۃ الضلالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئاً من
ذلک فہو من البدعۃ المحمودۃ وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ
ومقتدی الائمۃ دیناً وورعاً الامام تقی الدین السبکی وتابعہ علی ذلک مشایخ الاسلام فی عصرہ
فقد حکی بعضہم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد منشد قول الصرصری رحمہ اللہ
فی مدحہ صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وعظم ؎ قلیل لمدح المصطفیٰ الخط بالذہب ÷ علی ورق
من خط احسن من کتب ÷ وان تنہض الاشراف عند سماعہ ÷ قیاماً صفوفاً او جثیاً علی الرکب ÷ فعند
ذلک قام الامام السبکی رحمہ اللہ وجمیع من بالمجلس فحصل انس کبیر بذلک المجلس ویکفی ذلک فی
الاقتداء حروفہ وفی کتاب السیرۃ المحمدیۃ والطریقۃ الاحمدیۃ لمولانا العلامۃ المولوی محمد کرامت العلی
الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ جرت عادۃ کثیر من الناس انہ اذا سمعوا بذکر وضعہ علیہ السلام ان یقوموا
تعظیماً لہ علیہ السلام وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ الشریف من الامام تقی الدین السبکی وتابعہ علی ذلک

مشائخ الاسلام فی عصرہ اھ بحروفہ دفی السیرۃ الشامیۃ جرت عادۃ کثیر من المحبین اذا
سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیماً لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ لا اصل
لہا وقال ذو المحبۃ الصادقۃ حسان زمانہ ابو زکریا یحیی بن یوسف الصرصری رحمۃ اللہ علیہ
فی قصیدۃ من دیوانہ ؎ قلیل المدح المصطفی الخط بالذہب + علی فضۃ من خط احسن من
کتب + وان تنہض الاشراف عند سماعہ + قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب + اما اللہ تعظیما لہ کتب
اسمہ + علی عرشہ یا رتبۃ سمت الرتب + واتفق ان منشدا انشد ہذہ القصیدۃ فی ختم درس شیخ
الاسلام الحافظ تقی الدین ابی الحسن السبکی والقضاۃ والاعیان بین یدیہ فلما وصل المنشد الی
قولہ وان تنہض الاشراف عند سماعہ الی آخر البیت قام الشیخ للحال قائما علی قدمیہ امتثالاً لما ذکرہ
الصرصری وحصل للناس ساعۃ طیبۃ ذکر ذلک ولدہ شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوہاب فی ترجمۃ من
الطبقات الکبری انتہت ومراد ازین قول وہذا القیام بدعۃ لا اصل لہا بدعت حسنہ است چنانچہ صاحب
سیرۃ حلبی بتصریح آن پرداخت ومعنی لا اصل لہا لا نظیر لہا ای فی القرون الثلثۃ باشد ودر بعضی
از اطلاقات علما لا اصل لہا بمعنی لا وجود لہا نیز واقعست کذا افادہ مولانا العلامۃ محمد سلامۃ
اللہ علیہ الرحمۃ وایضاً افاد رحمۃ اللہ علیہ اما عمل مولد پس اگرچہ حدوث این عمل شریف بدین ہیئت
کذائی متعارف نیز بعد انقضائی قرون ثلثہ است ولہذا اطلاق بدعتِ حسنہ بر آن نمودہ اند
چنانچہ از قول امام سخاوی ودیگری از ائمہ دین تصریحش رفت لیکن برای این عمل چون اصلی
بلکہ احوال ثلثہ استخراج کردہ اند وورای این اصول ثلثہ اصل اصلی در قرون اول از تخریج ابن
دحیہ کہ بیانش گذشت نیز مید است اطلاق لا اصل لہا برین بدعت حسنہ باین اعتبار نمیتوان
کرد بخلاف قیام کہ ہرچند این ہم از بدعت حسنہ است لیکن چون برای آن اصلی بمعنی متعارف
مستخرج نشد اطلاق لا اصل لہا برین بدعت حسنہ نمودند وہمین است تفادتی در عمل مولد وقیام
اگرچہ ہردو از بدعات حسنہ وامور مستحبہ موافق تحقیق وتدقیق اکابر دین ہست انتہی کذا فی
الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم وصلی اللہ دہم دربیان استفنار

علماء حرمین شریفین کا جو فاضل اتم عالم اجل مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہ آبادی نے کتاب الدر المنظم فی حکم مولد النبی المعظم میں لکھا ہے یہہ ہی وافاد العلامۃ مولانا وشیخ شیخنا عبد اللہ سراج الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ رحمۃ اللہ علیہما اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم عند قراءۃ المولد الشریف توارثہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ والحکام من غیر نکیر منکر ولا رد راد ولہذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ ویکفی اثر عبد اللہ بن مسعود ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن واللہ ولی التوفیق والہادی الی سواء الطریق حررہ خادم الشریعۃ والمنہاج عبد اللہ بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفسر المحدث بالمسجد الحرام وسئل مولانا العلامۃ الشیخ جمال مفتی مکۃ المکرمۃ عن القیام عند ذکر ولادتہ ہل ہو ادب لا باس ام بدعۃ مذمومۃ بینوا لنا الجواب فاجاب بقولہ القیام عند ذکر مولدہ الاعطر جمع من السلف استحسنہ فہو بدعۃ حسنۃ الخ وسئل مولانا العلامۃ الشیخ عبد الرحمن سراج عن القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم اہو بدعۃ سیئۃ ام امر مستحب او غیر ذلک بینوا توجروا فاجاب بقولہ القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ومستحسن کما ہو مختار علماء الحرمین والروم ومصر والشام من مقلد الائمۃ الاربعۃ المجتہدین وان کان علی سبیل المحبۃ ولم یکن علی سبیل الالتزام واللہ سبحانہ اعلم امر برقمہ خادم الشریعۃ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامداً ومصلیاً مسلماً (مہر: عبد الرحمن سراج) وکتب بعد ذلک مولانا مولوی رحمۃ اللہ سلمہ اللہ اصاب من اجاب (مہر: رحمۃ اللہ) وکتب بعد ذلک مفتی المالکیۃ ابو حجی بسیونی الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی من لا نبی بعدہ رب زدنی علماً اما بعد فقط طلعت علی ہذا السؤال وما حررہ مفتی الاحناف بمکۃ المشرفۃ فی الحال ہو عین الصواب والموافق للحق بلا شک ولا ارتیاب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وکتب وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ مولانا محمد سعید بن محمد بابصیل بعد ذلک ان القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل انہ مندوب وقیل انہ بدعۃ حسنۃ لان البدعۃ تنقسم الی واجبۃ والی مستحبۃ والی البقیۃ

الاحكام الخمسة كل بينه العلماء في محله الخ وكتب بعد ذلك مفتي الحنابلة اما القيام عند ذكر ولادته
صلى الله عليه وسلم فقد سنه العلماء واهل الفضل تعظيما لقدره صلى الله عليه وسلم والقيام مسنون
للوالدين واهل العلم وسيد القوم لامر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه حين اتاهم سعد بن معاذ
رضي الله تعالى عنه في بني قريظة فقال لهم صلى الله عليه وسلم قوموا لسيدكم والله سبحانه
تعالى اعلم امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حالا حامدا مصليا
مسلماً وكتب ايضاً في جواب سوال آخر ما نصه اما القيام عند ذكر مولده صلى الله عليه وسلم
فهو ادب حسن ولا يخالف مشروعاً ومن تركه مع قيام الناس على اختلاف طبقاتهم فقد سلك
مسلك الجفاء وربما يحصل عليه من الذم والتوبيخ ما لا خير فيه ولا يهولنك الشطع والتعمق والتشويد
في انكاره فانه هو سعي واستخفاف بالجناب الاعظم صلى الله عليه وسلم فهذه اقاويل العلماء
كما تراه في ادنى امنه فقد ذكر فقهائنا رحمهم الله تعالى انه مندوب في حق الوالدين والعالم
وسيد القوم ففي شرح الغاية والفروع والمبدع يوخذ من فعل الامام احمد الجواز وذلك انه ذكر عنده
ابراهيم بن طهمان كان متكئا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان يذكر الصالحون فنتكى قال ابن
عقيل فاخذت من هذه حسن الادب فيما يفعله الناس عند ذكر امام العصر من النهوض لسماع
توقيعاته قال في الفروع ومعلوم ان مسالتنا اولى وذكر ابن الجوزي ان ترك القيام كان
في الاول ثم صار ترك القيام كالهوان بالشخص فاستحب لمن يصلح له القيام والله سبحانه
وتعالى اعلم امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة وكتب شيخه مولانا
محمد بن عبد الله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة ان المولد النبوي فصل من السيرة النبوية
ومعلوم استحباب قراءة السيرة الشريفة كلاً او بعضا واما القيام عند ذكر ولادته صلى الله
عليه وسلم فهو مقتضى الادب ولا ينافي مشروعا وقد ذكر ابراهيم بن طهمان عند الامام احمد رضي الله
تعالى عنه وكان متكئا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان يذكر الصالحون ونتكى ومسالتنا اولى
خصوصاً اذا اعتاد الناس القيام والله سبحانه وتعالى اعلم كتبه الحقير محمد بن عبد الله بن

حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة لطف الله به حامدا مصليا مسلما وكتب مولانا محمد بن يحيي مفتي الحنابلة
في مكة المشرفة نعم يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم لما استحسنه العلماء الاعلام وقداة
الدين والاسلام فذكروا ان عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم يحضر روحانيته صلى الله عليه
وسلم فعند ذلك فيجب التعظيم والقيام والله سبحانه تعالى اعلم كتبه الفقير الى الله محمد بن
يحيي مفتي الحنابلة في مكة المشرفة اه فائدة عظيمة في شرح الشفاء للعلامة علي القاري
عليه رحمة الله الباري في المجلد الثاني في فصل في المواطن التي يستحب فيها الصلوٰة والسلام
على النبي صلى الله عليه وسلم قال اي ابن دينار وهو من كبار التابعين المكيين وفقهائهم ان لم
يكن في البيت احد فقل السلام على النبي ورحمة الله وبركاته اي لان روحه عليه السلام حاضر
في بيوت اهل الاسلام السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اي من الانبياء والمرسلين
والملائكة المقربين السلام على اهل البيت لعله اراد مومني الجن ورحمة الله وبركاته انتهى
بحروفه وكتب مولانا حسين بن ابراهيم مفتي المالكية بمكة المحمية القيام عند ذكر ولادة سيد
الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم استحسنه كثير من العلماء والله اعلم كتبه حسين بن ابراهيم
مفتي المالكية بمكة المحمية وكتب مولانا محمد عمر بن ابي بكر الرئيس مفتي الشافعية بمكة المكرمة نعم القيام
عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم استحسنه العلماء وهو حسن لما يجب علينا من تعظيمه صلى الله
عليه وسلم كتبه فقير ربه محمد عمر بن ابي بكر الرئيس مفتي الشافعية بمكة المكرمة وكتب مولانا عثمان
حسن الدمياطي الشافعي القيام عند ذكر ولادة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم في قراة المولد
الشريف تعظيماً له صلى الله عليه وسلم امر لا شك في استحسانه وطلبه واستحبابه وندبه ويحصل
لفاعله من الثواب الحظ الاوفر والخير الاكبر لانه تعظيم اي تعظيم للنبي الكريم ذي الخلق العظيم
الذي اخرجنا الله به من ظلمات الكفر الى نور الايمان وخلصنا به من نار الجهل الى جنات المعارف
والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وسلم فيه مسارعة الى رضاء رب العالمين واظهار لاقوى شرايع
الدين ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه

وذکر القاضی عیاض فی الشفاء والعلامۃ القسطلانی فی المواہب علامات کثیرۃ لمحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعظمہا الاقتداء بہ والرضاء بما شرعہ وکثرۃ ذکرہ وتعظیمہ عند ذکرہ واظہار الخشوع والخضوع والانکسار مع سماع اسمہ فکل من احب شیئا خضع لہ کما کان کثیر من الصحابۃ بعدہ اذا ذکروہ خشعوا واقشعرت جلودہم وبکوا وکذلک کان کثیر من التابعین فمن بعدہم یفعلون ذلک محبۃ وتوقیرا وقال العلامۃ ابن حجر فی الجوہر المنظم تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیہا مشارکۃ اللہ فی الالوہیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ بصائرہم ورحم اللہ البوصیری حیث قال ؎ دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم + واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم انتہی وثبت فی السنۃ الطلب القیام لغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم فلان یطلب لہ من باب اولی روی البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری ان ناسا نزلوا علی حکم سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فارسل الیہ فجاء علی حمار فلما بلغ قریبا من المسجد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی خیرکم او سیدکم قال النووی قال البغوی والخطابی ان قیام المرؤس للرئیس الفاضل والوالی العاقل وقیام المتعلم للعالم مستحب غیر مکروہ عملا بہذا الحدیث ثم قال الدمیاطی بعد نقل الاحادیث المثبتۃ للقیام فاستفید من مجموع ما ذکرنا استحباب القیام لہ عند ذکر ولادتہ لما فی ذلک من کمال التعظیم لہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقال القیام عند ذکر ولادتہ بدعۃ لانا نقول لیس کل بدعۃ مذمومۃ کما اجاب ذلک الامام المحقق الولی ابو زرعۃ العراقی حین سئل عن فعل المولد مستحبا او مکروہ وہل ورد فیہ شئی او ہل فعلہ من یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ واطعام الطعام مستحب کل وقت فکیف اذا انضم السرور بظہور نور النبوۃ فی ہذا الشہر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونہ بدعۃ کونہ مکروہا فکم من بدعۃ مستحبۃ بل واجبۃ اذا لم ینضم لذلک مفسدۃ واللہ الموافق انتہی نقلہ عنہ العلامۃ ابن حجر فی مولدہ الکبیر فیقال نظیر ذلک فی القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم وایضا فقد اجتمعت الامۃ المحمدیۃ عن اہل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور وقد قال

صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی ضلالۃ قال العلامۃ المدائنی جرات العادۃ بقیام الناس اذا
انتہی المداح الی ذکر مولدہ وہی بدعۃ مستحبۃ لما فیہ من اظہار الفرح والسرور والتعظیم وفی
ہذا القدر کفایۃ لمن وفقہ اللہ وہداہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً
کثیراً قال بفمہ وامر برقمہ الفقیر الی احسان ربہ فی الدنیا والآخرۃ عثمان الدمیاطی الشافعی
خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام حالا وبالجامع الازہر سابقا غفر اللہ لہ جمیع ذنوبہ وستر فی الدارین
جمیع عیوبہ واحبابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین اھ باختصار پس اگر کسی از حضار مجلس منیف
مولد شریف تخلف ازین قیام سازد و باتباع حاضرین مجلس در قیام نہ پردازد البتہ مورد ملام
وہدف سہام سرزنش وعتاب ہر خاص وعام باشد کہ تخلف وانحراف بلا ارتیاب بظاہر شرع
کہ مامور بامتثال آنیم وبیل اعراض واغماض از تعظیم وتکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است
وباوجود این محظور شرعی چنین تخلف منافی اداب صحبت وحسن معاشرت کہ قطع نظر از امر مندوب
ومستحسن موافقت باقوم در امر مباح ہم از مستحسنات عادی وعرفی است ومخالفت در ان
قبیح ومذموم کہ مستلزم نفرت ووحشت جماعت است پس این تخلف وانحراف از موافقت
باجماعت ہرگز وجہی از جواز ندارد کہ باوجود مخالفت بافعل جماعت مستلزم انحراف از تعظیم
کسی است کہ معظم ومکرم نزد خدا وجملہ انبیاء وسائر برایا است انتہی ما افادہ مولانا العلامۃ
الشیخ محمد سلامۃ اللہ علیہ الرحمہ باختصار والتقاط **وافاد مولانا** العلامۃ واستاذنا الحبر
الفہامہ ابوالبرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی قدس سرہ فی جواب سوال چہ میفرمایند
علمائے دین ومفتیان شرع متین در مولد شریف ونمودن مجلس واقامت کردن چنین ذکر مولد
شریف از کدام حدیث عمل میفرمایند خصوص بماہ ربیع الاول کہ از دریافت آن تقویت جواب
منکر گردد بینوا توجروا حامدا ومصلیاً در پردہ مباد کہ ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہمچنان ذکر معراج وغزوات ومعجزات ومانند اینہا بروایات معتمدہ ومعتبرہ در ہر
وقت وہر مکان ظاہر بلا تقیید وتعیین تاریخ وماہ معری از بدعات منفرداً ومجتمعاً بزبان

عربی باشد یا فارسی یا اردو ونثر باشد یا نظم بالاتفاق از مثوبات است وخیر محض وموجب
تقویت ایمان واما تعیین آن در شهر ربیع الاول ودر شب دوازدہم آن یا در روزی وی پس نزد
محدثین مانند امام نووی وحافظ ابو شامہ استاذ امام نووی وابن جوزی وشیخ ابو موسی
زرہونی وعلامہ ناصر الدین مبارک معروف بابن طباخ وجلال الدین سیوطی وعلامہ
ظہیر الدین جعفر ومحمد بن علی دمشقی مصنف سبل الہدی وامام برزنجی وشیخ عبد الحق محدث دہلوی
وغیرہم قدست اسرارہم پس از امور مستحسنہ است واز ادلۂ قویہ دندان شکن مبرہن
ومثبت شدہ توضیحش آنکہ قال الحافظ ابن حجر قد ظہر لی تخریجہا علی اصل ثابت وہو ماثبت
فی الصحیحین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم
عاشوراء فسألہم فقالوا ہذا یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجا موسی فنحن نصومہ شکرا للہ تعالی
علی مامن بہ فی یوم معین من ابداء نعمۃ اودفع نقمۃ ویعاد ذلک علی نظیر ذلک الیوم من کل
سنۃ والشکر للہ تعالی یحصل بانواع العبادات من الصیام والسجود والصدقۃ والتلاوۃ
وای نعمۃ اعظم من النعمۃ ببروز ہذا النبی الکریم نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم وعلی ہذا فینبغی ان
یتحری الیوم بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی فی یوم عاشوراء ونیز در حدیث صحیح آمدہ کہ فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال را کہ ترک نکن روزہ دوشنبہ زیرا کہ من پیدا شدم
دران روز وشبہ نیست دران کہ این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد وایضا مثبت
است آن دعوی را انچہ خطیب قسطلانی در مواہب لدنیہ افادہ فرمودہ اذا کان یوم الجمعۃ
التی خلق فیہ آدم علیہ السلام خص بساعۃ لایصادفہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ
ایاہ فما بالک بالساعۃ التی ولد فیہا سید المرسلین انتہی وعلامہ جلال الدین سیوطی رسالہ
مبسوط در اثبات دعوی مذکورہ تصنیف کردہ داد انصاف دادہ من شاء الاطلاع علیہا
فلیرجع الیہا المرام برای اثبات مجلس میلاد شریف مطلقا ومقیدا دلایل کثیرہ اند وبرای استیعاب
آنہا کتابی ضخیم باید وفیما نقلناہ کفایۃ للمنصف فانصف ولاتتبع الہوی باقی ماند قیل وقال

در قیام ہنگام ذکر ولادت با برکت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام پس باید دانست کہ اصل
قیام برای تعظیم ثابت ومتحقق است در صحیحین بروایت ابوسعید خدری ثابت شدہ کہ ہرگاہ
سعد بن معاذ نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاضر شدہ فرمودند کہ قوموا الی سیدکم
یعنی استادہ شوید بجہت سردار خود امام بغوی وخطابی تصریح فرمودند باینکہ قیام رعایا برای
تعظیم وحاکم عادل وقیام شاگرد بجہت تعظیم استاد مستحب است نہ مکروہ بدلیل این حدیث
واحادیث دیگر درین باب نیز مروی است بخوف اطناب از ذکر آنہا معذور ماندم المرام
چون اصل محکم برای جواز قیام تعظیمی ہویدا شدہ پس قیام ممدوح بہ نیت تعظیم وتکریم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بدعت سیئہ نباشد بلکہ محدثین راسخین باستحسانش تصریح کردند قال عثمان
بن حسن الدمیاطی الشافعی قد اجتمعت الامت المحمدیۃ من اہل السنۃ والجماعۃ علی استحسان
القیام المذکور وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وقال عبد اللہ بن عبد الرحمن
السراج اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ عند قراءۃ المولد الشریف فتوارثہ الائمۃ من غیر نکیر
ولہذا کان مستحسنا ویکفی فیہ اثر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ما راٰہ المسلمون حسنا
فہو عند اللہ حسن علاوہ آنکہ ہرگاہ از آیۃ کریمہ وتعزروہ وتوقروہ وجوب تعظیم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ثبت شدہ پس قیام مذکور کہ از افراد تعظیم است نیز بپایۂ ثبوت مستحکم باشد
ودر ہدایہ مذکور است کہ اعمال امصار نزد امام اعظم وابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ ونزد ہمہ فقہا
معتبر است تا وقتیکہ مانعی دران موجود نباشد وظاہر است کہ ہمہ علماء حرمین شریفین واکثر
علماء ہند باستحسان قیام ممدوح فتوی دادند پس عمل ایشان بطریق اولی قابل استناد باشد
بالجملہ ہرگاہ توارث عامہ مسلمین حجت قطعی باشد پس توارث علمای حرمین شریفین چرا حجت
قطعی نباشد فی الہدایۃ فی الاذان قبل الوقت یجوز للفجر من النصف الاخیر من اللیل لتوارث
اہل الحرمین انتہی وقاضی ناصر الدین عبد اللہ بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افادہ فرمودہ
وقرء الباقون ملک وہو المختار لانہ قراءۃ اہل الحرمین انتہی چون قرارت اہل حرمین برای

مذہب مختار حجتی باشد پس فعل شان یعنی قیام تعظیمی نزد متبعان سنت نیز حجت باشد وہرکہ
فتوی داڈہ کہ محفل مولود بدعت سیئہ است در قرون ثلثہ نبود از طریق مستقیم انحراف
ورزیدہ زیرا کہ دلیلش بطبق شکل اول چنان میشود کہ محفل مذکور در قرون ثلثہ نبود و
انچہ در قرون ثلثہ نباشد آن بدعت سیئہ باشد پس مفتی صاحب را باید کہ کبری مذکورہ را
از دلیل محکم مدلل کنند و دونہ خرط القتاد کما لاینبغی لاہل السداد و تحقیق بدعت در رسالہ
عجالہ نافعہ و تفصیل تعیین در رسالہ ہدایۃ النجدین و اثبات محفل شریف و قیام منیف در
رسالہ اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا واللہ اعلم
وعلمہ اتم حررہ ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بہ تراب علی عفی عنہ انتہی
بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم الحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً وصلی اللہ
تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کتبہ العبد الضعیف الراجی
رحمۃ ربہ الحق محمد عبد الحق عفی عنہ انتہی کذا فی الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی
الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم **مسئلہ پانچوان یا شیخ سید عبد القادر جیلانی**
شیئاً للہ کہنا درست ہی یا نہین الجواب ندا کرنا باسم حضرت محبوب سبحانی
عارف یزدانی قدس اللہ سرہ العزیز مثل یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا
جائز ہی اور صحیح ہے اور درست ہی اور حرف ندا کتاب اللہ یعنے قرآن شریف سے اور احادیث
صحاح سے ثابت ہی بلکہ ندا باسم اہل قبور سنت ہی اور کفر نہین اور کفر کہنے والا
خود کافر ہوتا ہے درمختار مین ہی کہ صحیح یہ ہی کہ کفر نہین اور نزدیک فقہا کے بھی
کفر نہین اسیطرح رد المحتار شرح در المختار اور طحطاوی محشی درمختار اور مولانا خیر الدین
الرملی حنفی اُستاد صاحب درمختار نے فتاوی خیریہ مین لکھا ہی کہ ندا کرنا باسم محبوب
سبحانی جائز ہے اور کفر نہین اور مطلق ندا کرنا باسم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ چند
کتابون سے ثابت ہی کہ محبوب سبحانی نے فرمایا ہی کہ جسکو حاجت ہو بعد مغرب کے

نماز دو رکعت دوگانہ پڑہے[1] اور پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون
آخر تک گیارہ بار پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد
آخر تک گیارہ بار پڑہے اور بعد سلام کے درود شریف پڑہے اور بعد درود شریف کے
میرے نام پر ندا کرے اور گیارہ قدم جانب عراق لیوی اور حاجت اللہ تعالیٰ سے
مانگے انشاء اللہ اوسکی حاجت پوری ہو جاویگی اگر نہ برآوے تو دن قیامت مین
میرے دامن پکڑے یہ روایت بہت مشایخ کرام سے ثابت ہے عبارات کتب بحسب مسطور
الذیل ہین نام کتب در المختار[1] رد المحتار[2] طحطاوی[3] علی در المختار مشکوۃ[4] فتاوی خیریہ[5]
فصل الخطاب[6] تحفۃ[7] القادریہ ارشاد الطالبین[8] بہجۃ الاسرار[9] انہار المفاخر[10] شرح[11]
حصن حصین جامع سنن الترمذی[12] شفاء[13] قاضی عیاض خفاجی[14] شرح شفاء[15] لطائف
المتین اخبار الاخیار[16] زاد المتقین[17] خلاصۃ المفاخر[18] روض الناظر[19] نزہۃ الخواطر[20] روض[21]
الزاہر در المفاخر[22] انوار الناظر[23] صحیح مسلم[24] شرح مقاصد[25] خلاصۃ الوفا[26] حدثنا یحیی بن یحیی
التیمی ویحیی بن ایوب وقتیبۃ بن سعید قال یحیی بن یحیی اخبرنا وقال الآخرون حدثنا اسمعیل
بن جعفر عن شریک وہو ابن ابی نمر عن عطا بن یسار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم
ما توعدون غدا مؤجلون وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل البقیع الغرقد
ولم یقل قتیبۃ قولہ واتاکم انتہی کذا فی الصحیح مسلم وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اہل الدیار من المومنین
والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم اللاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم انتہی کذا فی
المشکوۃ حدثنا ابو کریب اخبرنا محمد بن الصلت عن ابی کدینۃ عن قابوس بن ابی
ظبیان عن ابیہ عن ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ

[1] ...ب کتابون سے ...ت ہی کہ ہر رکعت ...ن گیارہ گیارہ ...ر سورہ قل ہو اللہ ...د آخر تک پڑہے ١٢

صفحہ ١٤٦ مطبوعہ قدیم

فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالا ثر وفی الباب عن بریدة وعائشة انتهی کذا فی جامع سنن الترمذی قوله ورد این کلمه یعنے یا شیخ سید عبد القادر شیئاً لله بوجه من الوجوه جائز نیست نه بطور استعانت ونه تقرب ونه ماسوای این هردو اما بطور استعانت وتقرب ازآنکه استعانت از اموات چه در امور اختیاریه وچه در غیر آن هرگز جائز نیست اه حامدا ومصلیا میگوید عبد ضعیف که اولا باید فهمید که معنے کلمه مخترعه یا شیخ عبد القادر شیئاً لله نزد اهل سنت بدو وجه است وجه اول آنکه یا شیخ عبد القادر اعطنی شیئاً اکراما لله تعالیٰ مما اعطاک الله من الفیوض الباطنیة وهمین است منقول از حضرت قیوم زمان قطب دوران شیخ مشائخنا جناب شاه عبد الله المعروف بشاه غلام علی دهلوی قدس سره وجه دویم آنکه امددنی شیئاً اکراما لله بالدعاء من الله تعالیٰ در وجه اول التماس است که القاء فیوض باطن فرمائید ودر دویم عرض است که بدعا والتجا از جناب کبریا فلان حاجت من بخواهید ودرین هردو صورت استعانت است ازانجناب غوثیت مآب چون این مطلب مرکوز خاطر گردید حالا باید شنید که استعانت دو قسم است اول حقیقی که مستقله کامله عبارت ازانست دویم مجازی که نامستقله کنایه ازوست اول مختص بذات پاک او تعالیٰ است از غیر او ناجائز چه معین درحقیقت ومستعان حقیقی همان است چنانچه وایاک نستعین واذا استعنت فاستعن بالله دال برآنست ودویم غیر او تعالیٰ باعتقاد آنکه مظهر عون وی است جائز قال الله تعالیٰ یا ایها الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰة در مرقات شرح مشکات مسطور است وهو المستعان کما یدل علیه حصر وایاک نستعین فلا یجوز استعمال الاستعانة فی غیره حقیقة وان کان قد یستعمل مجازا اه حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی در رساله تفهیمات نوشته اند لا یشفی مریضا ولا یرزق مرزوقا ولا یکشف ضرا الا هو بمعنی ان یقول لشیء کن فیکون لا بمعنی التسبب العادی الظاهری کما یقال شفی الطبیب المریض

۱۔ وجه از تقریر این کلام ... [illegible]

۲۔ ... [illegible]

۳۔ ... [illegible]

۴۔ ... [illegible]

۵۔ بکذب گرانید ۱۲ الیه در لفظ مثل استاد سوی کراول است دادامیر لشکر را پس ازین گردد حکیم بیمار را روزی لفتن شود که تندرست عادی ظاهری چنانچه یعنی سبب سازی شود پس پیشود دیگر زمانیکه چیزی گویم حق تعالی ابانیو شود دور نکند تقصی کسی را دور نزد تندرست نکند بیمار را ۱۲

ورزق الامیر الجند فهذا غیره وعن اشتبه فی اللفظ اه ودر تفسیر عزیزی در معنی وایاک نستعین مذکور است درین جا باید دانست که استعانت از غیر بوجهیکه اعتماد بر آن غیر باشد و اورا مظهر عون الٰهی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است واورا یکی از مظاهر عون دانسته ونظر بکارخانہ اسباب وحکمت او تعالیٰ دران نموده بغیر استعانت ظاهری نماید دور از عرفان نخواهد بود ودر شرع نیز جائز ووارد است وانبیاء واولیاء این نوع استعانت بغیر کرده اند ودر حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکه استعانت بحضرت حق است لاغیر اه واز ینجاست که گفته اند ؎ هر بوی که از مشک وقرنفل شنوی از طره آن جعد مسلسل شنوی + هر نکتہ ز بلبل که بے گل شنوی + گل گفتہ بود گرچه ز بلبل شنوی واما استعانت واستمداد از اولیاء ذوالجلال بعد از انتقال ثابت ومتحقق است هم نزد فقهاء وهم اولیاء وهم متکلمین وهم حکماء آری بعضے فقها انکار هم نموده اند مگر ثقات قول اینانرا باطل گفته رد فرموده اند کما ستعرفه انفًا انتهی کذا فی تحفه دستگیریه وهم از ینجاست آنچه عرفا وعلماء طریقه قادریه بعد اداء دوگانہ صلوٰة الحاجت باسم یا شیخ عبدالقادر شیئًا لله نداء وتوسل میکنند چون بیان این دوگانہ مع الاسناد طولی دارد بنابران استقلالًا در فائده لاحقه خواهد آمد وهم از ینجاست آنچه بعضی از اصحاب طریقه قادریه ختم قادریه را بعمل می آرند ودروی شیئًا لله یا شیخ عبدالقادر جیلانی میخوانند ومولانا شاه ولی الله دهلوی نیز این ختم را در انتباه بقلم آورده وآنچه دروی بعض اصحاب طریقه قادریه برای حصول مهمات شیئًا لله یا شیخ عبدالقادر جیلانی یکصد ویازده بار میخوانند حکایت نموده است وهم از ینجاست آنچه شیخ المحدث عبدالحق دهلوی در ترجمه کتاب منهج السالک الی اشرف المسالک در آداب ذکر میفرماید چهارم مدد جستن بدل نزد شروع در ذکر بهمت شیخ که ذکر از وی دارد واگر بزبان نیز ندا کرد شیخ را وفریاد خواهد از وی نیز رواست اگر حاجت بدان افتد ولههنا کلام لا یحتمله المقام وهم از ینجاست آنچه مولوی نعیم الدین مجددی در رسالهٔ

معمولات مظهریه می نگارد طریق کیفیت تعویذ برای هر مرضی و دردی که باشد معمول چنین
بود هر گاه میخواستند که کسی را تعویذ دهند این کلمات را نوشته عنایت میفرمودند و میگفتند که
در بازو یا در گلو بندد بسم الله الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات الله التامات کلها من شر ما
خلق بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین یا حضرت
مجدد رضی الله تعالی عنک صاحب این حرز را در ضمن تو سپردیم انتهی کذا فی فصل
الخطاب گویندگان این کلمه از اجله علما و اکابر اولیا خارج اند حصر و احصا اسامی گرامی
بعضی از ایشان مرقوم میشود در کتاب مستطاب حیواة الذاکرین وهم در نفحات
الانس مرسوم است که حضرت خواجه خواجگان خواجه بهاء الحق والدین نقشبند
قدس سره که بانی طریقه نقشبندیه اند وصیت فرموده بودند که در پیش جنازه ما این بخوانند
؎ مفلسانیم آمده در کوی تو + شیئاً لله از جمال روی تو + اه و در تکمله مقامات مظهریه
از حضرت قیوم زمانی نقشبند ثانی جناب شاه غلام علی دهلوی قدس سره منقولست
وهذه عبارته میفرمودند که حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رحمة الله علیه فرمودند که فاتحه
خواندن پیش جنازه ما و کلمه طیبه و آیت شریفه بی ادبیست این دو بیت بخوانید ؎
مفلسانیم آمده در کوی تو + شیئاً لله از جمال روی تو + دست بکشا جانب زنبیل ما
آفرین بر دست و بر بازوی تو + من هم میگویم پیش جنازهٔ من همین اشعار بخوانید الخ
اه وهم درین کتاب در فصل مکاشفات حضرت ایشان مرقوم است روزی بر مزار حضرت
خواجه قطب الدین رفته گفتم شیئاً لله شیئاً لله دیدم یک حوض پر از آب که از کنارهٔ او
آب میریزد القا شد سینهٔ تو از نسبت مجددیه پر است گنجایش دیگر ندارد اه وهم در مقامات
مظهریه در بیان حال حضرت شیخ محمد احسان که از کمل خلفای حضرت شهید اند مذکور است
روزی شخصی که درد پهلو داشت بخدمت ایشان عرض نمود لله بسلب این مرض کرم

هرگز به نمیشود همت گمارید همینکه اسم مبارک الله بگوش ایشان رسید نعره زدند و دفعةً
زائل شد اه و حضرت شیخ المشایخ جناب شهاب الدین سهروردی که مرشد حضرت شیخ سعدیؒ
و بانی طریقه سهروردیه اند در عوارف المعارف نوشته اند فقد کان الصلحون یسئلون الناس
عند الفاقة و نقل عن ابی سعید الخراز انه کان یمد یده عند الفاقة و یقول شیئًا لله اه
و در مواهب لدنیه و غیره مذکور است که درویشی کهن جامه بر حضرت شیخ ابو الحسن قطب
شاذلی قدس سره بنابر حسن لباس ایشان انکار نمود حضرت شیخ موصوف فرمودند یا هذا
هیئاتی هذه تقول الحمد لله و هیئاتک هذه تقول شیئا لله اه درینحالت وای صد وای بر کسیکه
بزبان دعوای ایمان کند و قائلین شیئا لله را تعزیر زند فی الواقع آدمیت از امثال
اینمردم دور و انسانیت ازینها در نفور ست ع اینکه می بینی خلاف آدمند + نیستند آدم
غلاف آدمند + و نیز بدانند که مثل شیئا لله در قران و احادیث بسیار است چنانچه صاحب
فتاوی خیریه که استاد صاحب در مختار است مینویسد فان ذکره للتعظیم کما فی قوله تعالی
فان لله خمسه و مثله کثیر اه الحمد لله رب العالمین و هم ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی
لله الآیة انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض الآیة و نیز لله ما فی السموات
والارض الآیة در قران است و در حدیث متفق علیه که در بیان قصه سه کس از بنی اسرائیل
است اخذته لله واقعست و در حدیث ابوداؤد و غیره آمده قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من احب لله و ابغض لله و اعطی لله و منع لله فقد استکمل الایمان کذا فی المشکوٰة
شیخ محقق عبد الحق در ترجمه مینویسد کسیکه دوست دارد کسی را برای خدایتعالی و بدهد برای خدایتعالی
و نهد برای خدایتعالی یعنے همه کار او برای خدایتعالی بود و هر چه کند بطلب رضای حقتعالی و اراده وجه
الله کند ع وطن برائی تو گیرم سفر برائی تو جویم + خمش برائی تو باشم سخن برائی تو گویم
پس بتحقیق کامل گردانید ایمان خود را چه ایمان کامل در اخلاص است رزقنا الله تعالی اه
حالا از منکر عنید باید پرسید که اقامت تعزیه تا بکجا خواهد رسید و لنعم ما قیل ع زبان بریده

بہ کنجی نشستہ صم وبکم + بہ از کسیکہ نباشد زبانش اندر حکم + **قولہ** ازین عبارت صریح معلوم شد کہ تکلم بکلمہ محتملہ مختلفہ ہروجہ کہ باشد بروایت ضعیفہ یا قویہ از مذہب باشد یا غیر مذہب الی **قولہ** قائل ان عند القاضی معذور نباشد اھ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت پوشیدہ مباد کہ این عبارت باخسارت سراپا زور وموجب غرور است چہ در عبارت منقولہ مصاب کہ مشار الیہ منکر است چہ جای تصریح کنایہ از روایت ضعیف یا قوی از مذہب یا غیر مذہب ہرگز نیست وچگونہ باشد زیراکہ باتفاق فقہای محققین خلاف این ثابت شدہ است یعنی در بحر الرائق واشباہ ونظائر وفتاوی صغری وتنویر الابصار ودر المختار ورد المحتار وطحطاوی وغیرہا نوشتہ اند کہ فتوی بکفر مومن نباید داد در صورتیکہ حمل کلامش بر محمل حسن ممکن باشد یا در کفراو اختلاف اگرچہ بروایت ضعیفہ باشد ودر رد المحتار وفتاوی خیریہ نوشتہ کہ اگرچہ روایت اختلاف کہ مثبت اسلام است از غیر مذہب باشد تاہم فتوی بکفر نباید داد بہ نقل عبارت در مختار ورد المحتار اکتفا میرود وفی الدر واعلم انہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ کما حررہ فی البحر وعزاہ فی الاشباہ الی الصغری اھ وفی الرد **قولہ** ولو روایۃ ضعیفۃ قال الخیر الرملی اقول ولو کانت الروایۃ لغیر اہل مذہبنا ویدل علی ذلک اشتراط کون ما یوجب الکفر مجمعا علیہ اھ مقام حیرت است کہ این منکر باوصف دعوی تقوی بر کذب عاشق است وشیدا وعید کذب از آیات واحادیث آنچہ وارد است اہل علم را معلوم است مگر جناب مفتی صاحب در کریما ہم نخواندہ اند کہ ؎ دروغ آدمی را کند شرمسار + دروغ آدمی را کند بے وقار + لاکن درینجا بدانند کہ درین عبارت بیکوجہ راستی را ہم مدنظر داشت چراکہ در بیولا بر زبان قلمش نہ رفت کہ ازین عبارت ثابت شد کہ تاویل قائل مقبول نیست چنانچہ بر صدر عبارات گفتہ بود اینقدر ہم غنیمت است شاید رفتہ رفتہ توفیق صدق در ہر حال ومقال رفیق گردد انہ علی کل شیئ قدیر **قولہ** علامہ ابن عابدین در رد المحتار از معتبرات نقل نمودہ کہ آن مجرد ایہام مالا یجوز یکفی فی

مطلب در اتفاق فقہای محققین است کہ فتوی بکفر مومن نباید داد اگرچہ اختلاف بروایت ضعیف یا غیر مذہب باشد

المنع اھ درحالتی کہ خود صاحب ردالمحتار درخصوص شیئاً للہ بلا باس کہ عبارت از مندوبیت است حکم نمود چنانچہ از ما سبق واضح است آوردن این کلام بتائید منع شیئاً للہ سراسر نادانیست وسراپا سرگردانی قولہ علامہ قاری درشرح فقہ اکبر درتحت مسئلہ انا مومن انشاء اللہ تعالی نوشتہ قال فی التعدیل وان لم یثبت انہ کفر فلا اقل ان یکون حراماً اھ پناہ بخدا ازین بی دیانتی وخیانتی همان علامہ قاری درهمین شرح قول تعدیل راتزئیف وتضعیف نمودہ است چنانچہ بعد ازین میگوید کہ هیچ کفر وکذب درین کلمہ نیست بتحقیق کہ بعضی بوجوب آن قائل اند وبسیاری از سلف حتی کہ صحابہ وتابعین بجوازش رفتہ اند وهمین ست محکی از امام شافعیؒ واتباع وی باز میگوید کہ بسیاری بمنع این کلمہ هم رفتہ وحضرت امام اعظمؓ واصحاب وی از مانعین اند اھ ترجمۃ بهرحال کلمہ انا مومن انشاء اللہ تعالی را باشیئاً للہ چہ مناسبت وپر ظاهر است کہ از منع آن باثبات منع این پرداختن جنونیست وسودا یا رعونتی است واتباع هوسے رشتۂ درگردنش افگندہ دوست ✝ میکشد هرجا کہ خاطر خواہ اوست ایها المنصف العاقل قد تیقنت بما تلونا علیک عن المنقول من المنقول والمعقول ان قولہ پس چہ حال کسانیکہ این کلمہ راکہ مختلف فیها است درکفر وخشیت آن وجواز آن هرگز منقول نیست وردشبا روز خود میسازند الخ اھ باطل ومردود ونشاء عن نقصان فهمہ ودرایتہ وقصور عقلہ وغباوتہ فلا ینظر الیہ ولا یلتفت علیہ قولہ سیدنا عبدالقادر جیلانی کہ از اجلہ کبائر اولیاء است رحمۃ اللہ علیہ ومحی سنت نبوی وممیت بدعت دنی وموحد کامل ومتوکل فاضل ومحی الشرع والدین اھ دراینجا بزعم اثبات مطلب خود بہ تعریف حضرت غوثیت مآب کہ فی نفس الامر قابل زیادہ ازین توصیف اند پرداخت وبعد ازین بیک صفحہ دربارہ کفریت ضرب الاقدام کہ معمورہ همین جناب محبوبیت فناب است میگوید قول وفعل مشایخ کہ مخالف کتاب وسنت وقیاس مجتهد باشد برکسی حجت نیست طریقتی کہ مخالف ظاهر شریعت باشد زندقہ والحاد ست چہ جائیکہ قابل حجت واسناد باشد اھ ملخصاً بعینہ

که همین جناب را محی سنت و ممیت بدعت و محی الشرع والدین گفته باز قول همین حضرت را
مخالف کتاب و سنت و زندقه و الحاد گفت نعوذ باللہ من هذه الانتقالات و اختلاف
المقالات ؎ گه بت شکنی گاه بمسجد زنی آتش + از مذهب تو گبر و مسلمان گله دارد
به انتقام این سوء الادبها بجناب محبوب خدا حق جل و علا بسند است و کفی باللہ منتقما
آیا نمی بینی که در تفسیر عزیزی نوشته اند علما گفته اند که ولید بر آنحضرت علیه السلام
بیک طعن زبان کشاده بود و حرف مجنون رانده حق تعالیٰ او را بده طعن یاد فرموده
و هم درین تفسیر در بیان حال ولید پلید مفسر است از حضرت ابن عباس و دیگر صحابه
مرویست که روز جنگ بدر شمشیر یکی از انصاریان به بینی او رسیده و بینیش مجروح
گشت چون در مکه رسید بمعالجه آن جراحت پرداخت به نشد و آکله گشت تا آنکه بهمین
مرض مرد اه فی النار و السقر از امهال و ابتلاء او سبحانه تعالی عزه نباید شد زیرا که
؎ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا + الٰهی یا ارحم الراحمین لاتواخذنی بما نقلت قبله و قاله
و ما ذلک الا ان ارید ابطاله انتهی کذا فی تحفه دستگیریه و بعضی از خواص اولیاء اللہ را
که آله جارحه تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیده اند درین حالت هم تصرف در دنیا داده
و استغراق آنها بجهت کمال وسعت مدارک آنها مانع توجه باین سمت نمیگردد و او
بیسان تحصیل کمالات باطنی از انها مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات
از انها میطلبند و میابند و زبان حال آنها در آنوقت مترنم باین مقالات است مصرع
من آیم بجان گر تو آئی بتن انتهی کذا فی فتح العزیز فی سوره اذا السماء انشقت و اما
قولهم یا شیخ عبد القادر فهو نداء و اذا اضیف الیه شیئ للہ فهو طلب شیئ اکراما للہ فما
الموجب لحرمته و لا یجوز الاغترار بما فی قیید الشرائد و نظم الفوائد و من قال شیئ للہ بعض
یکفر الخ اذ لا وجه لذلک و کیف ذلک مع قولهم لایخرج المومن من الایمان الا جحود ما ادخله
فیه و قولهم الکفر شیئ عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیه و لو بروایة ضعیفة و معاذ اللہ

ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر ووجہ التکفیر بانہ
طلب شیئ للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شیئ والکل محتاج الیہ وہذا لا یختلج فی خاطر احد
فان ذکرہ تعالی للتعظیم کما فی قولہ تعالی فان للہ خمسہ ومثلہ کثیر انتہی کذا فی فتاوی
الخیریہ جلد الثانی وقد انشدنی شیخی البحر الشامی والبحر الطامی واحد زمانہ وحسنۃ اوانہ
شیخ الاسلام الشیخ خیر الدین الرملی اطال اللہ بقاہ ابین الخ در المختار وفی شرح
الوہبانیۃ بدرویش درویشان کفر بعضہم وصحح ان لا کفر وہو المحرر کذا قول شیئ قیل
بکفرہ انتہی کذا فی در المختار قولہ بکفرہ لعل وجہہ انہ طلب شیئا للہ تعالی واللہ تعالی
غنی عن کل شیئ والکل مفتقر ومحتاج الیہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر فان یمکن اردت
اطلب شیئا اکراما للہ تعالی انتہی کذا فی رد المحتار فی باب المرتد قول شیئا للہ قیل
بکفرہ لعل وجہہ انہ طلب شیئا للہ تعالی واللہ تعالی غنی عن کل شیئ والکل مفتقر ومحتاج الیہ
وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر لان لہا تاویلا فانہ یمکن ان یقول اردت ان اطلب شیئا
اکراما للہ تعالی انتہی کذا فی الطحطاوی علی در المختار وفی المرقات فی شرح حدیث
تبلغنی حیث کنتم قال القاضی ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق
البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری الکل کالمشاہد بنفسہا
او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ وایضا فیہ للغیب مبادی ولواحق فمبادیہ
لا یطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق فہو ما اظہر اللہ تعالی علی بعض
احبابہ لوحۃ علمہ وخرج بذلک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلک اذا تنور
الروح القدسیۃ وازداد نورانیتہا واشراقہا بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وتجلیۃ ذات
القلب عن صداء الطبیعۃ والمواظبۃ علی العلم والعمل وفیضان الانوار الالٰہیۃ حتی یقوی
النور وینبسط فی فضاء قلبہ فتنعکس فیہ النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات
ویتصرف فی اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفتہ التی ہی اشرف

العطايا فكيف بغيره انتهى وفي الشفا لقاضي عياض وهذه المعجزات يعني اطلاعه صلى الله
عليه وسلم على الغيب من جملة معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا خبرها على التواتر
لكثرة رواتها واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب وفي شرح الشفا للعلامة الخفاجي
وهذا لا ينافي الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب لا
استكثرت من الخير فان المنفي علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله فامر متحقق
لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول قال ابن عطاء الله
في لطائف المنن اطلاع العبد على الغيب من غيوب الله بنور منه بدليل قوله صلى الله عليه وسلم اتقوا فراسة
المومن فانه ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى قوله كنت بصره الذي يبصر به فمن كان الحق
بصره اطلاعه على غيبه غير مستغرب وقال بعض العارفين الا من ارتضى من رسول
لا ينافي قول المرسي وفي تفسيره الا رسول او صديق ولي ولا زيادة فيه على النص فان
السلطان اذا قال لا يدخل علي اليوم الا الوزير لا ينافي دخول اتباع الوزير معه فكذلك
الولي اذا اطلعه على غيبه لم يره بنور نفسه وانما رآه بنور متبوعه ولم يكلفنا الله الايمان بالغيب
الا وقد فتح لنا باب غيبه والى هذا اشار الغزالي في اماليه على الاحياء انتهى قال العلامة
التفتازاني في شرح المقاصد بعد ذكر خلاف الفلاسفة بل الظاهر من قواعد الاسلام
انه يكون للنفس بعد المفارقة ادراكات متجددة جزئية واطلاع على بعض جزئيات احوال
الاحياء سيما الذين كان بينهم وبين الميت تعارف في الدنيا ولهذا ينتفع بزيارة القبور والا
ستعانة بنفوس الاحياء من الاموات في انزال الخيرات واستدفاع الملمات فان
للنفس الناطقة تعلقا ما بالبدن وبالتربة التي دفنت فيها فاذا زار الحي تلك التربة وتوجهت
تلقاء نفس الميت حصل بين النفسين ملاقات واضافات انتهى قوله وفي البزازية ومن
قال ان ارواح المشايخ حاضرة تعلم تكفر اه يكفر با تاء فوقانيه نوشتن غايت غبا وتشت
بدانكه مراد از ينجا حضور وعلم استقلالى است وبنفسه كه آن خاصه حق تعالى است وارواح

ع
اتقوا فراسة المومن فانه
ينظر بنور الله رواه عبد الرزاق
كذا في كنوز الحقائق صفحه ١٣

مطلب در جواب از من قال ان ارواح المشايخ حاضرة

انبیا و اولیا را حاضر گفتن بمعنی حضور باذن و توفیق رب غفور جائز وارد است قال اللہ تعالیٰ
ویکون الرسول علیکم شهیدا و حدیث طبرانی از مواهب منقول شد که فرمود آنسرور علیه السلام
ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی
هذا اھ و در تفسیر عزیزی مفسر است که اکثر مسلمین در صلوات خمسه و جمعه و جماعات و مجالس
ارواح مقدسه انبیا و اولیا و زیارت قبور صلحا و عرفا بتلاوت این سورها تشرف و استسعاد
مینمایند اھ و هم ازین تفسیر در ذیل ویکون الرسول علیکم شهیدا بر صدر مسطور شد زیراکه
او مطلع است بنور نبوت بر رتبۂ هر متدین بدین خود الخ و در شفا و شرح آن لمولانا القاری
مذبور است ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ لان روحه
علیه السلام حاضر فی بیوت اهل الاسلام اھ و در عامه کتب معتمده فقهیه مثل در مختار و مجتبی
و رد المحتار و امداد الفتاح و طحطاوی و فتاوی عالمگیری و زاهدی و بحر الرائق و عنایه
حاشیه هدایه و غیرها در مسئله تشهد تصریح رفته است بانکه مصلی را باید که در السلام علیک
ایها النبی از طرف خود بر آنسرور سلام دهد نه حکایت از قصه معراج نکند و مولانا قاری در
حرز ثمین شرح حصن حصین درین مسئله در وجه خطاب بانجناب رسالتمآب چنین افاده نموده ان
هذا المنح والالطاف بواسطة نبی الرحمة وبرکتہ منابعتہ فالتفتوا فاذا الحبیب فی حرم المحبوب
حاضر فاقبلوا علیه مسلمین بقولهم السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اھ و شیخ
محقق محمد عبد الحق در مدارج النبوة در همین مسئله تصریح مینماید در کلام بعضی عرفا واقع شده که
خطاب از مصلی بملاحظه شهود روح مقدس آنحضرت و سریان وی در ذراری موجودات
خصوصا در ارواح مصلین است بالجمله درین حالت از شهود و وجود و حضور از آنحضرت
غافل و ذاهل نباید بود بامید ورود فیوض از روح پر فتوح وی صلی اللہ علیه وسلم اھ
واین معنی در وصل پنجم و ششم تکمله همین مدارج النبوة بخوب ترین وجوه مبین است وای
بر منکرین که بنقل این چنین روایات بر تکفیر این قدر علماء ربانیین از فقها و محدثین اجترا

مینمایند

مینمایند و خوف از عذاب خدا جل و علی و عتاب مصطفی علیہ التحیہ والثنا نمی فرمایند و بحیا از تقریر
و تحریر ناسزا نمیگرایند آری الحیاء من الایمان وارد است انتہی کذا فی تحفۂ دستگیریہ

مطلب در انکہ قول تکفیر متزوج بشہادت خدا و رسول ضعیف و خلاف صحیح است

قولہ مرقوم است کہ بمجرد تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ کافر میشود و ہمین تزوج را دال برآن
اعتقاد قرار دادہ اند اھ ۵ نطق آدمی بہتر است از دواب + دواب از تو بہ گر نگوئی
صواب + لیت شعری بمجرد تزوج علم برین اعتقاد بہ کدام وجہ حاصل شد آیا فقہا نزد
منکر غیب دانند کہ افعال قلوب مطلع میشوند و اگر بہ دلالت مقالات می بود در بیان وجہ
کفر و بدل قولہ علی ہذا الاعتقاد می گفتند بلکہ در عبارت بحر الرائق کہ منقولہ منکر است
لاعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب واقعست و علم براین اعتقاد بمجرد احتمال
ہرگز حاصل نمیشود خدا نخواستہ باشد کہ فقہا بنا بر احتمالات حکم تکفیر جاری و ساری
نمائند بلکہ صاحب ہمین بحر الرائق بر خود لازم گرفتہ کہ در کلمہ کفر متفق علیہ فتوی تکفیر نمیدہم
چنانچہ در در مختار مینویسد قال فی البحر وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشئی منہا اھ آمدیم
بر تحقیق مسئلہ باید دانست کہ بعضی بتکفیر متزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ قائل اند و در وجہ
آن تصریح مینمایند کہ این متزوج معتقد علم غیب است مر رسول علیہ السلام را و محققین فقہا
میفرمایند کہ این قول تکفیر ضعیف و خلاف صحیح است چراکہ احوال امت کہ مبحوث عنہا
است بر سرور کاشف الغمۃ معروض میشود و بتعلیم الہی بعض غیب می داند بدلیل قولہ تعالی
عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول و خود صاحب در مختار کہ
نامش منکر اول نوشتہ در شمار بہ تضعیف و تزییف قول تکفیر پرداختہ حیث قال تزوج بشہادۃ
اللہ و رسولہ لم یجز بل قیل یکفر واللہ اعلم اھ ببینند کہ سند اول منکر را این حال است حالا
از حواشی در مختار و دیگر کتب فقہ با اعتبار بشنوند در حاشیہ طحطاوی مرقوم است قولہ

بکفر لعل وجہ ان حلل ماحرم اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ لم یحل النکاح الا بشہود من الجنس
فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح الملتقی لانہ ادعی ان الرسول یعلم الغیب اھ
وقال شیخی زادہ نقلاً عن التتارخانیۃ لا یکفر لان بعض الاشیاء تعرض علی روحہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضی من رسول اھ مافی الطحطاوی علامہ ابن عابدین در رد المحتار علی الدر المختار مینویسید
قولہ قیل یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب قال فی التتارخانیۃ
وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الا
طلاع علی بعض المغیبات تاقول وی فقد بسطنا الکلام علی ہذہ المسئلۃ فی رسالتنا المسماۃ
سل الحسام الہندی لنصرۃ سیدنا خالد النقشبندی اھ مافی الرد و در مجموعہ خانی جلد ثانی مرقوم
است در فتاوی حجۃ میگوید صحیح آن است کہ این مرد کافر نشود زیرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر
علیہ السلام عرض می کنند پس غیب نباشد اھ مخدومی ومخدوم الانامی مرشدی وقبلتی
نائب سید المرسلین مقبول جناب محبوب رب العلمین مولانا میاں صاحب غلام محی الدین
قصوری دائم الحضوری قدس سرہ بر حاشیہ مکتوبات حامدیہ بقلم ہدایت رقم خود نوشتہ
اند والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب ویعرض علیہم الاشیاء کذا
فی معدن الکنز بر پیغمبران علیہم الصلوۃ عرض اشیاء کردہ میشود پس بہ کشف غیب بدانند کذا
فی الخزانۃ اھ الحاصل از حاشیہ طحطاوی وفتاوی تاتارخانیہ ورد المحتار وفتاوی حجۃ
وملتقط ومجموعہ خانی ومعدن کنز وخزانہ بثبوت پیوستہ کہ روایت تکفیر خلاف درایت وغیر
صحیح است انتہی کذا فی تحفہ دستگیریہ صفحہ ۱۴۸

استفتاء بمع مواہیر علماء بمبئی و پشاور وافغانستان وغیرہ زادکم اللہ تعالیٰ فضلاً واجراً۔ سوال چہ

میفرمایند علمای دین متین شرع مبین درین مسئلہ کہ یا غوث الاعظم گفتن و یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ در ختمات خواندن جائز ہست یا نہ و ندا کردن یا سید شیخ عبد القادر جیلانی غنی جائز ہست یا نہ و قدم گرفتن بجانب عراق و یازدہ اسم غوث الاعظم خواندن بہر قدم جائز ہست یا نہ از روی شرع شریف بیان فرمایند تا کہ ثواب و اجر یابند کہ درین زمان فساد بسیار است

کہ عوام | بینوا توجروا رحمکم اللہ تعالی | نجات یابند

الجواب ہو الموفق بالصواب کہ ندا کردن باسم شریف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ خواندن و گفتن صحیح است و از احادیث حرف ندا ثابت است کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتن صحیح است و یا عباد اللہ اعینونی اعینونی اعینونی ثابت ست چنانچہ در شرح حصن حصین مولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری تصریح کردہ است و یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن در وقتی سختی جائز است و صحیح آنست کہ عدم کفر است و کفر شئی عظیم است مسلم را اطلاق کفر نباید کرد چنانچہ در در المختار و رد المحتار و شیخ محمد عابد سندی در طوالع الانوار محشی در المختار و علامہ زمانہ و حبر فہامہ استاذ صاحب در المختار خیر الدین رملی در فتاوی خیریہ خود آوردہ و محاسن خیر الدین رملی در در المختار و در رد المحتار بسیار است و شیخ عبد الحق محدث دہلوی در زبدۃ الاسرار و زبدۃ الآثار نیز آوردہ است و عالم علامہ شیخ محمد یحیی التادفی حنبلی در قلائد الجواہر آوردہ است و شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی در کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار آوردہ است و شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری در مناقب غوثیہ آوردہ است کہ جائز است و عالم علامہ فاضل یگانہ مولانا محمد غوث المخاطب بشرف الملک در انہار المفاخر آوردہ است و شیخ محمد صادق لطیفی القادری در خوارق صادقیہ من مواہب القادریہ آوردہ است و شیخ عبد القادر اربلی در تفریح الخاطر آوردہ است صحیح و درست است و عالم زمانہ سید محی الدین شاہ سید عبد اللطیف قادری نقوی ویلوری در فصل الخطاب آوردہ است و این فتوی

برچند قسم است و عبارات کتب بحسب مسطور الذیل است از روی نظر انصاف ملاحظہ باید نمود و استحقاق را از دست نباید داد کہ از کملاء اولیاء اللہ و از علماء آمدہ است و اطلاق بیجا نباید گفت و نباید کرد بتامل باید بود و یازدہ قدم گرفتن بجانب عراق صحیح است و کفر نیست و ہر کہ کفر میگوید اغلط است زیرا کہ از فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت است کہ بزیارت قبور در بقیع تشریف بردہ اند برای قرب موتی و آن از مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہزار قدم کردہ زیادہ است عموم جائز شد و خاص یازدہ قدم از کجا کفر شد بنص قطعی ثابت کنند

القسم الاول قال المولینا علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح حصن حصین حرز الثمین ط ص ی آ ای رواہ الطبرانی و ابو یعلی و ابن السنی کلہم عن الحسین بن علی و اذا انفلتت دابتہ یقال افلت الشئ او انفلت و نفلت بمعنی فر و فی النہایۃ الانفلات التخلص من الشئ فجاءہ من غیر تمکث فلینا د اعینوا ای اعینونی علی اخذہا و اعینونی فی ردنا یا عباد اللہ المراد بہم الملائکۃ او المسلمون من الجن او رجال الغیب المسمون بالابدال د ای رواہ البزار عن ابن عباس و روی ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما مرفوعا اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینا و عباد اللہ احبسوا فان للہ تعالی عبادا فی الارض تحبسہ قلت حکی لی بعض شیوخنا الکبار فی العلم انفلتت دابۃ اظنہا بغلۃ و کان یعرف ہذا حدیث فقالہ فحبسہا اللہ تعالی علیہم فی الحال و کنت انا مرۃ مع جماعۃ فانفلتت منا بہیمۃ و عجزوا عنہا نقلتہ فوقفت فی الحال بغیر سبب سوی ہذا الکلام ذکرہ النووی فی الاذکار رحمکم اللہ مص ای رواہ ابن ابی شیبۃ ہذہ الزیادۃ موقوف من قول ابن عباس و ان ارادو فی نسخۃ و اذا اراد عونا ای نصرا او اعانۃ او معینا او مغیثا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی ای مکررا ثلثا ط ای رواہ الطبرانی عن زید بن علی عن عقبۃ ابن غزوان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا ضل احدکم شیئا او اراد عونا و ہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا نراہم و قد جرب ذلک ا ر و ذلک

۲۰ عر مجرب

مجرب محقق انتہی کلام مولانا علی القاری رحمۃ اللہ تعالی صفحہ ۲۲ قلمی قال الشیخ محمد عابد الانصاری
المدنی رجال اسنادہ کلہم ثقات وفی الصحیح مسلم حدثنا یحی بن یحی التمیمی ویحی بن ایوب وقتیبۃ
بن سعید قال یحی بن یحی اخبرنا وقال الآخرون اخبرنا اسماعیل بن جعفر عن شریک وہو ابن
ابی نمر عن عطا بن یسار عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع
فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غداً موجلون وانا انشاء اللہ بکم
لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع الغرقد ولم یقل قتیبۃ قولہ واتاکم انتہی وفی سنن جامع الترمذی
صفحہ ۱۲۷ حدثنا ابوکریب اخبرنا محمد بن الصلت عن ابی کدینۃ عن قابوس بن ابی ضبیان عن
ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ فاقبل
علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر وفی الباب
عن بریدۃ وعایشۃ وحدیث ابن عباس حدیث غریب وابوکدینۃ اسمہ یحی المہلب وابوظبیان
اسمہ حصین بن جندب انتہی وفی الدر المختار فی شرح الوہبانیۃ بدرویش درویشان کفر بعضہم
وصحح ان لاکفر وہو المحرر کذا قول شئ قیل بکفرہ انتہی وفی شرح الوقایۃ وفیما اجتمع علیہ
الجمہور لایعتبر خلاف البعض ذکر فی اصول الفقہ ان العلماء اختلفوا فی ان الاجماع ہل
ینعقد باتفاق اکثر المجتہدین اولابد من اتفاق الکل ففی الہدایۃ اختار ان اتفاق الاکثر
کاف ففی مقابلۃ اتفاق الاکثر لایعتبر خلاف الاقل ففی کتب اصول الفقہ رجحوا ذلک المذہب انتہی
وفی رد المحتار فی جزء الثالث فی آخر باب المرتد قولہ بکفرہ لعل وجہہ انہ طلب شیئاً للہ
تعالی واللہ تعالی غنی عن کل شئی والکل مفتقر ومحتاج الیہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر
فانہ یمکن ان یقول اردت اطلب شیئاً اکراما للہ تعالی انتہی وفی الطحطاوی علی در المختار
فی الجزء الثانی فی باب المرتد قول شیئاً للہ قیل بکفرہ لعل وجہہ انہ طلب شیئاً للہ تعالی
واللہ تعالی غنی عن کل شئ والکل مفتقر ومحتاج الیہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر لان لہا

تاویلا فانہ یمکن ان یقول اردت ان اطلب شیئا اکراما للہ تعالیٰ انتہی فی الفتاوی الخیریۃ
فی الجزء الثانی من کتاب الکراہۃ والاستحسان وامّا قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء واذا
اضیف الیہ شیئ للہ فہو طلب شی اکراما للہ فما الموجب لحرمتہ ولا یجوز الاغترار بما فی قید الشرائد
ونظم الفوائد ومن قال شیئ للہ بعض یکفر الخ اذ لا وجہ لذالک وکیف ذلک مع قولہم لا یخرج
المومن من الایمان الا جحود ما ادخلہ فیہ وقولہم الکفر شیئ عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو
بروایۃ ضعیفۃ ومعاذ اللہ ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحہ وینبغی ان یرجح فیہما عدم التکفیر
ووجہ التکفیر بانہ طلب شیئ للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شیئ والکل محتاج الیہ وہذا لا یختلج فی خاطر
احد فان ذکرہ تعالیٰ للتعظیم کما فی قولہ تعالیٰ فان للہ خمسہ ومثلہ کثیر انتہی وفی الدر المختار
وقد انشدنی شیخی الحبر السامی والبحر الطامی واحد زمانہ وحسنۃ اوانہ شیخ الاسلام الشیخ خیر الدین
الرملی اطال اللہ بقاہ انتہی فی رد المختار **قولہ** وقد انشدنی انشد الشعر قراہ قاموس والمراد
اسمعنی الشعر **قولہ** الحبر بالکسر وبفتح العالم او الصالح قاموس **قولہ** السامی ای العالی القدر
قولہ الطامی ای الملآن قاموس **قولہ** واحد زمانہ ای المنفرد فی زمانہ بالصفات **قولہ**
وحسنۃ اوانہ ای الذی احسن اللہ تعالیٰ بہ علی الخلق فی اوانہ فی زمانہ افادہ ط او الذی
بعد حسنۃ لزمانہ الکثیر الاساءۃ علی ابنائہ **قولہ** الشیخ خیر الدین ظاہر اسمہ العلمی اذ ترجمہ جماعۃ
ولم یذکروا غیرہ منہم الامیر المحبی قال خیر الدین بن احمد بن نور الدین علی بن زین الدین بن
عبد الوہاب الایوبی نسبۃ الی بعض اجدادہ العُلیمی بالضم نسبۃ الی سیدی علی بن علیم الولی
المشہور الفاروقی نسبۃ الی الفاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الرملی الامام المفسر
المحدث الفقیہ اللغوی الصوفی النحوی البیانی العروضی المنطقی المعمر شیخ الحنفیۃ فی عصرہ
وصاحب الفتاوی السائرۃ وغیرہا من التالیف النافعۃ فی الفقہ منہا حواشیہ علی المنح
علی شرح الکنز للعینی وعلی الاشباہ والنظائر وعلی البحر الرائق وعلی الزیلعی وعلی جامع الفصولین
ورسائل ودیوان شعر مرتب علی حروف المعجم ولد سنۃ (۹۹۳) وتوفی ببلدۃ الرملۃ سنۃ (۱۰۸۱)

واطال فی ذکر مناقبہ واحوالہ وبیان مشایخہ وتلامذتہ فلیراجع **قولہ** اطال اللہ بقاءہ ای وجودہ والمراد الدعا بالبرکۃ فی عمرہ لان الاجل محتوم وذکر ط عن الشرعۃ وشرحہا ما یفید کراہۃ الدعاء بذلک **اقول** یرد علیہ انہ علیہ الصلاۃ والسلام دعا لخادمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ بدعوات منہا واطل عمرہ ومذہب اہل السنۃ ان الدعاء ینفع وان کان کل شئ یقدر واستفید من کلام الشارح انہ الف کتابہ ہذا فی حیاۃ شیخہ المذکور وہو کذلک فانہ سیذکر آخر الکتاب انہ فرغ من تالیفہ سنۃ ١٠٧١ فیکون قد فرغ من تالیفہ قبل موت شیخہ المذکور بعشر سنین انتہی صفحہ ٣٥ جلد الاول وقال السید بدر الدین الموسوی الرضوی فی الرسالۃ احقاق الحق مسئلہ ندا بغیر خدا در ہر زمان ومکان بدون ارادہ کشف کروب ودفع صعوب مختلف فیہا است الخ **اقول** لا یختلف احد من اہل المحاورۃ ولا من العلماء والفضلاء الذین یعرفون المحاورۃ وکلام العرب ویعرفون ضوابطہ النحویۃ کما عرفت فی الدلائل المذکورۃ مرۃ غیر مرۃ لکن یختلف الجہال الذین لا یعرفون شیئا منہا حتی لا یعرف شرح الجامی المنادی وہو مطلوب اقبالہ ای توجہ الیک بوجہہ او بقلبہ حقیقۃ یا زیدا او حکما یا سماء ویا جبال فبہذا اعلم ان النداء لا یختص بمکان دون مکان وزمان دون زمان وایضا وقع مثل ہذا الکلام فی الکلام المجید والفرقان الحمید مثل یا ارض ابلعی وسماء اقلعی ویاجبال اوبی فان المندوب ایضاً کما قال بعضہم منادی مطلوب اقبالہ حکما علی وجہ التفجع فاذا قلت یا محمداہ فکانک تنادیہ وتقول لہ تعالی فانا مشتاق الیک ونقل عن سیبویہ ایضا انہ منادی حکما ولا اختلاف لاحد فی استعمال النداء فی المنادی الحقیقی والحکمی سواء کان من الاحیاء والاموات او غیر ذوی العقول فثبت جہلہ کان کحاطب اللیل یضیع القدح بلا تامل ولا تفکر وتدبر ولا یعرف حال الاتمام ولا یخاف من امر الدین فانہ یقول ای شئ شاء وایضا لا یعلم المستفتی الا بلفظ المختلف فیہ حتی یقال ما اسمک یقول مختلف کما فی نفس الامر بل یقال ما اسم ابیک یقول مختلف فیہ ایضا وہذہ مضحکۃ فی شانہ خاصۃ وبکارۃ فی مالہ لامۃ فلما ثبت حالہ ہکذا فکیف یصل ہذہ العبارۃ بمرتبۃ

الثبوت عنده **قوله** سمیع وبصیر در ہر وقت وآن وہر زمان ومکان بجز او حق سبحانہ عز شانہ
کسی دیگر را دانستن شرک است وبارادۂ قضای حاجت وتصرف در امور وکفایت بلاشبہ
ممنوع ومقتضی بکفر است **اقول** ان السمع والبصر والحضور والنظور والمتصرفات فی
قضاء حوائجہم ثابتۃ للارواح الانبیاء والاولیاء بالدلائل المذکورۃ غیر مرۃ باقدار اللہ سبحانہ
عز شانہ وایضا لایخفی ما فیہ من عدم التمیز حقیقۃ الشرک والکفر علی من لہ عقل سلیم وایضا یلزمہ
الترجیح الاضعف علی الاقوی وہو ممنوع قطعا وذلک من جہلہ وسقامۃ قلبہ وایضا یلزمہ
عناد من الانبیاء والاولیاء لانہ اجراء علی التکفیر باطلاق اسمائہم والعجب من سوء حالہ کیف
یجترء علیہ مع انہ یدعی الایمان والاسلام **قولہ** وبعد تقدیر بحسب معنی الفاظ صریحۃ درست
نیست الخ **اقول** ہذا الکلام یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئا للہ معناہ صحیح وعبارۃ فصیحۃ
عند اہل المحاورۃ بوجوہ متعددۃ احدہا یا شیخ عبد القادر جیلانی اُمددنی شیئا مملوکا للہ الشئی
مفعول لامددنی واللام للتملیک وثانیہا یا شیخ عبد القادر جیلانی اطلب بتوسلک شیئا مملوکا
للہ الشئی مفعول للطلب واللام کذلک وثالثہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اعنی بتوسلک شیئا
خاصا للہ الشئی مفعول لاعنی واللام للتخصیص ورابعہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اطلب
حاجتی بتوسلک ہو شئی خالص لوجہ اللہ الشئی خبر مبتداء محذوف علی تقدیر الرفع واللام ایضا
للتخصیص بتقدیر المضاف وخامسہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اتوسل بک شیئا مملوکا
للہ فالشئی منصوب بنزع الخافض علی تقدیر الحذف والایصال واللام ایضا للتملیک
وسادسہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اُرید بتوسلک تحصیل شئی مملوک اللہ فالشئی
مجرور بتقدیر المضاف وان کان تقدیر المضاف وابقاء المضاف الیہ بحالہ نادرا قلیلا جدا
واللام ایضا للتملیک وسابعہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اعطنی شیئا مملوکا للہ الشئی
مفعول لاعطنی واللام للتملیک فان قیل علی ہذا التوجیہ الآخر یلزم ان یکون العبد القادر
متصرفا فی مملوک اللہ والتصرف فی ملک الغیر لایجوز بدون اذنہ کما ہو ظاہر فکیف یطلب عدم

الجواز قلنا ان کل موجود مملوک للہ ومخلوق لنفع الغیر فلا ضرر فی جواز التصرف لان مالکیۃ تعالی حقیقی ومالکیۃ غیرہ سبحانہ وتعالی مجازی بفیضان اللہ سبحانہ وتعالی وایضا لایلزم عدم الجواز لان التصرفات فی مثل ہذا المقام لایکون باستقلالہ بل بفیضانہ واذنہ تعالی والتصرف فی المملوک باذن المالک جائز بلا شبہۃ وایضا لما کان معنی الاعطاء الحقیقی ممتنعا فی ہذا المقام یوجب ان یعتبر معنی مجازی یعنی اُمددنی بقرینۃ الاستمداد وجریان المجاز کثیر فی الاستعمال ولایخفی علی من لہ عقل سلیم وطبع مستقیم ان توجیہات المستفتی لایصح بتمامہا لان المستفتی جعل اللام للتعلیل کما یعرف بترجمتہا لانہ لایعلم معانی اللام حتی نسی العامل فکیف یعلم ضوابطۃ النحویۃ بفہم ہذہ التوجیہات الانیقۃ وجعل لفظ اللہ علۃ وواسطۃ فی تحصیل مقاصد المستمدین بغیر سبحانہ وتعالی ممتنع کما لایخفی علی من طالع کتب الفقہیۃ ایضا لایخلوا ہذہ التوجیہ الاخیر فی الاستفتاء بتقدیر التوجہ عن ضعف آخر فی الطبع المستقیم کما لایخفی علی من لہ ذوق سلیم انتہی وفی المرقات فی شرح حدیث حدیث تبلغنی حیث کنتم قال القاضی ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری الکل کالمشاہد بنفسہا او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ وایضا فیہ للغیب مبادی ولواحق فمبادیہا لایطلع ملک مقرب ولانبی مرسل واما اللواحق فہو ما اظہر اللہ تعالی علی بعض احبابہ لوحۃ علمہ وخرج بذلک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلک اذا تنور الروح القدسیۃ وازداد نورانیتہا واشراقہا بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وبتجلیۃ ذات القلب عن صداء الطبعیۃ والمواظبۃ علی العلم والعمل وفیضان الانوار الالٰہیۃ حتی یقوی النور وینبط فی فضاء قلبہ فتنعکس فیہ النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتصرف فی اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفۃ التی ہی اشرف العطایا فکیف بغیرہ انتہی وفی فصل الخطاب صفحہ ١٢٧ للسید شاہ عبد اللطیف قادری نقوی ویلوری وہم ازینجا است آنچہ عرفا وعلماء طریقہ قادریہ بعد اداء دوگانہ صلوٰۃ الحاجت باسم یاشیخ سید عبد القادر

شیئاً للہ نداء توسل میکنند چون بیان این دوگانہ مع الاسناد طولی دارد بنابران استقلالاً
در فائدہ لاحقہ خواہد آمد و ہم ازینجا است آنچہ بعضی از اصحاب طریقہ قادریہ ختم قادریہ را بعمل می آرند
و در وی شیئاً للہ یا شیخ سید عبد القادر جیلانی میخوانند و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نیز این ختم را
در انتباہ بقلم آوردہ و آنچہ در وی بعض اصحاب طریقہ قادریہ برائی حصول مہمات شیئاً للہ یا شیخ
سید عبد القادر جیلانی یک صد و یازدہ بار میخوانند حکایت نمودہ است و ہم ازینجا است شیخ
الهند شیخ عبد الحق دہلوی در منہج السالک الی اشرف المسالک در آداب ذکر میفرماید چہارم
مدد جستن بدل در نزد شروع در ذکر بہمت شیخ کہ ذکر از وی وارد و اگر بزبان نیز ندا کند شیخ را
و فریاد خواہد از وی نیز روا است اگر حاجت بدان افتد ولہہنا کلام لایحتملہ المقام و ہم ازینجا است
آنچہ مولوی نعیم اللہ مجددی در رسالہ معمولات مظہریہ می نگارد و طریق کیفیت تعویذ برای
ہر مرضی و دردی کہ باشد معمول چنین بود ہرگاہ میخواستند کہ کسی را تعویذ دہند این کلمات را
نوشتہ عنایت میفرمودند و میگفتند کہ در بازو یا در گلو بندد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اعوذ بکلمات
اللّٰہ التّامات کُلِّھا من شرِّ ما خلق بسم اللّٰہ الّذی لا یضُرُّ مع اسمہ شئ فی الارض
ولا فی السّماء وھو السمیع العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ
علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین یا حضرت مجدد رضی اللّٰہ تعالی عنک
صاحب این حرز را در ضمن تو سپردیم انتہی الخ [۱۴] و فی کنز العباد و رق ۳۳ قلمی ہر وقت کہ از ملازمت
ذکر زبان باز ماند یک ساعت دل را بذکر مشغول کند و مراقب دل شود و منتظر باشد تا چہ
در نظر او آید و از ہر خیال مہیب و آواز مخوف کہ بیند یا شنود نہ ترسد و دل را قوی دارد و
در حال پناہ بولایت شیخ دہد و نام شیخ بزبان راند و از ہمت [۱۴] او مدد طلبد تا حق تعالی بلطف
خویش مندفع گرداند و ہر وقت کہ بوضو یا نماز جمعہ یا جماعت بیرون آید باید کہ چشم در پیش دارد
و بجوانب ننگرد دل و زبان را مشغول ذکر گرداند تا متفرق نشود انتہی [۱۵] و فی الرسالۃ
المعمولات المظہریۃ صفحہ ۸۲ ذکر کیفیت تعویذ برائی ہر مرضی و دردی کہ باشد معمول چنین بود

ہرگاہ

ہرگاہ میخواستند کہ کسی را تعویذ دہند این کلمات را نوشتہ عنایت میفرمودند و میگفتند کہ در بازو ویا در گلو بندد بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات کلہا من شر ما خلق بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین یا حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنک صاحب این حرز را درضمن تو سپردیم انتہی تحریر این کلمہ مخصوص برای نفس زکیہ است کہ مناسبت تام و اتصال روحانی با روح حضرت مجدد قدس سرہ داشتہ باشد انتہی **القسم الثانی**

قال العلامۃ والبحر الفہامۃ المولینا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ الباری فی نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۱۶ وعن الشیخ ابی الحسن علی الخباز قدس سرہ قال سمعت الشیخ ابا القاسم عمر البزار یقول سمعت سیدی السیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت حاجتہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام من التشہد احدی عشر مرۃ ویذکرہ ثم یخطوا الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالی وفی روایۃ وینشد من کلامہ ہذین البیتین المبارکین ایدرکنی ضیم وانت ذخیرتی واظلم فی الدنیا وانت نصیری وعار علی حامی الحمی وہو منجدی اذا ضاع فی البیدا عقال بعیری وقد جرب ذلک مرارا فصح رضی اللہ عنہ انتہی ۲ وقال العالم المحدث الشیخ عبد الحق الدہلوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فی زبدۃ الاسرار والآثار صفحہ ۱۱ وقال رضی اللہ عنہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عز وجل فی حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام ویذکرہ ثم یخطوا الی جہۃ العراق

احدی عشرة خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی بفضل اللہ وکرمہ انتہی وقال الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہما فی بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار صفحہ ١٠١ قال ابو المعالی فاتیت الشیخ ابا الحسن علیا الخباز رحمہ اللہ تعالی وحدثتہ بہذہ الحکایۃ فقال سمعت الشیخ ابا القاسم عمر البزار یقول سمعت سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عز وجل فی حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقراء فی کل رکعۃ بعد الفاتحہ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطو الی جہۃ العراق احد عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالی انتہی وقال الشیخ محمد بن یحیی التادفی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فی قلائد الجواہر صفحہ ٥٤ وقال الشیخ علی الخباز رضی اللہ عنہ سمعت الشیخ ابا القاسم عمر یقول سمعت سیدی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدت فرجت عنہ ومن توسل الی اللہ بی فی حاجۃ قضیت حاجتہ ومن صلی رکعتین یقراء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ویصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام من التشہد احدی عشرۃ مرۃ یسلم علیہ ویذکرنی باسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی انشاء اللہ تعالی وفی روایۃ ویخطو الی جہۃ الشرق نحو قبری احد عشر خطوۃ او قال سبع خطوات ویذکرنی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی وفی روایۃ وینشد من کلامہ ایدرکنی ضیم انت ذخیرتی واظلم فی الدنیا وانت نصیری وعار علی حامی الحمی وہو منجدی اذا ضل فی البید اعقال بعیری وقد جرب ذلک مرارا فصح رضی اللہ عنہ وقال الشیخ عبد القادر ابن محی الدین الاربلی فی تفریح الخاطر ذکر فی بہجۃ الاسرار وتکملۃ الیافعی قال رضی اللہ عنہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فرجت عنہ ومن توسل بی فی

حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرا فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ
مرۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ مرۃ ثم یخطوا الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ
ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی انتہی قال المولانا محمد غوث المخاطب بشرف الملک رحمہ
اللہ فی انہار المفاخر فی النہر التاسع فی الجدول الثالث صفحہ ۲۳۰ کہ شیخ ابو المعالی میگوید
آمدم نزد شیخ ابی الحسن خباز واین حکایت پیش او باز گفتم گفت شنیدم شیخ ابا القاسم عمر بزاز
را رحمۃ اللہ علیہ میگفت کہ شنیدم شیخ محی الدین سید عبد القادر را رضی اللہ عنہ میفرمود کسیکہ
استغاثہ کند پیش من در کربتی بکشایم آن کربت را ازوی وکسیکہ خواند نام مرا در شدتی
آسان سازم آنرا وہر کہ توسل بمن نماید در حاجتی بسوئی خدای تعالیٰ حاجتش روا کنم وہر کہ
دوگانہ نماز بگذارد ودر ہر رکعت بعد از سورۂ فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند وبعد از سلام
درود وسلام فرستد بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وذکروی کند پستر یازدہ گام بسوی جہت
بغداد درود ونام من یاد کند وحاجت خود خواہد پس حاجت او روا خواہد شد موجہ در غوثیہ نوشتہ
است این نماز را صلوۃ الاسرار میگویند واز ملفوظ غیاثی نقل کردہ کہ مسمّی است بہ صلوۃ
الحاجۃ واز شیخ یوسف سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ نقل کردہ کہ حضرت رسول خدا را صلی اللہ علیہ وسلم
در خواب دیدم وپرسیدم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی را اجل رسیدہ باشد او را
علاجی ہست کہ نمیرد فرمود اگر دوگانہ فرزند من سید عبد القادر باعتقاد راسخ بگذارد عمروی دراز
گردد انتہی وقال الشیخ محمد الصادق الشہابی السعدی القادری فی المناقب الغوثیہ صفحہ ۲۳۵
فی کیفیۃ اداء صلوۃ الاسرار در ملفوظ غیاثی آوردہ است کہ اکثر بزرگان دین ومشایخ عین
الیقین فضایل دوگانہ ویازدہ گامی کہ مسمی بہ صلوۃ الحاجت است وصلوۃ الہدیۃ
الی حضرۃ القادریہ نیز گویند ومابین العشائین می گذارند واز جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم استفادہ نمودہ اند وباداء آن دوگانہ مامور شدہ اند چنانکہ حضرت شیخ یوسف
سجاوندی قدس سرہ میفرمایند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم

وپرسیدم کہ اگر شخصی اجل رسیدہ باشد او را علاجی ہست کہ نیز دفرمودند اگر دوگانہ ولدی سید عبد القادر رضی اللہ عنہ باعتقاد راسخ ادا نماید عمروی مزید گردد واز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ در فضایل صلوٰۃ الحاجۃ در بہجۃ الاسرار وتکملہ یافعیہ نقل میکنند کہ فرمودہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت رومن صلی رکعتین یقرا فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ مرۃ ثم یخطوالی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوط ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی بہا انتہی وقال شاہ سید عبد اللطیف المعروف سید محی الدین شاہ قادری ویلوری فی فصل الخطاب بدانکہ دوگانہ قادریہ باشرع شریف منافات ندارد وباسناد قویہ ثابت بود شیخ الہند عبد الحق دہلوی در اخبار الاخیار در احوال سلطان الاولیا سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ میفرماید فرمود ہرگاہ از خدا چیزی خواہید بوسیلہ من خواہید تا خواہش شما باجابت رسد وفرمود ہر کہ استغاثت کند بمن در کربتی کشف کردہ شود آن کربت از وو ہر کہ منادی کند بنام من در شدتی کشادہ شود آن شدت از وو ہر کہ توسل کند بمن بسوی خدا در حاجتی قضا کردہ شود آن حاجت مراو راو فرمود کسیکہ دو رکعت نماز بگذارد وبخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورہ اخلاص یازدہ بار بعد از ان درود بفرستد بر پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام بعد از ان یازدہ گام بجانب عراق برود ونام مرا گیرد وحاجتی خود را از درگاہ خداوندی بخواہد حق تعالی حاجت او را قضا گرداند بمنہ وکرمہ انتہی ایضا شیخ الہند عبد الحق دہلوی در زاد المتقین می نگارد وقتی سخن در دوگانہ کہ مسمی بصلوٰۃ الاسرار متعارف این سلسلہ عالی مقدار است افتاد فرمودند کہ شیخ ما خود این دوگانہ رانمی گذاردند وشیخ محمد بکری نیز انتساب باین سلسلہ علیہ داشتند وبدان قائل نبودند فقیر عرض کرد کہ ذکر این دوگانہ در بہجۃ الاسرار کردہ است پس بہجۃ الاسرار را طلبیدند وفقیر نقل از انجا بر آورد فرمودند این نقل مگر بایشان نرسیدہ باشد انتہی وفی نشر الجواہر روایت ہی شیخ ابی المعالی سے کہی ہین

قصہ بشر فرضی کی اونٹون کا جو گم ہوئی تھی سنا یعنی وہی قصہ جو حضرت کی کرامات مین گذرا مین نزدیک شیخ الحسن خباز کی آیا اور اونسی یہہ حکایت کیا شیخ ابی الحسن کہی شیخ ابا القاسم عمر بزاز سی سنا ہون کہتی تھی کہ شیخ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتی تھی کہ جو کوئی کسی کربت مین استغاثہ میری سی کری تو مین وہ کربت دور کرونگا اور جو کوئی میرا نام شدت کی وقت یاد کری تو مین وہ شدت اوسپر آسان کرونگا اور جو کوئی کسی حاجت مین خدای تعالی پاس میری سی توسل پکڑیگا تو اوس حاجت کو مین آسان کرونگا اور جو کوئی دوگانہ نماز پڑھی اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کی بعد گیارا بار سورۂ اخلاص پڑہی اور سلام کی بعد درود و سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجی اور اوسکا ذکر کری پھر بغداد کی طرف گیارہ قدم جاکی میرا نام یاد کری اور اپنی حاجت چاہی تو اوسکی حاجت روا ہوگی رسالہ غوثیہ مین لکہا ہی اس نماز کا نام صلوۃ الاسرار ہی ملفوظ غیاثیہ سی نقل کیا ہی اسکا نام صلوۃ الحاجۃ ہی اور شیخ یوسف سجاوندی سی نقل کیا ہی کہی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی شخص کی اجل پہنچی تو اوسکی نہ مرنیکا کچھہ علاج ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائی دوگانہ نماز جو میری فرزند سید عبد القادر سی ہی راسخ اعتقاد سی گذاری تو اوسکی عمر دراز ہوگی انتہی القسم الثالث قال الشیخ محمد بن یحی التادفی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فی قلائد الجواہر صفحہ ۸۶ مصر وقال عبد اللہ الجبائی لقیت بہمدان رجلا من اہل دمشق اسمہ ظریف قال لقیت بشر الفرضی فی طریق نیساپور ومعہ اربعۃ عشر جملا سکرا فقال لی نزلنا فی بریۃ قفراء مخوفۃ لا یقف الاخ لاخیہ فیہا من الخوف فلما حملت الجمال من اول اللیل فقدت اربعۃ جمال محملۃ فطلبتہا فلم اجدہا فانقطعت عن القافلۃ فنتصب لی الجمال ووقف معی فلما انشق الفجر ذکرت الشیخ السید عبد القادر رضی اللہ عنہ وکان قال لی ان وقعت فی شدۃ فنادنی فانہا تنکشف عنک فقلت یا شیخ سید عبد القادر جمالی مرت ونظرت الی مطلع ضوء الفجر فرایت رجلا علی رابیۃ وعلیہ ثیاب بیض وہو یشیر الی بکمہ فلما صعدت التل فلم اجد احدا ثم رایت اربعۃ الجمال

باحمالها تحت التل بارکۃ فاخذناھا ولحقنا القافلۃ انتھی وقال الشیخ نور الدین ابی الحسن علی
بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیھما فی بھجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۲ و معدن الانوار
اخبرنا ابو المعالی عبد الرحیم ابن مظفر بن مھذب القرشی قال اخبرنا الحافظ ابو عبد اللہ محمد
بن محمود ابن النجار البغدادی قرأۃ علیہ وانا اسمع ببغداد قال کتب لی عبد اللہ الجبائی ونقلتہ من
من خطہ قال لقیت بھمدان رجلا من اھل دمشق یقال لہ ظریف قال لی لقیت بشرا الفرضی فی طریق
نیساپور اوقال خوارزم ومعہ اربعۃ عشر جملا سکرا فقال لی نزلنا فی بریۃ مخوفۃ لا یقف فیھا الاخ
مع اخیہ من الخوف فلما حملنا الاحمال من اوائل اللیل فقدنا اربعۃ من الجمال محملۃ فطلبتھا فلم اجدھا
ورحلت القافلۃ وانقطعت عنھا اطلب الجمال فتعصب لی الجمال ووقف معی وطلبناھا فلم نجدھا
فلما انشق الفجر ذکرت قول الشیخ یعنی الشیخ السید محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ان
وقعت فی شدۃ فنادنی فانھا تنکشف عنک فقلت یا شیخ عبد القادر جمالی مرت ثم التفت
الی مطلع الفجر فرأیت فی ضوء الفجر اول ما انشق رجلا علی رابیۃ علیہ ثیاب شدیدۃ البیاض
وھو یشیر الی بکمہ ای تعال قال فلما صعدنا علی الرابیۃ لم نر احد ثم رأینا الاربعۃ جمالی تحت
الرابیۃ بارکۃ فی الوادی فاخذناھا ولحقنا القافلۃ انتھی قال العالم الفاضل محمد غوث
المخاطب بشرف الملک رحمۃ اللہ علیہ فی انھار المفاخر صفحہ ۱۶۵ فی النھر السابع الجدول الثانی الشعبۃ
الثانیۃ والعشرون منھا مروی است از شیخ ابی المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مھذب قرشی
از حافظ ابی عبد اللہ محمد بن محمود نجار بغدادی کہ نوشتہ بود ابی عبد اللہ جبائی واز خط او
نقل گرفتہ ام کہ ملاقات کردم در ہمدان مردی را از اہل دمشق معروف بہ ظریف وی ہگفت
کہ ملاقات کردم بشر فرضی را در راہ نیساپور یا خوارزم و با او چہاردہ اشتر بار شکر بودند پس گفت
فرود آمدیم در دشت خوفناک کہ آنجا برادر برای برادر نمی ایستاد در اول شب شتران را بار
کردیم پس چہار اشتر مع بارہا گم شدند ہر چند جستیم لیکن نیافتیم وقافلہ روان شد و من از قافلہ
جدا گشتم برای جستن اشتران واشتربان با من مرافقت نمود وایستاد چون صبح شد یاد کردم

فرمودہ

فرمودہ شیخ سید عبد القادر را کہ اگر گرفتار شوی در شدتی پس مرا بخوان ہر آئینہ آن شدت
دور خواہد گردید پس بگر گفتم یا شیخ سید عبد القادر اشتران من رفتند پستر متوجہ شدم بسوئی
مطلع فجر دیدم در اول روشنائی فجر مردیرا کہ بر پشتہ زمین ایستادہ و در بر او بسیار لباس
سفید است بسوئی من اشارت میکند باستین خود کہ بیا پس بر بلندی برآمدم و کسی را
ندیدم و ہر چہار اشتر زیر پشتہ در دشت نشستہ بودند پس آن اشتران را گرفتیم و بقافلہ پیوستیم
انتہی قال امام العلما محمد صبغۃ اللہ بدر الدولہ قاضی الاسلام رحمہ اللہ فی نشر الجواہر صفحہ ۱۲
روایت ہے ظریف دمشقی سے کہے ہین ابشر قرضی سے نیشاپور یا خوارزم کے راہ میں ملاقات کیا
اوسکے ہمراہ شکر کے چودہ اونٹ تھے سو مجھے کہا ایک جنگل مین اترا تھا وہان ایسا خوف تھا کہ
ایک بھائی دوسرے بھائی کیواسطے کھڑا نہ ہیگا پہلی شب مین اونہون کو بار کیا اوسمین سے
چار اونٹ مع شکر گم ہوئے ہم بہت ڈھونڈ ہے لیکن نہ ملے قافلہ روانہ ہوا مین اونٹھان ڈھونڈنے
واسطے پیچھے رہا شتربانان میرے واسطے کھڑے رہے جب صبح ہوئی مین شیخ سید عبد القادر
رضی اللہ عنہ کا مقولہ یاد کیا حضرت فرمائے تھے تو اگر کچھہ شدت مین گرفتار ہوگا تو مجھے یاد کر
شدت دور ہوویگی مین مکرر کہنے لگا یا شیخ سید عبد القادر اونٹھان میرے گئے پھر صبح صادق
نکلتی سو طرف مین دیکھا تو ایک مرد زمین کے پشتہ پر لباس بہت سفید پہنا ہوا کھڑا ہے مجھے اپنی
آستین سے اشارہ کرتا ہے ادہر آ مین بلندی پر چڑھا وہان کسی شخص کو نہ دیکھا اور وہ چار اونٹ اسکے
پیچھے بیٹھے ہین مین وہ اونٹھون کو لیکے قافلہ مین آکے ملا انتہی وفی السنن الترمذی صفحہ ۵۹۴
حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا شعبۃ عن ابی جعفر عن عمارہ بن خزیمۃ بن ثابت
عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافنی
قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا
فیحسن وضوءہ ویدعوا بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد
انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللہم فشفعہ ہذا حدیث حسن صحیح انتہی قال

العلامة والحبر الفهامة المولينا علي القاري رحمه الله الباري في حرز الرضين شرح حصن حصين وقد يقال معنى وا قدرك الخير اظهر تقديرك الخير لي من هذا الامر وبين وجهه لينكشف لي الخير والشر ولا يبعد ان يكون مثل هذا الامر معلقا بدعاء العبد فيقع على مقتضاه فان القدر جزئيات لكليات القضاء كما حقق في زيادة العمر ورد القضاء بالدعاء في قوله تعالى يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب انتهى وفي التفسير روح البيان وفي الواقعات المحمودية اعلم ان اللوح على قسمين معنوي وصوري فالصوري ثمانية عشر الفا اصغرها في هذا التعيين وهو قابل للتغير والتبدل وقوله تعالى يمحوا الله ما يشاء ويثبت ناظر اليه اما المعنوي فلا يقبل التغير والتبدل وليس له زمان وجسم وما ذكروا ان اللوح ياقوتية حمراء اطرافه من زبرجد فهو اللوح الصوري واما المعنوي ففي علم الله تعالى الازلي وهو لا يتغير ابدا وقد وقع الكل بارادة واحدة وفي وجود الانساني ايضا لوحان جزئيان معنوي وصوري المعنوي الجزئي باب اللوح المعنوي الكلي والصوري للصوري ينكشف لاكثر الاولياء واما المعنوي فلا يحصل الا للواحد وفي موضع آخر منها ما سوى الله تعالى مما كان ما سيكون من ارادة واحدة ازلية لا تكثر فيها ولا تغير ولا تبدل وهي المراد من قوله تعالى ما يبدل القول لدي علينا الخ انتهى حرره العبد المذنب المسكين مريد محي الدين الحنفي القادري الغفوري البشاوري النوشهري عفا الله عنه ولوالديه ولجميع المسلمين



باسمه سبحانه در تحقیق جواز یا شیخ سید عبد القادر رضی الله عنه فقیر رساله مستقله نوشته است بنام تحفهٔ دستگیریه در جواب اثنا عشریه ونداء بنام مقبولان خدای تعالی برای انجاح مطلب از وسبحانه موثر است کما جاء فی حدیث جامع الترمذی وغیره وایضا قال الغوث الاعظم والقطب الافخم من نادانی باسمی قضیت حاجته کما فی بهجة الاسرار ۱۲ بقلم فقیر غلام دستگیر قصوری کان الله له سنه ۱۳۰۱

یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن وخواندن
درختم غوثیہ مکرمہ جایز وصحیح است وقول مخالف
باطل وقبیح است حررہ الراجی رحمۃ ربہ الصمد
میرزا محمد عفی عنہ

یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن جایز است
بلکہ نزد صوفیہ کرام اسم اعظم است منکر این مبتدع
ومخالف اعتقاد سنت وجماعت است فقط
کتبہ العبد الفقیر السید غلام محمد امین اللہ ابن السید
عماد الدین الحسینی الموسوی الرفاعی عفی عنہما۔
خادم سجادہ جدی



قول من یقول ان قول
القائل یا عبد القادر
الجیلانی شیئاً للہ کفر خطاء لا یجوز تکفیر المسلم بہذا القدر
حررہ المفتقر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بنذیر احمد
خان رامپوری عفی عنہ



الجواب صواب واللہ سبحانہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم۔ حررہ حامل نعال العلماء سکندر
کان اللہ تعالی لہ

من اجاب فقد اصاب واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب نمقہ المفتقر الی اللہ الشکور
عبد الغفور صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح کتبہ الفقیر فیض محمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح کتبہ محمد طاہر عفی عنہ
وعن والدیہ وعن سائر المسلمین۔

اصاب من اجاب ولہ عند اللہ ثواب
احقر البریہ وارذل الخلیقہ بل لاشئ فی الحقیقہ
محمود ابن حافظ اسمٰعیل کان اللہ لہ ولاسلافہ
واخلافہ آمین

المجیب مصیب ولہ حظ ونصیب وفیہ رد لکل
منکر وریب کتبہ سید عبد الرحیم ابن سید
ابا میان عفی عنہما وعن سائر المسلمین
ساکن جامنگر

الامر کما ذکر کتبہ محمد صدیق عفا اللہ عنہ وعن
والدیہ وعن استاذیہ وعن سائر المسلمین

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب حررہ
ابو احمد دین محمد عفا عنہ الصمد

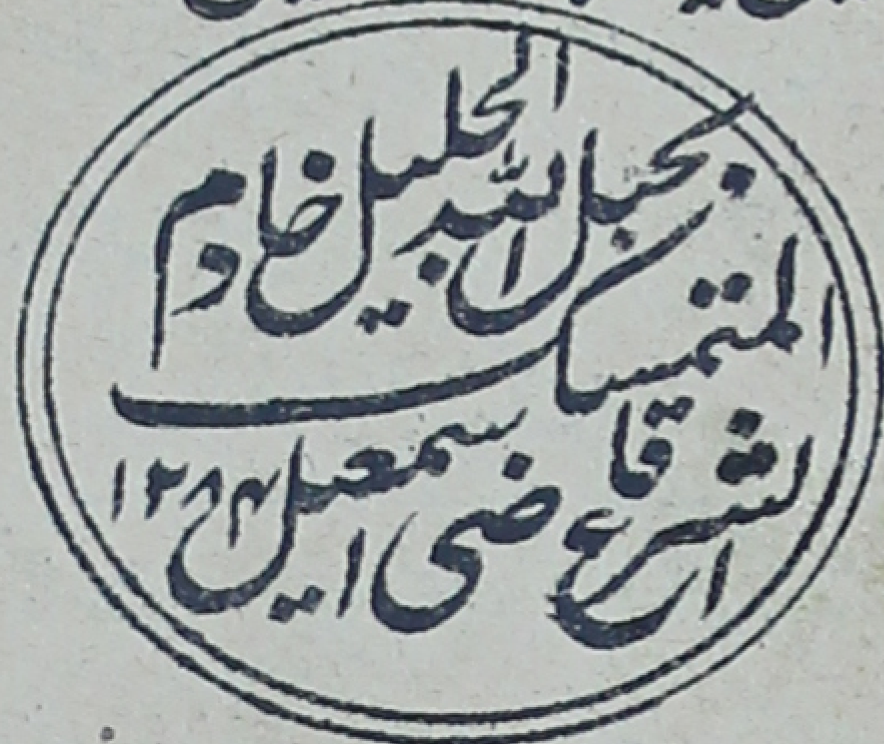
قد ظہر الحق حق الظہور محمد عبد الرشید دہلوی عفی عنہ

ہذا الجواب صحیح بلا ارتیاب ومن انکرہ فہو مضل
فقیر محمد عمر دہلوی



الروایات المصدرۃ
معتمدۃ کتبہ خادم الطلبۃ القاضی اسمعیل المہری
عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین

١٩ الجواب صحيح و معتمد كتبه خادم الشرع القاضي اسمعيل الجلمانی الشافعی عفا اللہ تعالی عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین ۱۲



المجیب مصیب واللہ الهادی الی سواء السبیل خادم الطلبة العلم احقر العباد الراجی عفو ربہ محمد بدرالدین ابن المرحوم القاری محمد امیر الدین الحسنی عفی عنہ

المجیب مصیب ولہ صواب عظیم ومن انکر فقد ضل وغوی رقمہ احقر العباد حسن بن نور محمد عفی عنہ

١٩ المجیب مصیب ولہ فی الآخرۃ نصیب ہذا الفتوی صحیح مخالفہ غوی کتبہ فقیر حقیر سید اکبر شاہ الحنفی القادری عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ کموسیٹھ

٢٠ المجیب مصیب ہذہ الروایات من الکتب المعتبرات حق وصحیح عند علماء اہل السنۃ والجماعۃ لایخالفہ الا الروافض او المبتدع حررہ سید محمد لقمانی عفی عنہ

٢١ المجیب مصیب حررہ العبد المسکین صلاح الدین صاحبزادہ از اولاد صاحب موضع تودیری شریف عفی عنہ ربہ

٢٢ الجواب حق والمجیب محق کتبہ محمد رسول شنواری

٢٣ الجواب صحیح و معتمد عند العلماء الثقات لاینکرہ الا المخالف العقیدۃ او غیرہ کتبہ الحقیر عبد الرحمن عفا اللہ عنہ

٢٤ المجیب مصیب ہذہ الروایات من الکتب المعتبرات الثقاۃ لاشک فیہ کتبہ احقر عباد اللہ السبحان محمد خلیل الرحمن پشاوری عفا اللہ عنہ

٢٥ المجیب مصیب کتبہ الفقیر محمد رحمت اللہ عفی عنہ

٢٦ من اجاب فقد اصاب حررہ العبد الفقیر حسین بن صالح محمد عفا اللہ عنہما

٢٧ المجیب مصیب لایخالفہ الا منکر او مبتدع حررہ الفقیر محمد حسن عفا اللہ عنہ

٢٨ المجیب مصیب ہذہ الروایات من الکتب المعتبرۃ حق وصحیح عند علماء اہل السنۃ والجماعۃ حررہ عبد اللطیف بن مولوی محمد ہاشم ساکن قبر پاٹوہ

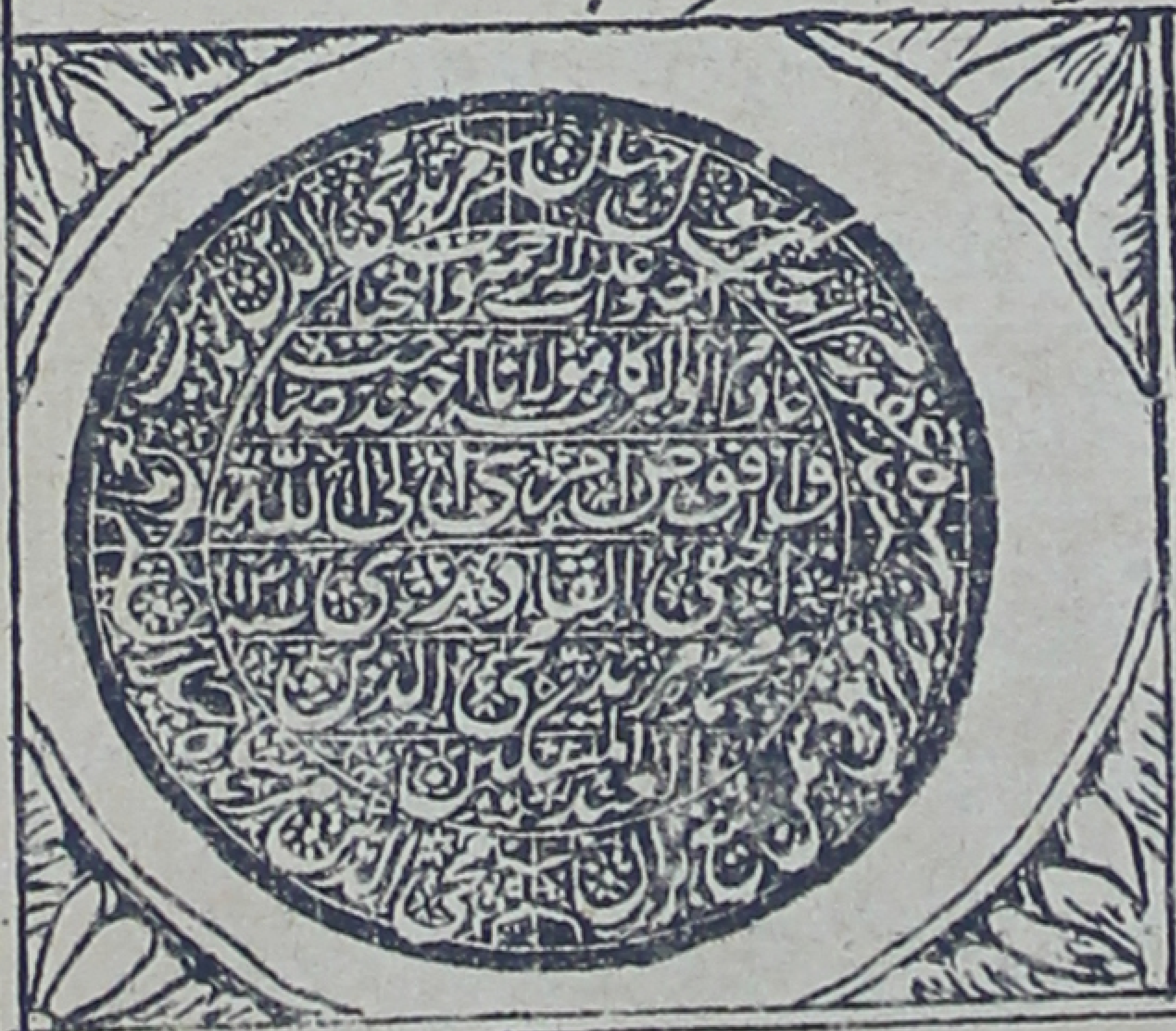
استفتاء بمہر مفتی حنفی مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالی شرفاً وتعظیما بدانکہ عبارت

فتاوی خیریہ را تحریر کردہ بمیان حاجی احمد بن عبد اللہ میمن نورانی دادہ بودم ایشان از مکہ معظمہ مہر کنانیدہ ارسال داشتند بذریعہ ڈاک رسیدہ است وآن این است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

داما قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء واذا اضیف الیہ فہو طلب شیء اکراما للہ فما الموجب لحرمتہ ولا یجوز الاغترار بما فی قید الشرائد ونظم الفوائد ومن قال شیء للہ بعض یکفر الخ اذلا وجہ لذلک وکیف ذلک مع قولہم لا یخرج المؤمن من الایمان الا جحود ما ادخلہ فیہ وقولہم الکفر شیء عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو بروایۃ ضعیفۃ ومعاذ اللہ ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارح وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر ووجہ التکفیر بانہ طلب شیء للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شیء والکل محتاج الیہ وہذا لا یختلج فی خاطر احد فان ذکرہ تعالی للتعظیم کما فی قولہ تعالی فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہ ومثلہ کثیر انتہی کذا فی فتاوی خیریہ ۱۲ حررہ العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری

الحمد لمن ہو بہ حقیق ومنہ استمد العون والتوفیق الحمد للہ الغفوری النوشہری الپشاوری عفا اللہ عنہ



ہکذا رأیتہ فی الخیریۃ ویستفاد من رد المحتار ان شیء للہ ترکہ وینبغی او یجب لمن لا یدری ما یقول اقول وہو کذلک خصوصا العوام الذین لا یعرفون المعنی الصحیح فی حقہ جل شانہ ولا یمیزونہ من غیرہ واللہ اعلم کتبہ خادم الشریعۃ راجی اللطف الخفی محمد صالح بن صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ

حالاً کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما

المجیب مصیب محمد عبد الحق عفا اللہ عنہ

المفتی محمد صالح بن صدیق کمال ۱۳۰۵

وحررہ مفتی الاسلام مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالی شرفا وتعظیما فی الفتاوی الخیریۃ حق وصواب کتبہ الفقیر عبد اللہ بن المصطفی میرداد والامام والخطیب فی الحرم الشریف

استفتاء سیوم از جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول مجیب النوادر مولانا مولوی غلام قادر صاحب زاد عنایتہ ساکن بھیرہ از شہر لاہور مسجد بیگم شاہی

ماقولکم سلمکم اللہ تعالیٰ فی نداء الشیخ السید محی الدین عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ وقت الاستغاثۃ والاستعانۃ ہل ہو جائز ام لا بینوا توجروا الجواب جائز بلا ارتیاب فان فی النداء طلب الاقبال من المنادی ولما اخبر الشیخ قدس سرہ ان علم المغیبات وتکوین الاشیاء باذن خالقہا یعطی للولی ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ کما ہو المذکور فی فتوح الغیب صفحہ ۲۶ والبہجۃ صفحہ ۱۰۲ فای مانع یمنع عن ذلک والشیخ قدس سرہ جامع العلمین وذو اللسانین اخبارہ رضی اللہ عنہ صدق وحق وتکذیبہ سم قاتل وفی النداء وقت الاستغاثۃ امران الاستماع وطلب العون الاول داخل فی علم المغیبات والثانی فی التکوین باذن الخالق فلما اجاز القطب والغوث بالنداء فمن یمنع ولن یمنع الا المعاند الذی لا یسمع قولہ رضی اللہ عنہ وکتب الفقہ تبحث عن الاحوال والافعال للعوام والخواص عامۃ ولہذا ان سطور مختص باہل الطریقۃ والغوث والقطب واہل الطرق والابدال والاغواث والاقطاب اجمعوا علی الجواز وہی الاعلیٰ رتبۃ والاسنی مکانۃ والازکی فہما وادراکا والاتقی عملا واخلاصا وعلینا ان نشفی لاوامرہم ونعتقد باخبارہم ونثنی علیہم والسلام حررہ الفقیر غلام قادر عفا اللہ عنہ

۲۴ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری

نقل قرطاس فیض اساس از جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب زاد عنایتہ

بخدمت بابرکت منبع الفیض الاتم مصدر الخیر الاعم جناب مولوی محمد مرید محی الدین صاحب اسم بامسمی ادام اللہ فیضہ العمیم ونسیمہ الشمیم نیاز مند درگاہ بیچون وبیچگون فقیر غلام قادر مہجور ومحزون تسلیم نبوی را بہزار تحیت وتعظیم التماس میدارد کہ خیریت است وعافیت مزاج مبارک ہر وقت مسئول بحرمت سید الکونین خاتم الانبیاء وزین الرسل علیہ وعلیہم بالجاہ والقبول جواز یا حضرت سلطان شیخ سید محی الدین عبدالقادر متفرع بر مسائل اصول دین وتحقیق دقائق علم طریق سنت

کہ مسئلہ محققہ عند اہل الطریق فناء و بقاء است چون ولی بولایت کبری میرسد و مرتبہ
غوثیت و قطبیت در تصرف او میباشد مفاتیح الخزائن در دست او باشد و وارث کامل خزائن
حضرت نبوی قرار یابد و تصرفات عالم در دست قدرت او باشند و این مرتبہ حضرت غوث اعظم
قدس سرہ باولویت مسلم است و فرق ما بین محب و محبوب کہ ہست پر واضح است در امت مرحوم
غوثی و قطبی مثل حضرت غوث اعظم قدس سرہ نگشتہ و در جوار خداوند کریم قدرت بر تکوین اشیاء
دست دہد چنانچہ کل اہل جنت را خواہد بود - پس ندای او ندای خدا است - درینمقام اگر کسی
ندای ولی را کند اگر ولی مستغرق شہود ست تا اللہ در جواب لبیک گوید و اگر ولی اللہ در مقام
صحو و ہوشیاری است تا منادی خود را خود لبیک گوید و خدا را کدام کس ندا کند ولی اللہ از جانب
خدای تعالی جواب دہد - بہر کیف خالق اشیاء حق است و بندہ کاسب پس بندہ ہمت کند
و حق پیدا کند - مقام محبوبیت مقتضی ہمین طور ست کہ ہرگاہ نام حضرت غوث اعظم قدس سرہ
گرفتہ شود و بدان نام ندای کردہ شود بسبب ارتباط ما بین اسم و مسمی و تاثیر ہر یک در دیگری
و بسبب تقاضای مقام محبوبیت کہ در حدیث قدسی وارد ست فاذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا
و یدا و رجلا حق تعالی سمع و بصر محبوب میباشد و سمع و بصر حق را نہایتی نیست و نہ حدی معین
و نہ وقتی مقرر سمع و بصر در ہمہ اوقات و جمیع جہات و آفاق راہ می یابد محبوب الہی نیز بآن سمع
و بصر ہمہ آوازہا و اشیاء را می شنود و می بیند - خصوصاً نبی براحوال امت و ولی براحوال
مریدان واقف و ناظر و مبصر و سامع میباشد - لہذا در بہجۃ الاسرار از حضرت غوث اعظم قدس
سرہ وردی اوراد چشتیہ وارد است کہ اولاً دوگانہ نماز خواندہ بعدہ درود شریف خواندہ ندای

اسم اعظم حضرت غوث اعظم کند و دعا کند مستجاب شود - تمت
استفتاء چہارم از جامع المعقول
والمنقول حاوی الفروع والاصول مولوی حاجی ملا محمد ایوب صاحب پشاوری زاد فضلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و مصلیا

سوال چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع مبین کہ ندا باین عبارت کہ یا شیخ عبد القادر

جیلانی شیئاً للہ چنانچہ اکثر مسلمانان ہنگام سختی و مصیبت میکنند جائز است یا نہ بینوا توجروا

الجواب واللہ اعلم بالصواب اگر نداء مذکورہ برای توجہ روحانی شیخ و استمداد میکنند

جائز باشد چہ استغاثہ و استمداد از اولیاء اللہ تعالیٰ احیاءً و امواتاً درست است چنان کہ از
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ست علامہ حنفی شیخ خیر الدین رملی در فتاوای خیریہ
در کتاب الکراہیۃ چنین آوردہ است اما قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء و اذا اضیف الیہ شیئا
للہ فہو طلب شیئ اکراما للہ فما الموجب للحرمۃ ولا یجوز الاغترار بما فی قید الشرائد و نظم الفوائد
من قال شیئاً للہ یکفر۔ اذ لا وجہ لذلک وکیف ذلک مع قولہم لا یخرج المومنون من الایمان
الا جحود ما ادخلہ فیہ وقولہم الکفر شیئ عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو بروایۃ ضعیفۃ ومعاذ اللہ
ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر ووجہ التکفیر بانہ طلب شیئ
للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شیئ والکل محتاج الیہ وہذا لا یختلج فی خاطر احد فان ذکرہ تعالیٰ للتعظیم
کما فی قولہ تعالیٰ فان للہ خمسہ الآیہ ومثلہ کثیر انتہی ما فی فتاوی الخیریۃ اقول وباللہ التوفیق
الاظہر حمل قولہم للہ فی شیئاً للہ علی المعنی الشائع فی عرف الناس المتبادر الی الفہم عند الاطلاق
اعنی خالصاً للہ کما فی قولہ تعالیٰ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ لا شریک لہ
الآیۃ ومنہ ما ورد فی حدیث ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ حیث قال احب اموالی الی بیرحاء وانہا صدقۃ
للہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ ذلک مال رابح ذلک مال رابح وانی سمعت ما تقول
الحدیث رواہ البخاری بہذا اللفظ فی باب الزکوٰۃ علی الاقارب فلم ینکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ قولہ انہا صدقۃ للہ وقد جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاعطاء
للہ من کمال الایمان فروی ابو داؤد عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب للہ وابغض
للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان فقولہم یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ طلب شیئ خالصاً للہ من
غیر مطالبۃ عوض عن السائل وہذا المعنی صحیح وقد قال الشامی فی رد المحتار ان قصد المعنی الصحیح فالظاہر
انہ لا باس بہ انتہی وقال خاتمۃ الفقہاء المحدثین شیخ مشایخنا الشیخ محمد عابد السندی ثم المدنی فی طوالع

الانوار ان الراجح عدم الکفر انتهی وروی الطبرانی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ضل احدکم شیئًا اواراد عونًا وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا نراہم انتہی قال الشیخ محمد عابد رجال اسنادہ کلہم ثقات

حرر الفقیر الی اللہ الغنی محمد ایوب الحنفی البشاوری



وصل در بیان علم غیب بر دو قسم است یکی بالاستقلال و یکی بالوسایط بالاستقلال

بدانکه علم غیب بالاستقلال غیر از حق سبحانہ وتعالی کفر است وبالوسایط صحیح است چنانچہ در کتب واقع است صفت خاصہ عالم الغیب است تعالی وتقدس کہ بوحی والہام ودلیل عقلی ومنام وحواس وغیرہا احتیاج ندارد وہمہ اشیاء مغیبہ را بدون آنہا می داند بخلاف انبیاء واولیاء وسائر برایا کہ بوحی والہام وغیرہما احتیاج دارند وغیبی بغیر آنہا نمی دانند مع ہذا اولیاء وانبیاء خصوصًا سید الانبیاء باعلام الٰہی اخبار بسیار از امور غیبیہ دادہ اند ملخص کلام خاتم مجتہدین حافظ شہاب الدین ابن حجر مکی کہ در شرح ہمزیہ در تحت قول من عالم الغیب میفرماید آنکہ ای الغائب وہو ما لم یشاہد لکن بالنسبة الینا واما بالنسبة الیہ تعالی فالکل من عالم الشہادة وخص بالذکر علی حد قولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدًا الآیہ لان العلم بہ افخم واظہر ولان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم متعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشہور ولانہ تعالی اختص بہ من حیث الاحاطة والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات فلا ینافی فی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن صلی اللہ علیہ وسلم فی خمس لا یعلمہن الا اللہ لانہا جزئیات معدودة لا غیر وانکار المعتزلة لذلک مکابرة فقد وقع للانبیاء والاولیاء من ذلک ما لا یمکن عدہ لاسیما ما وقع لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونیز ملخص کلام وی کہ در شرح مذکور ہمی نگارد آنکہ تنبیہان احدہما یجب علی کل احد ان یعتقد ان اللہ تعالی ہو المختص بعلم الغیب وما حصل لرسلہ واولیائہ منہ فہو اما بوحی من اللہ او الہام وفی الحدیث انی لا اعلم الا ما علمنی ربی ثانیہما فی بیان ما اشار الیہ الناظم من کثرة ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من المغیبات ما فی القرآن منہا ما لا یحیط بہ احد وخبر الطبرانی ان اللہ

مراد از غیب غائب است ۱۲

قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ماھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ وخبر ابی داؤد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فما ترک شیئا الی قیام الساعۃ الا حدثنا بہ وفی الحدیث الصحیح فعلمت علم الاولین والآخرین وصح انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بموت النجاشی یوم موتہ بالحبشۃ وصلی علیہ باصحابہ وانہ وابا بکر وعمر وعثمان صعدوا احداً فتحرک فضربہ برجلہ وقال لہ اثبت فانما علیک نبی و صدیق وشہیدان فاستشہدا وان ملک کسری وقیصر ینقطع بعد من العراق والشام فکان کذلک فی زمن عمر وانہ قال لسراقۃ کیف بک اذا لبست سواری کسری فالبسہما عمر لما ازال ملک کسری فی زمنہ تحقیقاً لذلک واخبر عمہ العباس ببدر بما ترکہ بمکۃ من المال عند زوجتہ ولم یطلع علیہ احد غیرہما واخبر بکتاب حاطب الی اہل مکۃ وبموضع ناقتہ حین ضلت وتعلقت بخطامہا فی الشجرۃ وبان قریشا بعد الاحزاب لا یغزونہ وباستشہاد امیر الجیش الذی ارسلہ لموتۃ بلد بارض الشام یوم قتلہم زید بن حارثۃ فجعفر ابن ابی طالب فعبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم وبان بنتہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا اول اہلہ لحوقاً بہ فعاشت بعدہ ثمانیۃ اشہر او ستۃ وبان اشقی الاولین والآخرین قاتل علی کرم اللہ وجہہ بضربۃ فی یافوخہ فتبتل من دمہا لحیتہ فضربہ الشقی بن ملجم ضربۃ کذلک فمات منہا وبان معاویۃ رضی اللہ عنہ یلی مرامتہ وانہ لم یغلب رواہا ابن عساکر ومن ثم قال علی کرم اللہ وجہہ یوم صفین لو ذکرت ہذا الحدیث ما قاتلتہ وبان عثمان یقتل مظلوما وروایۃ تقتل وانت تقرأ البقرۃ قطرۃ من دمک علی فسیکفیکہم اللہ وہی موضوعۃ وبواقعۃ الحرۃ من عسکر یزید علیہ ما علیہ اللہ بعد لہ بالمدینۃ فاستبیحت نفوس اہلہا وابضاعہم واموالہم وقتل سبعمائۃ یحفظون القرآن منہم ثلثمائۃ صحابی وافتض منہا الف عذراء وبواقعۃ الجمل وصفین وقتال عائشۃ والزبیر لعلی رضی اللہ عنہم ولذلک قال علی للزبیر لما برز لہ برشد انشدک اللہ ہل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتقاتلہ وانت لہ ظالم فانصرف الزبیر فقال بلی ولکن نسیت وبقولہ فی الحسن کرم اللہ وجہہ ان ابنی ہذا سید وسیصلح اللہ بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین فکان کذلک فانہ بویع بعد ابیہ فمکث خلیفۃ ستۃ اشہر ثم سار لمعاویۃ باربعین الفاً فلما ترآءا الجمعان علی کثرۃ الفریقین وانہ لا یغلب احدہما حتی یقتل الفریق الآخر فرق علی المسلمین رحمہم ورفض الملک فی جنب ذلک ابتغاء لوجہ اللہ کما جاء عنہ کرم اللہ وجہہ ثم ارسل لمعاویۃ

يشترط عليه شروطاو ينزل له عن الخلافة فارسل اليه قرطاسا ابيض وقال اشترط ماشئت فاشترط و نزل
عن الملك فصار معاوية من يومئذ خليفة حقيقة وبقتل[۲۴] حسين كرم الله وجهه بالطف واخرج بيده تربة
وقال فيها مضجعه فصح خبر استاذن ملك القطر ربه ان يزور النبي صلى الله عليه وسلم فاذن له وكان في يوم
ام سلمة فامرها صلى الله عليه وسلم ان تحفظ الباب فجاء الحسين فافتحه فقبله صلى الله عليه وسلم فقال له الملك
اتحبه قال نعم قال ان امتك ستقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل به فاراه فجاء بسهلة بالكسر رمل خشن
او تراب احمر فاخذته ام سلمة فجعلته في ثوبها قال الراوي كنا نقول انها كربلا وفي رواية انه قال لها اذ صار
دمًا فاعلمي انه قد قتل واخبر ابن[۲۵] عباس بانه سيعمي لما راى جبرئيل معه في صورة رجل واخبر[۲۶] ام عبد الله بن عباس
رضي الله عنهم بانها ستلده وبانه[۲۷] ابو الخلفا وبان[۲۸] منهم السفاح والمهدي واخبر[۲۹] بان الترك ستغلب على العرب
حتى تلحقها بمنابت الشيح والقيصوم وبقوله[۳۰] يوشك الناس ان يضربوا اكباد الابل فلا يجدون عالما اكبر من
عالم المدينة قال ابن عيينة وغيره هو مالك بن انس ومن ثم كانوا الناس يزدحمون على بابه لاخذ العلم حتى
يقتلون وممن روى عنه من الاكابر الزهري والسفيانان والشافعي والاوزاعي امام اهل الشام والليث
امام اهل مصر وابو حنيفة وصاحباه ابو يوسف ومحمد وذو النون المصري والفضيل وابن المبارك وابن ادهم
وبعالم[۳۱] في قريش رحمهم الله وانه يملا اطباق الارض علما وقال احمد وغيره نراه الشافعي لانه لم ينتشر في طباق
الارض لقريشي صحابي او غيره ما انتشر للشافعي اي والذي انتشر لعلي وابن عباس ونحوهما مسائل قليلة
جدا كما يعلم ذلك من سبر كلامهم واطلع عليه وزعم الصاغاني ان الحديث موضع نهور فيه وانما فيه نوع ضعف ذكروا
له شواهد تجبره وقد جمع الحافظ العسقلاني في طرقه كتاب مستقل واخبر[۳۲] بان الخوارج الذين على على كرم الله وجهه
وان فيهم رجلا اسود احدى ثديه مثل ثدي المراة فقاتلهم علي واخرج الرجل حتى راه الناس بالوصف الذي
وصفه صلى الله عليه وسلم واخبر[۳۳] صلى الله عليه وسلم بالرافضة وانهم[۳۴] يرفضون الاسلام وبالقدرية[۳۵] والمرجية وبان[۳۶]
امته ستفترق على ثلثة وسبعين فرقة وبانها[۳۷] من ارض الحجاز تضئ لها اعناق الابل ببصرى فخرجت نار
عظيمة على نحو مرحلة من المدينة المشرفة وتقدمتها زلزلة عظيمة بعد عشاء الاربعا ثالث جمادي الآخر سنة
اربع وخمسين وسبعمائة ولم يزل يشتد ويغلي كغليان البحر الى ان ارتجت منها الارض ومن عليها حتى ابقن

اہل المدینۃ بالہلاک وکثرت الزلازل حتی وقع منہا فی یوم واحد ثمانیۃ عشر زلزلۃ لکن ببرکتہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یغشی المدینۃ نسیم بارد وزویت من مکۃ وجبال بصری وانطلقت لیلۃ الاسری سابع عشرین
رجب وقد اوسع المورخون فی اخبارہا بما یطول استقصائہ واذا تاملت ما اطلعہ اللہ تعالی علیہ من الغیوب
لاسیما ماتیعلق بامر الصحیفۃ علمت ان ذلک من تمام عنایۃ ربہ تعالی علیہ انتہی وہمچنین تا بعان سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم باعلام الٰہی وعنایات ربانی کامیاب مغیبات بسیار بودہ واز امور بیشمار خبر دادہ
اند قیصری در فصل تاسع مقدمہ شرح فصوص میفرماید فالقطب الذی علیہ مدار احکام العالم وہو مرکز
دائرۃ الوجود من الازل الی الابد واحد باعتبار حکم الوحدۃ وہو الحقیقۃ المحمدیۃ باعتبار حکم الکثرت متعدد
وقبل انقطاع النبوۃ قد یکون القائم بالمرتبۃ القطبیۃ نبیا ظاہرا کابراہیم صلوات اللہ علیہ وقد یکون
ولیا خفیا کالخضر فی زمان موسیٰ علیہ السلام قبل تحققہ بمقام القطبیۃ وعند انقطاع النبوۃ اعنی نبوۃ التشریع
باتمام دائرتہا وظہور الولایۃ من الباطن انتقلت القطبیۃ الی الاولیاء مطلقاً فلا یزال فی ہذہ المرتبۃ
واحد منہم قائم فی ہذا المقام لیحفظ بہ ہذا الترتیب والنظام ونیز درو ی می نگارد ولا یتصور ہذہ الربوبیۃ
المطلقۃ الا باعطاء کل ذی حق حقہ وافاضۃ جمیع ما یحتاج الیہ العالم وہذا المعنی لایمکن الا بالقدرۃ
التامۃ والصفات الالٰہیۃ جمیعا فلہ کل الاسماء یتصرف بہا فی العالم حسب استعداداتہم ولما کانت ہذہ
الحقیقۃ ای الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالٰہیۃ والعبودیۃ لاتصح لہا ذلک اصالۃ بل تبعیۃ
وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضا والسخط وجمیع الصفات لتتصرف فی العالم
وفی نفسہا وبشریتہا ایضا لانہا منہ وبقاءہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لاینافی ما ذکر فانہ بعض
مقتضیات ذاتہ وصفاتہ ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان
کان یقول انتم اعلم باموردنیاکم من حیث بشریتہ انتہی ونیز قیصری در فصل ثامن مقدمہ مذکورہ
میطراز د قال الشیخ فی فتوحاتہ فی بیان المقام القطبی ان الکامل الذی اراد اللہ ان یکون قطب
العالم وخلیفۃ اللہ فیہ اذا وصل الی العناصر مثلا متنزلا فی السفر الثالث ینبغی ان یشاہد جمیع ما یرید
ان یدخل فی الوجود من الافراد الانسانیۃ الی یوم القیٰمۃ وبذلک الشہود ایضا لایستحق المقام حتی

يعلم مراتبهم فسبحان من دبّر كل شئ بحكمته واتقن كل ما صنع برحمته انتهى ونيز دروى ميگويد لذلك قيل الانسان
الكامل لا بد ان يسرى فى جميع الموجودات كسريان الحق فيها انتهى حاصل اين همه اسناد وروايات آنكه انبيا واوليا
در علم غيب استقلال ندارند بلكه باعلام الهى تعالى شانه از مغيبات بسيار خبر داده اند چنانچه امام نووى در
جواب سائلى ميفرمايد نقل سوال وجواب بعينه آنكه **سوال** مامعنى قوله تعالى قُل لَّا يَعلَمُ مَن فِي
السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ الغَيبَ اِلَّا اللّٰه وقول النبى صلى الله عليه وسلم لا يعلم ما فى غد الا الله واشباه هذا
من القرآن والحديث مع انه قد وقع علم ما فى غد فى معجزات النبى صلى الله عليه وآله وسلم وكرامات الاولياء
الجواب معناه لا يعلم ذلك استقلالا الا الله واما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله تعالى
للانبياء والاولياء ولا استقلال لهم انتهى پس ازان بايد دانست كه احاطه علمى نيز صفت خاصه خدا است
تعالى وتقدس چيزى از كليات وجزئيات از علم وى تعالى بيرون نيست لقوله تعالى ان الله قد
احاط بكل شئ علما ولقوله تعالى فوق كل ذى علم عليم جامى ؎ عدد ريگ دربيابانها
عدد برگها به بستانها + همه نزديك او بود ظاهر + همه در علم او بود حاضر + خاتم مجتهدين در شرح همزيه
مى نگارد والغيوب كلها لم يطلع الله عليها احدا وانما غاية من اطلعه على جزئيات مخصوصة انتهى وجامى
در شرح فص يعقوبيه مى طرازد وليس المقصود من الكشف الواقع لبعض الناس فى بعض الاوقات الا
ان يطلع العبد المكاشف اى يحصل له الاطلاع فى امر خاص شاء الله اطلاعه عليه لا غير كما قال ولا يحيطون
بشئ من علمه الا بما شاء فان قلت قوله صلى الله عليه وسلم فعلمت علم الاولين والآخرين يدل على عموم
اطلاعه وان كان فى بعض الاوقات قلت لا نسلم ذلك فان ما يعلمه الاولون والآخرون امر خاص بالنسبة
الى معلومات الحق سبحانه ولو سلم عمومه فالمثبت فى الحديث علمه الكلى الاجمالى فى مقام الروح والمنفى ههنا علمه
التفصيلى فى مقام القلب والله تعالى اعلم وبحر العلوم در شرح دفتر اول مثنوى ميگويد انسان كامل خصوص
قطب الاقطاب بعد تمام شدن سير وى ورسيدن ببقا بعد فنا اعيان ثابته را مشاهده ميكند واستعداد
آن اعيان منكشف ميگردد پس هر حال كه بر آن اعيان جارى ميشود وخواهد شد على الاجمال منكشف ميشود
پس سعادت ازليه وشقاوت ازليه هر دو آشكارا ميگردد بروى واين نيست كه تمام اعيان ممكنات

علی التفصیل با احوالهای آن اورا منکشف میشود واین درحق بشر محال است چنانکه منصوص است در فصوص الحکم وچگونه چنین باشد والا مساوات او باالله تعالی لازم می آید انتهی وسند العلما[1] در تفسیر سورهٔ مزمل مینویسید اگر کسی خواهد که باین طریق یکی از مخلوقات تقرب پیدا کند ممکن و مطرد[2] نیست وسببش آنست که درین نوع تقرب متقرب الیه را دو چیز میباید اول احاطه علمی باذکار قلبیه ولسانیه ذاکر باشد باوصف تخالف امکنه وازمنه ومدارک والسنه تا ذکر قلبی ولسانی هر ذاکر را معلوم کند دویم قوت نزدیک شدن در مدرکهٔ او درآمدن وآنرا پر کردن وحکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو وتدلی ونزول وقرب خوانند واین هردو صفت خاصهٔ ذات پاک او تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعض کفره درحق بعضی از معبودان خود وبعضی پیر پرستان از زمرهٔ مسلمین درحق پیران خود امر اول را ثابت میکنند ودر وقت احتیاج بهمین اعتقاد با آنها استعانت می نمایند اما مطرد[3] نمی باشد ودر حقیقت در اشتباه واقع شده اند که بیان آن اشتباه درین مقام اجنبی است وبهمین دو امر کارخانه سلوک تمام میشود والا ممکن نبود که بنده با رب نزدیک شود ونیز دروی می نگارد پس خاصهٔ ذات حضرت حق است عز وعلا که بسوی یاد کنندهٔ خود نزول میفرماید ونزدیک میشود ومدرکهٔ او را پر می کند وبر لطائف باطنهٔ او مستولی میگردد وباین تدلی واقعی حقیقی حکم روح روح او میگیرد ونسبتی که روح را با بدن است این تدلی را با روح او بهم میرسد ودیگر مخلوقات هرچند روحانیات باشند اول علم محیط ندارند که بر ذکر هر ذاکر مطلع شوند دویم استیلاء دائمی بر روح ذاکر نمی توانند کرد که یشغلهم شان عن شان واو تعالی لا یشغله شان عن شان انتهی کذا فی فصل الخطاب

استفتا

سوال چه میفرمایند علمای دین متین شرع مبین درین عبارت ومن قال

ان العوام یعتقدون ان روح الشیخ حاضر وقت النداء والاستغاثة وانه یعلم الغیب وهذا الاعتقاد کفر قلنا لیس من شان المومن ان یعتقد ذلک فی النبی فضلا عن الولی فان اختصاص علم الغیب به تعالی ثابت بنص القرآن وهو قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الآیه فهو من ضروریات الدین فلا مجال لجریان هذا الاحتمال فی شان احد من المسلمین وان کان من عوام الجاهلین مع ان الاعتقاد امر مبطن لا یطلع علیه احد الا بالتصریح فمن یعتقد ذلک ولو صرح احد بذلک لا اعتقاد

[1] مراد از سند العلما مولانا شاه عبد العزیز صاحب رحمه الله ۱۲

[2] مُطّرد بضم میم وتشدید طاء مفتوح وکسر راء مستقیم وبریک دیگر شونده وپی یکدیگر شونده ۱۲ غیاث اللغات

[3] یعنی عام نباشد چه بعضی منجذب بعالم قدس ومستهلک در لاهوت باشند ومانند حیمین وقیهی وشعوری وتفرقی درعالم دنیا ندارند ۱۲

وقیل بکفرہ لکان لہ وجہ ففی فتاوی البزازیۃ من قال ان ارواح المشایخ حاضرۃ تعلم یکفر انتہی لکن حکم الکلی بان العوام یعتقدون ذلک الکفر انما ہو دعوی علم الغیب فیرند التکفیر الی المدعی بعین السبب المذکور الخ ہمین عبارت صحیح ست یانہ وبرہمین اعتقاد کردن والا حکم کفر بشود یانہ ازروی شرع شریف بیان فرمایند تاکہ ثواب

یابند | بینوا توجروا رحمکم اللہ تعالیٰ

الجواب تحقیق این مسئلہ ہمین است کہ علم غیب بالاستقلال کفر است اما علم غیب بالوسایط صحیح است مانند وحی والہام وکرامات وفی البزازیۃ یکفر بادعاء علم الغیب وباتیان الکاہن وتصدیقہ اھ قلت وحاصلہ ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بہا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کوحی اوالہام وکذا لو اسند الی امارۃ عادیۃ بجعل اللہ تعالیٰ قال صاحب الہدایۃ فی کتابہ مختارات النوازل واما علم النجوم فہو فی نفسہ حسن غیر مذموم اذ ہو قسمان حسابی وانہ حق وقد نطق بہ الکتاب قال اللہ تعالیٰ الشمس والقمر بحسبان ای سیرہما بحساب واستدلالی بسیر النجوم وحرکۃ الافلاک علی الحوادث بقضاء اللہ تعالیٰ وقدرہ وہو جایز کاستدلال الطبیب بالنبض علی الصحۃ والمرض ولو لم یعتقد بقضاء اللہ تعالیٰ او ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر حاشیہ رد المحتار علی رمضان افندی محشی شرح العقاید وبالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ولا سبیل الیہ ای الی العلم بالغیب للعباد الا باعلام منہ ای من اللہ ولا یعلم الغیب الا اللہ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا اللہ وسبب تخصیص الخمس فی قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسألہ عنہا فنزلت لکن لما راوا ان کثیرا من الاولیاء یطلع الغیب من ہذہ الخمس وغیرہا حملوا الآیۃ علی ان لا یعلمہا بذاتہ الا اللہ والہاما بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشادا الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن ذلک ای الاستدلال فیہ والضمیر فی فیہ راجع الی ما فی فیما انتہی کذا فی رمضان افندی محشی علی شرح العقاید للتفتازانی قولہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب لانہ لا یعلم الغیب احد غیر اللہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی بعض علم الغیب نظیرہ قولہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول وقال السدی معناہ وما کان اللہ لیطلع محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب ولکن اللہ اجتباہ کذا فی معالم التنزیل وفی المرقات فی شرح حدیث تبلغنی حیث کنتم قال القاضی ان النفوس الزکیۃ

القدسية اذا تجردت عن العلايق البدنية عرجت واتصلت بالملاء الاعلى ولم يبق لها حجاب فترى الكل كالمشاهد بنفسها او باخبار الملك لها وفيه سر يطلع عليه من تيسر له وايضا فيه للغيب مبادي ولواحق فمباديها لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي مرسل واما اللواحق فهو ما اظهر الله تعالى على بعض احبابه لوحة علمه وخرج بذلك عن الغيب المطلق وصار غيبا اضافيا وذلك اذا تنور الروح القدسية وازداد نورانيتها واشراقها بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وتجلية ذات القلب عن صداء الطبيعة والمواظبة على العلم والعمل وفيضان الانوار الالٰهية حتى يقوى النور وينبسط في فضاء قلبه فتنعكس فيه النقوش المرتسمة في اللوح المحفوظ ويطلع على المغيبات ويتصرف في اجسام عالم السفلي بل يتجلى حينئذ الفياض الاقدس بمعرفته التي هي اشرف العطايا فكيف بغيره انتهى وهذه المعجزة يعني اطلاعه صلى الله عليه وسلم على الغيب من جملة معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا خبرها على التواتر لكثرة رواتها واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب انتهى كذا في الشفاء لقاضي عياض وفي شرح الشفا للعلامة الخفاجي وهذا لا ينافي في الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت لا استكثرت من الخير فان المنفي علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله فامر متحقق فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول قال ابن عطاء الله في لطائف المتين اطلاع العبد على الغيب من غيوب الله بنور منه بدليل قوله اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى قوله كنت بصره الذي يبصر به فمن كان الحق بصره اطلاعه على غيبه غير مستغرب وقال بعض العارفين الا من ارتضى من رسول لا ينافي قول المرسي وفي تفسيره الا رسول او صديق ولي ولا زيادة فيه على النص فان السلطان اذا قال لا يدخل على اليوم الا الوزير لا ينافي دخول اتباع الوزير معه فكذلك الولي اذا اطلعه على غيبه لم يره بنور نفسه وانما رآى بنور مطبوعه ولم يكلفنا الله الايمان بالغيب الا وقد فتح لنا باب غيبه والى هذا اشار الغزالي في اماليه على الاحياء انتهى قال العلامة التفتازاني في شرح المقاصد بعد ذكر الفلاسفة بل الظاهر من قواعد الاسلام انه يكون للنفس بعد المفارقة ادراكات متجددة جزئية واطلاع على بعض جزئيات احوال الاحياء سيما الذين كان بينهم وبين الميت تعارف في الدنيا ولهذا ينتفع بزيارة القبور والاستعانة بنفوس الاحياء من الاموات في انزال الخيرات واستدفاع الملمات فان للنفس الناطقة تعلقا ما بالبدن وبالتربة التي دفنت فيها فاذا زار الحي تلك التربة وتوجهت تلقاء

حدیث علیہ السلام اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ رواہ عبد الرزاق فی مسند الحقائق صفحہ

لنفس المیت حصل بین النفسین ملاقات واضافات انتہی قولہ تعالی ولو لم تمسسہ نار نور علی نور
متضاعف فان نور المصباح زاد فی انارتہ صفاء الزیت و زہرۃ القندیل وضبط المشکاۃ لاشعتہ وقد ذکر
فی معنی التمثیل وجوہ الاول تمثیل للہدی الذی دل علیہ الآیات البینات فی جلاء مدلولہا وظہور ما تضمنہ من الہدی
من المشکاۃ معنویۃ او تشبیہ للہدی من حیث انہ محفوف بظلمات اوہام الناس وخیالاتہم بالمصباح وانما
ولی الکاف المشکات لاشتمالہا علیہ وتشبیہہ بہ اوفق من تشبیہہ بالشمس او تمثیل لما نور اللہ بہ قلب المومن
من المعارف والعلوم بنور المشکاۃ المنبث فیہا من مصباحہا ویؤیدہ قراءۃ ابی مثل نور المومن او تمثیل ما منح
اللہ تعالی بہ عبادہ من القوی الدراکۃ الخمس المرتبۃ التی ینوط بہا المعاش والمعاد وہی الحساسۃ التی
یدرک المحسوسات بالحواس الخمس والخیالیۃ التی تحفظ صور تلک المحسوسات لتعرضہا علی القوۃ العقلیۃ متی
شاءت والعاقلۃ التی یدرک الحقائق الکلیۃ والمفکرۃ وہی التی تؤلف المعقولات لتستنتج عنہا علم ما لم تعلم
والقوۃ القدسیۃ التی تتجلی فیہا لوائح الغیب واسرار الملکوت المختصۃ بالانبیاء والاولیاء المعنیۃ بقولہ ولکن
جعلناہ نورا نہدی بہ من نشاء من عبادنا بالاشیاء الخمسۃ المذکورۃ فی الآیۃ وہی المشکاۃ والزجاجۃ
والمصباح والشجر والزیت فان الحساسۃ کالمشکاۃ لان محلہا کالکوی ووجہہا الی الظاہر لا تدرک ماوراءہا
واضاءتہا بالمعقولات لا بالذات والخیالیۃ کالزجاجۃ فی قبول صور المدرکات من الجوانب وضبطہا للانوار
العقلیۃ وانارتہا بما اشتمل علیہا من المعقولات والعاقلۃ کالمصباح لاضاءتہا بالادراکات الکلیۃ والمعارف
الالٰہیۃ والمفکرۃ کالشجر بالشجرۃ المبارکۃ لتادیتہا الی ثمرات لانہایۃ لہا الزیتونۃ المثمرۃ بالزیت الذی
ہو مادۃ المصباح التی لا یکون شرقیۃ ولا غربیۃ لتجردہا عن اللواحق الجسمیۃ او لوقوعہا بین الصور والمعانی
منصرفۃ فی القبیلین منتفعۃ من الجانبین والقوۃ القدسیۃ کالزیت فانہا لصفائہا وشدۃ ذکائہا تکاد تضیٔ بالمعارف
من غیر تفکر ولا تعلم انتہی کذا فی البیضاوی من فی سورۃ النور قولہ تعالی ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ
من نور وعن الامام قال لاصحابہ انہ تعالی وصف ہدایۃ المومن بانہا فی نہایۃ من الجلاء والظہور عقبہا
بان قال یہدی اللہ لنورہ من یشاء لما وصف ضلالۃ الکافر بانہا فی نہایۃ الظلمۃ عقبہا بقولہ ومن
لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور فظہر ان المراد بالنور الہدایۃ بانزال الکتب وارسال الرسل

شبههما فی ظهورها فی نفسها والبیان والجلاء فی کونها مبینا لغیرها مما یناط به امر الدین بالنور لانه ظاهر فی نفسه مظهر لغیره المطلب الثانی الکشف عن حقیقة التمثیل قال القاضی وقد ذکر فی معنی التمثیل وجوه الاول تمثیل للهدی الذی دل علی الآیات البینات فی جلاء مدلولها وظهور ما تضمنه من الهدی بالمشکوة المنعوتة الثانی تشبیه الهدی من حیث انه محفوف بظلمات اوهام الناس وخیالاتهم بالمصباح الثالث تمثیل لما نور الله به قلب المومن من المعارف والعلوم بنور المشکوة المنبث فیها من مصباحها ویؤیده قراءة ابی مثل نور المومن الرابع تمثیل لما منح الله عباده من القوی الدراکة الخمس المرتبة التی ینوط بها المعاش والمعاد وهی الحساسة التی تدرک بها المحسوسات والخیالیة التی تحفظ صور تلک المحسوسات لتعرضها علی القوة العقلیة متی شاءت والعاقلة التی تدرک الحقایق الکلیة والمفکرة التی تؤلف المعقولات لیستنتج منها علم ما لم یعلم والقوة القدسیة التی تتجلی فیها لوائح الغیب واسرار الملکوت المختصة بالانبیاء والاولیاء المعینة بقوله ولکن جعلناه نورا نهدی به من نشاء من عبادنا بالاشیاء المذکورة فی الآیة وهی المشکوة والزجاجة والمصباح والشجرة والزیت فان الحساسة کالمشکوة لان محلها کالکوی ووجهها الی الظاهر لا تدرک ما وراءها واضاءتها بالمعقولات لا بالذات والخیالیة کالزجاجة فی قبول صور المدرکات من الجوانب وضبطها للانوار العقلیة وانارتها بما یشتمل علیها من المعقولات والعاقلة کالمصباح لاضاءتها بالادراکات الکلیة والمعارف الالٰهیة والمفکرة کالشجرة المبارکة لتأدیها الی ثمرات لا نهایة لها الزیتونة المثمرة للزیت الذی هو مادة المصابیح التی لا تکون شرقیة ولا غربیة لوقوعها بین الصور والمعانی متصرفة فی القبیلین منتفعة من الجانبین والقوة القدسیة کالزیت فانها لصفائها وشدة ذکائها تکاد تضیٔ بالمعارف من غیر تفکر ولا تعلیم انتہیٰ کذا فی التفسیر الطیبی فی جلد الرابع فی سورة النور ۔ پوشیده نماند که بعد از اثبات حیات حقیقی حسی دنیاوی اگر بعد ازان گویند که حق تعالی جسد شریف را حالتی و قدرتی بخشیده است که در هر مکانی که خواهد تشریف بخشد خواه بعینه یا بامثال خواه بر آسمان یا بر زمین و خواه در قبر شریف یا غیروی صورتی دارد با وجود ثبوت نسبت خاص بقبر در همه حال مروی است که چون امیر المومنین عثمان بن عفان را رضی الله عنهما محاصره کردند بعضی از صحابه رضی الله عنهم با وی گفتند مصلحت آنست که با اهل شام ملحق شوی تا ازین بلا و محنت خلاص یابی فرمود

روا ندارم کہ از دار ہجرت خود مفارقت کنم و مجاورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم را بگذارم الخ کذا فی مدارج النبوۃ
جلد الثانی فی فصل حیات انبیا علیہم السلام و بعضی از خواص اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع
خود گردانیدہ اند درینحالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ
باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات
خود از انہا میطلبند و می یابند و زبان حال آنہا درانوقت ہم مترنم باین مقالات است شعر
من آیم بجان گر تو آئی بتن + انتہی کذا فی التفسیر فتح العزیز فی سورہ اذا السماء انشقت و فی مختار الفتاوی
مسئلہ ارواح مسلمانان بعد از مردن سی سال بر اقربائی خود می آیند اول دہ سال ہر روز و ہر شب می آیند
و دیگر دہ سال شب آدینہ و شب برات و شب عیدین و روزہائی تشریق می آیند و دیگر دہ سال روزہائی
عیدین می آیند و بعد سی سال در گورستان باشند و امیدوار زنان و آب بدانچہ یاد کنند نوادر الاصول
فی التاتارخانیۃ قال علیہ السلام ارواح الارواح ضمن مقامات روح الانبیاء من الکافور الابیض علی
قنادیل معلقۃ فی تحت العرش و روح الشہداء فی جوف الطیر الاخضر و روح المومنین بین السماء والارض
و روح الکافرین والمنافقین فی تحت السجن لسجین انتہی کذا فی فروز شاہی ورق ۲۲ قلمی فی العوارف فی الباب
السادس والخمسین روی سعید بن مسیب عن سلمان ان ارواح المومنین یذہب فی برزخ من الارض
حیث متی شاءت بین السماء والارض حتی یردہا الی اجسادہا فی خزانۃ الروایات عن عقیدۃ المعینۃ النسفیۃ
اما ارواح الانبیاء علیہم السلام فیخرج من جسدہم و تدخل فی اجواف طشت خضر فی الجنۃ تاکل و تنعم و تاوی
باللیل الی قنادیل معلقۃ تحت العرش واما ارواح المطیعین من المومنین لا تاکل ولا تنعم ولکن ینعر فی
الجنۃ واما ارواح العصاۃ من المومنین فہی ما بین السماء والارض فی الہواء واما ارواح الکفار فہو فی طیر
سود فی السجین تحت الارض السابع فی الغرایب لارواح المومنین یاتون فی کل لیلۃ الجمعۃ و یوم عید
و یوم عاشورا و لیلۃ النصف من شعبان فیقومون بفناء بیوتہم ثم ینادی کل واحد منہم بصوت بصوت
حزین یا اہلی واولادی واقربائی انفقوا علینا بالصدقۃ واذکرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا اجسادنا
فی قبر ضیق و سجن وثیق و غم طویل و فقر شدید وکان ہذا المال الذی فی ایدیہم فی ایدینا انا لو ینفق

فی طاعة الله تعالی لایسأل منه وانتم تاکلون وتشربون ونحن نحاسب ونعذب فاذا لم یرجعوا بما یصدقه
یرجع کل واحد منهم بصوت حزین خذلهم الله کما قنطوا من الدعاء والصدقة وروی انه مر علیه السلام علی مقبرة
فرأی فی قبر عذابا ثم رجع واتاه بعد اوقات یری رحمة فسأل علیه السلام عن صاحب القبر فقال ان لی صدیقا
فکبر الله بتکبیرة تبنی فکان لی من ذلک الاجر نصیب رفع بذلک الاجر عذابا وبرائت العذاب رحمة انتهی
کذا فی فتاوی معصومیة المشهور بفتاوی اهل بخارا - حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری
الغفوری البشاوری النوشهری عفی عنه



مہر و دستخط جناب ولایت مآب حضرت نقیب زادہ
صاحب بغداد شریف رحمه الله تعالی

٢ من اجاب فقد اصاب لاحاجة الی التفصیل حرره الفقیر
الی الله تعالی السید محمد صالح القادری الجیلانی العراقی
البغدادی الحنبلی بقدومنا الی مبنی حرسها الله تعالی
سنه ١٣٠٩ھ ١٧ من شوال یوم الاحد



٣ الجواب صحیح وروایات صریحة حرره الفقیر الحقیر
السید عبد الجبار القادری الحنفی الگیلانی عفی عنه



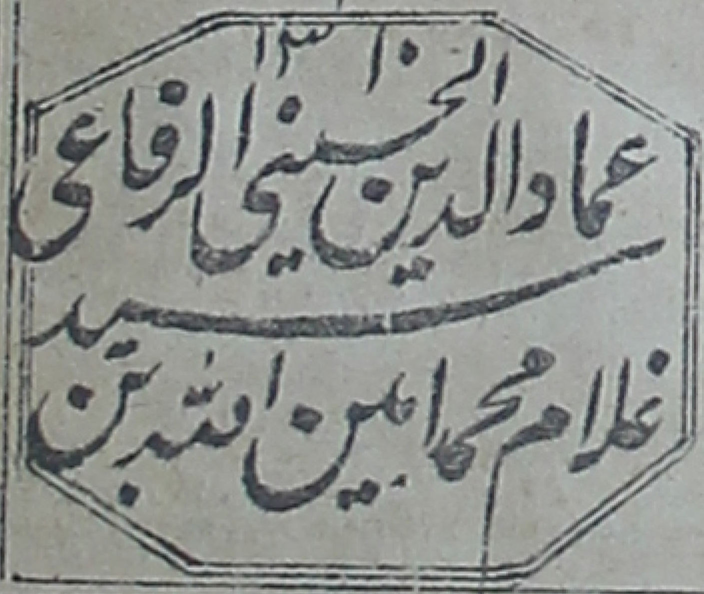


٤ آنچه جناب مولوی صاحب نوشته وتحریر نموده صحیح
است حرره فقیر غلام فاروق مجددی سرہندی عفی عنه

٥ الجواب صحیح سید ابوبکر البخاری نسبا والبشاور مولدا
عفا الله عنه المدرس بالمدرسة الهاشمیة

اللهم انا نتوسل الیک بنبینا محمد وبانبیائک الکرام
وبآله وآلهم وباصحابه واصحابهم الفخام وباولیائک
المعترفین من بحر آلائک السادات الفخام ان ترنا
الحق حقا وترزقنا اتباعه وترنا الباطل باطلا وتجنبنا
اتباعه نعم ما اجاب به مولانا الشیخ محمد مرید محی الدین
الحنفی القادری صحیح والعدول عنه امر مستقبح قبیح
کتبه عبد الله ابن الشیخ مصطفی میرداد الخطیب
والامام فی المسجد الحرام فی المصلی الحنفی

المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب کتبه وخادمه الفقیر
السید غلام محمد امین الله ابن المرحوم السید عماد الدین
الحسنی الموسوی الرفاعی
عفی عنهما خادم سجادة
جدی



دت پرشاد پریس بمبئی

٨ المجيب مصيب كتبه غلام علي ابن المرحوم سيد سلطان ميان

(مهر: سيد علي)

٩ الجواب صحيح بلا شك وريب ولمفتيه حظ ونصيب كتبه سيد عبد الرحيم ساكن جانگر

١٠ جواب المجيب صحيح وله اجر عظيم كتبه سيد اكبر شاه حنفي

١١ المجيب مصاب حرره العبد المسكين صاحبزاده صلاح الدين من اولاد صاحب موضع توديري عفي عنه ربه

(مهر: صلاح الدين)

١٢ الجواب صحيح ومعتمد كتبه خادم الشرع القاضي اسمعيل الجلمائي الشافعي عفا الله تعالى عنه وعن والديه وعن استاذيه وعن جميع المومنين آمين ١٢

(مهر: بحبل الله الجليل خادم المتمسك الشرع قاضي اسمعيل ١٢٨٤)

١٣ المجيب مصيب وهو الحق بما شرحه علماه وهو اظهر وله الاجر والثواب من ملك الوهاب

(مهر: [illegible] الدين عفي عنه عبده محمد)

١٤ الجواب صحيح روايات صريح كتبه محمد طاهر عفي عنه وعن والديه

١٥ صح الجواب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب نمقه المفتقر الى الله الشكور عبد الغفور صانه الله عن الآفات والشرور

١٦ قال الله تبارك وتعالى جل وعلا عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول فانه يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا

حرره الفقير سكندر كان الله له

١٧ صح الجواب والله اعلم بالصواب رقمه محمود ابن حافظ اسمعيل كان الله له

١٨ المجيب مصيب وله اجر جزيل حرره الفقير حسن بن نور محمد

١٩ المجيب مصيب وله في الآخرة نصيب كتبه العبد المذنب الفقير سيد محمد اللمقاني الحنفي القادري عفا الله عنه

٢٠ لقد اصاب من اجاب والله اعلم من العالمين خادم الشريعة المحمدية والطريقة القادرية المحمودية الفقير الى الله عز وشانه حمد الله كمال الدين القادري المحمودي البشاوري عفي عنه

(مهر: حمد الله سيد كمال الدين القادري ١٣١١)

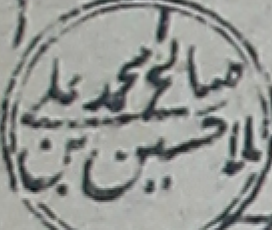
٢١ جواب المجيب صحيح وله اجر عظيم عند الله كتبه الفقير سيد عبد الخالق ولد سيد عباس ساكن باجوڑ

٢٢ هذا الجواب صحيح المجيب مصيب فقير حقير محمد عمر دهلوی

(مهر: محمد عمر ١٣٩١ خوشاحان [illegible])

٢٣ المجيب مصيب بهذه الروايات مقبولة ومعتبرة عند العلماء اهل السنة لا شك فيه كتبه محمد خليل الرحمن نقشبندي پشاوري عفي عنه

(مهر: الراجي الى رحمة [illegible] الفقير محمد خليل الرحمن)

۲۵ آنچه مولوی صاحب تحریر کرده است صحیح است حرره الفقیر عبد الرحمن عفی عنه 	۲۷ الجواب صحیح ومعتمد لا شک فیه الراقم الآثم فقیر حسین بن صالح محمد عفی عنهما 
۲۵ من اجاب فقد اصاب لا حاجة الی التفصیل حرره الفقیر محمد حسن من اضلاع الکابل 	۲۸ المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب کتبه الفقیر عبد الکریم عفا الله عنه
۲۶ المجیب مصیب کتبه الفقیر محمد رحمت الله عفی عنه وعن سائر المسلمین  ۲۹ المجیب مصیب وله اجر جزیل حرره الفقیر حسن بن نور محمد	ما اجاب به المجیب اللبیب فهو صحیح حرره الراجی الی رحمة ربه الصمد میرزا محمد عفا الله عنه

استفتا دربیان کرامات اولیآء وکرامات اولیا حق است وانکار ازین کفر وضلال است

بسم الله الرحمن الرحیم

سوال چه میفرمایند علمای دین متین شرع مبین درین مسئله که کرامات اولیآء از کتاب الله واز سنت یعنی حدیث رسول صلی الله علیه وسلم ثابت هست یانه

سوال دویم بسبب کرامات اولیآء آفات وبلیات متوجه مندفع میشود یانه بینوا توجروا رحمکم الله تعالی

الجواب سوال اول کرامات اولیاء از کتاب الله واز سنت یعنی حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم از هردو ثابت است چنانچه درعقائد نسفی ودرشرح عقائد تفتازانی وحاشیه رمضان افندی برشرح عقائد مذکور است وکرامة الاولیاء حق فیظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من قطع المسافة البعیدة فی المدة القلیلة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة والمشی علی الماء وفی الهواء وکلام الجماد والعجماء وغیر ذلک من الاشیاء معجزة للرسول الذی ظهرت هذه الکرامة لواحد من امته لانه یظهر بها ولن یکون ولیا الا ان یکون محقا فی دیانته ودیانته الاقرار برسالة رسوله صلی الله علیه وسلم انتهی کذا فی عقائد نسفی ٭ والدلیل علی حقیة الکرامة ما تواتر من کثیر من الصحابة ومن بعدهم بحیث لا یمکن انکاره خصوصا الامر المشترک وان کانت التفاصیل آحادا وایضا الکتاب ناطق بظهورها من مریم

سوال کیا فرماتی هین علمای دین متین وشرع مبین اس مسئله مین که کرامات اولیا کتاب الله اور سنت رسول صلی الله علیه وسلم سی ثابت هی یا نهین سوال دویم اولیا کی کرامات کی سبب آفات اور بلیات متوجه مندفع هوتی هے یا نهین بینوا توجروا رحمکم الله تعالی جواب سوال اول کا کرامات اولیا کتاب الله اور سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم دونوں سی ثابت هی چنانچه شرح عقاید تفتازانی مین مذکور هی اور سبب کتب عقاید وفقه مین بهی واقع هی

ومن

ومن صاحب سليمان عليه السلام وبعد ثبوت الوقوع لا حاجة الى اثبات الجواز ثم اورد كلاما يشير الى تفسير الكرامة والى تفصيل بعض جزياته المستبعد جدا فقال فيظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولي من قطع المسافة البعيدة في المدة القليلة كاتيان صاحب سليمان عليه السلام وهو آصف ابن برخيا على الاشهر بعرش بلقيس قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة كما في حق مريم فانه كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يمريم انّٰى لك هذا قالت هو من عند الله والمشي على الماء كما نقل عن كثير من الاولياء والطيران في الهواء كما نقل عن جعفر ابن ابي طالب ولقمان السرخسي وغيرهما وكلام الجماد والعجماء اما كلام الجماد فلما روى انه كان بين يدي سلمان وابي الدرداء قصعة فسبحت وسمعا تسبيحها واما كلام العجماء فتكلم الكلب لاصحاب الكهف وكما روى ان النبي عليه السلام قال بينا رجل يسوق بقرة قد حمل عليها اذا التفتت البقرة اليه قالت اني لم اخلق لهذا بل انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تتكلم فقال النبي عليه السلام آمنت بهذا انتهى كذا في شرح عقائد تفتازاني وكرامات جمع كرامة وهي التكريم والاكرام وهي تلو المعجزات وتتمتها اعلم ان الكرامات حق كما ان المعجزات حق وكلتاهما من عالم القدرة ولكن الفرق بينهما ان المعجزة مقدورة للانبياء متى ارادوها اما باختيارهم واما باقتراح الامة فكيف ما كان يسهل عليهم اظهارها واما الكرامات فهي بخلاف المعجزات فان الولي ربما يقدر ان يأتي بها وربما لا يقدر فرقا بينها وبين المعجزات انتهى كذا في حاشية رمضان افندي على شرح العقائد وقال عامة الفقهاء من اهل السنة والجماعة انه يجوز ان يكون للولي كرامة خلافا للطبيعة ناقضا للعادة وكرامة الاولياء لا يورث الشبهة في معجزة الانبياء بل يكون دلائل على صحة المعجزة لان كرامة الولي تكون معجزة لنبي زمانه وتحقيقا لرسل ايامه والذي يدل على صحة هذا وهو ان الكرامة لو لا يجوز اثباتها للاولياء فلا يجوز اثباتها للانبياء لان النبي قبل الوحي وقبل ظهور النبوة يكون وليا عند الناس وان كان نبيا عند الله تعالى ويجوز اثبات الكرامة قبل ظهور نبوته كما كان لنبينا عليه السلام وكان لابراهيم وموسى وعيسى وغيرهم من الانبياء عليهم السلام فقبل الوحي والنبوة يسمى عند الناس وليا ولو لا يجوز اثبات الكرامة للولي فلا يجوز

اثباتہ للنبی قبل الوحی فلیکن فیہ نفی الکرامۃ عن النبی علیہ السلام وہذا محال فان قبل النبوۃ قبل
الوحی ثابت فی علم اللہ تعالیٰ ونحن علی ذلک فیکون فی ہذا اظہار الکرامۃ للنبی والکرامۃ قبل الوحی
مع النبی من مقدمات الوحی والنبوۃ فیکون ہذا نبوۃ ولیس بولایۃ الجواب قلنا الاستحالۃ فی ہذا
اکثر لان الکرامۃ لو کانت من خصائص مقدمات النبوۃ یکون فی ہذا ایجاب الایمان بالنبی قبل
الوحی لان النبی لو لم یکن لہ الکرامۃ بدون النبوۃ فظہور الکرامۃ قبل الوحی والدعوی یعلم یقینا بانہ نبی فیجب
علی الناس الایمان بہ واجمعنا جمیعا علی انہ لا یجب الایمان بہ قبل الوحی والدعوی فلا یسمی نبیا
فیکون ولیا عند الناس ونبیا عند اللہ تعالیٰ ثم ظہور الکرامۃ لہ یکون ظہور الکرامۃ للولی علی ما بینا واما قولہ
کرامۃ الولی یورث شبہۃ فی النبوۃ قبل الدعوۃ قلنا ہذا لا یلزم لان قبل الدعوی لا یجب الفرق بین
النبی والولی عند الناس ولا یجب الایمان قبل الدعوی واذا ادعی فلا یبقی شبہۃ فلا یلزم انتہی کذا فی
التمہید ابو شکور السُلمی جواب سوال دویم آنست کہ مندفع شدن آفات وبلیات متوجہ ونجات
یافتن ازان وخلاص شدن از دشمنان سبب کرامت اولیاست چنانچہ عقائد نسفی آوردہ است
فیظہر الکرامۃ علی طریق نقض العادۃ للولی من قطع المسافۃ البعیدۃ فی المدۃ القلیلۃ وظہور الطعام
والشراب واللباس عند الحاجۃ والطیران فی الہواء وکلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجہ من البلاء
وکفایۃ المہم من الاعداء وغیر ذلک من الاشیاء ملتقط من عقائد نسفی و علامہ تفتازانی در تحت ہمین
عبارت تحریر کردہ است مثل رویۃ عمر رضی اللہ عنہ وہو علی المنبر بالمدینۃ جیشہ بنہاوند حتی قال لامیر
جیشہ یا ساریۃ الجبل الجبل تحذیرا لہ من وراء الجبل لمکر العدو ہناک وسماع ساریۃ کلامہ مع بعد المسافۃ
وکشرب خالد رضی اللہ عنہ السم من غیر مضرۃ وکجریان النیل بکتاب عمر رضی اللہ عنہ وامثال ہذا اکثر
من ان یحصی شرح عقائد نسفی وفی حاشیۃ رمضان افندی علی شرح العقائد ویکون ذلک ای ظہور
خوارق العادات من الولی الذی ہو من احاد الامۃ معجزۃ للرسول الذی ظہرت ہذہ الکرامۃ لواحد
من امتہ لانہ یظہر بہا ای بتلک الکرامۃ انہ ولی فاعل یظہر ولا یکون ولیا الا وان یکون محقا فی دیانتہ
ودیانتہ الاقرار بالقلب واللسان برسالۃ رسولہ تعالیٰ مع الطاعۃ لہ فی اوامرہ ونواہیہ حتی لو ادعی

جواب سوال دویم کا یہی کہ مندفع ہونا آفات اور بلیات متوجہ کا اور خلاصی دشمنوں سے اولیا کی کرامات ہیں سے ہی چنانچہ عقاید نسفی میں مذکور ہی اور سب کتب عقاید میں اور فقہ میں بھی واقع ہی ۱۲

هذا الولی الاستقلال بنفسه و عدم المتابعة لم یکن ولیا ولم یظهر ذلک علی یده علی سبیل الولایة وان ظهر
یظهر علی سبیل الاستدراج والحاصل ان الامر الخارق للعادة فهو بالنسبة الی النبی معجزة سواء ظهر
من قبله او من قبل احاد امته و بالنسبة الی الولی کرامة لخلوه عن دعوی النبوة من ظهر ذلک من
قبله فالنبی لابد من علمه بکونه نبیا و من قصده اظهار خوارق العادات و من حکمه قطعا بان یقول
انا نبی بموجب المعجزات بخلاف الولی انتهی وفی شرح المشکوٰة فی جلد الرابع للشیخ عبد الحق الدهلوی
رحمہ اللہ بالفارسیة باب الکرامات اهل حق اتفاق دارند بر جواز وقوع کرامت از اولیا و ولی کسی است
که عارف باشد بذات و صفات حق بر قدر طاقت بشری و مواظب باشد بر اتیان طاعت و ترک منہیات
غیر منہمک در لذات و شہوات کامل باشد در تقوی و اتباع بر حسب تفاوت و مراتب آن و دلیل بر وقوع
کرامت کتاب و سنت و تواتر اخبار است از صحابه و من بعدهم تواتر معنوی چنانکه در قدر مشترک میان آن
نزد انصاف و ترک عناد مجال شبهه و انکار نیست خصوصا از بعضی اکابر مشایخ طریقت و سادات ایشان
مثل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی و جز ایشان آنچنان بحد کثرت رسیده است
که لا یعد و لا تحصی ست بعضی از مشایخ اهل زمان ایشان گفته اند که کرامات وی رضی اللہ عنه مانند
رشته مروارید بود که در پی یکدیگر می آمدند گاهی در وی ظاهر میشدند و گاهی از وی و یکی از ما اگر میخواست
که در یک مجلس چیزهای متعدد از آن عد کند میکرد و امام عبد اللہ یافعی گفته است که کرامات وی ثابت
است بی شبهه و معلوم ست باتفاق نرسیده است مانند آن از هیچ یکی از شیوخ آفاق و جماعه از
معتزله و آنها که در پی ایشان رفته اند منکر شده اند کرامت را و بعضی گفته اند که صادر نمیشود کرامت
از ولی بقصد و اختیار و اگر صادر شود بی قصد و اختیار خواهد بود و بعضی بآن رفته که کرامت از جنس معجزه
نمی باشد مثل تکثیر طعام قلیل و نبع ماء از اصابع و مانند آن و حق جواز وقوع است بقصد و اختیار و بی قصد
و از جنس معجزه و غیره معجزه و تمام کلام در اثبات کرامت بدلایل و رفع شبهه مخالفان در کتب کلام مذکور است
ولا حاجة الی البیان بعد العیان انتهی و فی تکمیل الایمان و کرامات الاولیاء حق و ولی عبارت است از
شخصی که بمزید معرفت و مواظبت طاعات و اجتناب معاصی و اعراض از انہماک در لذات و شہوات مباحه

موصوف باشد اگر از وی خارق عادتی بوجود آید روا باشد و این در حقیقت معجزہ نبی است که این ولی از امت اوست مثلا معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انواع اند بعضی از انہا پیش از بعث وقوع یافتہ و آنرا ارہاصات گویند و بعضی بعد از بعثت در حالت حیات و دیگر بعد رحلت وی از تابعان وی که اولیای امت باشند بوجود می آید این نیز از معجزات اوست که دلالت بر صدق وی و صحت دین وی میکنند و وجود کرامات از بعضی صحابہ و اولیای امت بطریق شہرت و تواتر ثبوت یافتہ است که رد و انکار را در انجا مجال نباشد خصوصا از بعضی اعاظم اولیا مثل غوث الثقلین شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی و امثال ایشان امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کراماتہ بلغت حد التواتر و معلوم بالاتفاق ما بلغ مثلہا من احد من شیوخ الآفاق انتہی کلام الشیخ رحمہ اللہ ❊ حررہ العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشہری عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین

المجیب مصیب ولہ نصیب ادعلیہ وعملہ حررہ محمد گل الکابلی المدرس بالمدرسۃ الامدادیہ الواقعۃ بمراد آباد (مہر: محمد گل)

باسمہ سبحانہ کرامات الاولیاء حق وثابت بالقرآن والحدیث والاجماع کما ہو مبسوط فی کتب العقاید واللہ ہو الموفق بقلم فقیر غلام دستگیر قصوری کان اللہ لہ سنہ ۱۳۰۷ھ

مسائل مافوق بندہ از نظر خود گذرانیدہ چونکہ معمول و مختار بود بنا بر افتا مہر کردم منم مفتی محکمۂ شرعیہ دار السلطنۃ کابل ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۶ھ (مہر: محمد فضل محمد)

ما حررہ ہذا الفاضل العامل الکامل مولوی محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری صحیح ومقبول عند العلماء العظام

المجیب مصیب ولہ فی الآخرۃ نصیب کرامات الاولیاء حق عند الملۃ الناجیۃ حررہ سید حمزۃ النقوی الدہلوی (مہر: محمد رسول ۱۲۹۹)



ہذہ المسائل ہی المفتی بہا فی زماننا لہذا ختم علیہا العبد الافقر الی ربہ الاکبر (مہر: عبدہ محمد نور)

من اجاب اصاب کتبہ محمد طاہر عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین (مہر: الحاج محمد طاہر)

اصاب من اجاب کتبہ الفقیر سید عبد الرحمن الجیلانی عفی عنہ

المجيب مصيب كتبه احقر العباد محمد بدر الدين ابن المرحوم القاري محمد امير الدين الحسيني عفي عنه

بدر الدين عفي عنه عبده محمد

الجواب حق والمفتي بهذا مستحق كتبه الفقير حضرت علي عفي عنه

منتظر لطف ولي المفتقر حضرت علي ١٣٠٦

جواب مسئلہ چھٹے کا جو ذکر صالحین کا مورد غم وشادی مین مطلقاً صحیح ہے

جواب مسئلہ ششم ذکر صالحین در مورد سرور و حزن یعنی وقت خوشی وغم مطلقا صحیح است مقید نیست حتی آورده اند که معتکف در اعتکاف خود ذکر صالحین بکند روا است چنانچه در تذکرة الاولیا و امام عبد الرؤف مناوی در کنوز الحقائق و در در المختار آورده است و در تذکرة الاولیا آورده است که حضرت شیخ جنید بغدادی رحمة الله علیه گفتند که مرید را چه فائده بود درین حکایات و روایات وگفت سخن ایشان لشکری است از لشکرهای خدای تعالی که بدان مرید را که اگر دل شکسته بود قوی گردد و از ان لشکر مدد یابد و حجت این سخن آنست که حق تعالی میفرماید کلا نقص علیك من انباء الرسل ما نثبت به فوادك ما ای محمد علیه السلام قصه گذشتگان با تو میگوئیم تا دل تو بدان آرام گیرد و قوی گردد و دیگر باعث آن بود که خواجه انبیا محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة انتهی و امام عبد الرؤف مناوی درین باب حدیث آورده در کنوز الحقائق قال علیه السلام ذکر الصالحین کفارة الذنوب رواه مسند فردوس الدیلمی انتهی و تکلم الا بخیر وهو ما لا اثم فیه ومنه المباح عند الحاجة الیه لا عند عدمها وهو محمل ما فی الفتح انه مکروه فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب کما حققه فی النهر قرأة قرآن وحدیث وعلم وتدریس فی سیر الرسول صلی الله علیه وسلم وقصص الانبیاء علیهم السلام وحکایات الصالحین رضی الله عنهم وکتابة امور الدین انتهی کذا فی الدر المختار ولا یتکلم الا بخیر انتهی کذا فی الهدایة باتمام رسید کتاب مستطاب ثبوت الشفاعة

سید المرسلین صلی الله علیه وسلم جلد الاول فی التاریخ سلخ شهر الشوال ختم بالخیر والاقبال ١٢ سنه ١٣ هـ

در عهد دولت امیر کبیر ذوی العز والشان اشجع الدوران حامی بلاد اهل الایمان ماحی آثار الظلم والطغیان مصدوقه توتی الملك من تشاء من القدیم المنان المستنصر من النصیر الملك المستعان اعنی الخاقان ابن الخاقان ابن الخاقان امیر المومنین وامام المسلمین الامیر المنیر امیر عبد الرحمن خان بهادر سلطان خلد الله الملك الدیان ابقاه الله تعالی فی الدولة الابدیة والسرمدیة اللهم ارزقه طول العمر والعافیة والبقا

اللهم افتحنه فتحا مبینا اللهم انصره نصراً عزیزاً الٰهی تو این شاه درویش دوست
که آسایش خلق در ظل او هست ٭ دل وکشور شش جمع معمور دار ٭ ز ملکش پراگندگی دور دار

وبقدوم سعادت لزوم شاهزاده کامگار عالیمقدار والاشان ابو المظفر سردار نصر الله خان بهادر افغانستان

سلمه الله المنان وام ظلاله واجلاله وازین سبب اسم مکرم امیر صاحب کابل وافغانستان حرسها الله السبحان
تحریر کرده ام که دعای پادشاه اسلام از جمله واجبات است وعلمای هندوستان نامهای نوابها را
تحریر کرده اند بنابرین که وطن مالوفه مسکین ملک افغانستان است وآرزو کردم که اسم شهریار جم اقتدار
حضرت ظل الٰهی لازالت اقمار دولته طالعه وسبب مزید دعا باشد چنانچه در ارشاد الطالبین آورده است وگفته اند

الدعاء مفروضتان الدعاء للایمان والدعاء للسلطان انتهی حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین

الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشهری عفا الله عنه **تواریخ طبع** کتاب صداقت نصاب
ثبوت الشفاعت سید المرسلین من تصانیف قدوة المحققین اسوة المدققین مولانا مولوی شیخ محمد
مرید محی الدین صاحب مدظله نظمه ورقمه زین العابدین عابد پشاوری بهنگامیکه عازم سفر حرمین الشریفین بودم

ثبوت الشفاعت چو مطبوع شد
ثبوت الشفاعت کتابی بطبع
زهی ثبوت شفاعت که در شهادت او

بتوضیح آیات واخبار هم
برآمد چو از قالب طبع راست
نوشته قول همه بر بدیل قول خداست

بتاریخ او هر ورق در صد است
پی سال طبعش بگو عابدا
چو سال طبع طلب کردم از خرد گفتا

محمد شفاعت کند در اهم
۱۳ھ ۱۲
محمد نبی شفیع الوری است
۱۳ھ ۱۲
بگو نگاه محمد شفیع روز جزاست
۱۳ھ ۱۲

ایضاً تاریخ تصنیف همین کتاب ثبوت شفاعت سید المرسلین صلی الله علیه وسلم من طبع زاد جناب متین گل صاحب جوم خیل کاکاخیل

چو روز جزا در حق مذنبین ٭
ازین چند اوراق تصنیف ما
بایوان توحید دارش سلم

شفاعت کند سید المرسلین
فوائد روان کن ز تالیف ما
بافواج اسلام ظاهر علم

خدایا بحق محمد نبی
چو دریاب فیاض کن در زمان
چو کرده ز تاریخ طبعش کلام

مکن زان جماعت مرا اجنبی
مرا دار در ایمان مادر امان
کر کار سانش بدار السلام

تاریخ سیوم

علی الیقین که کتابی است مرهم دلها ٭ و یا کلید مراد است حل مشکلها ٭

ازان سبب بسال طبع گفتمش آعرق ٭ که غریقان ضلالت گشد به ساحلها



تاریخ چہارم طبع زاد مشفقی حاجی محمد صدیق بن حاجی ہاشم متخلص بہ اخلاص

مرید محی دین علامۂ دهر
ضیا از علم واد اسلام و دین را
زد اسس طبع حق جوئے جنابم
کتب تالیف و هم تصنیف کرد است
درین ایام نیک انجام واحد
ز تحریر و ز تقریر مبین
به منقولات و معقولات و تحریر
پئے تردید قوم این قسیم
ورین جملہ کتاب لاجواب است
چرا باشد نه زین حامی اسلام
به مولانا عطا کرد است خالق
شد اسم سامیش مشهور عالم
طبیعت ابر در بار مسائل
نسیم صبح چون مژده به من داد
خیال آمد پئے تاریخ ہجری
ندائے ہاتف غیب این چنین داد

سبق برواز هم عالم بحجت
بزیرنه سپهر مهر طلعت
شده مقطوع هر شاخ ضلالت
به استدلال و استحکام و حجت
چو بحث افتاد در باب شفاعت
ز قرآن و حدیث پاک حضرت
گروه نجدیان را داد ذلت
رقم کرد این کتاب نو ز جودت
با استدلال اثبات شفاعت
سر منکر جدا از تیغ حجت
فصاحت هم بلاغت هم متانت
ورع والتقا و زهد و طاعت
زبانش ماهی بحر شریعت
ز تصنیف جدید پاک طینت
پریشان بودم از فکری بکثرت
بگو اخلاص اسرار شفاعت
١٣ ١٣

انتقال مکاتبات و مراسلات در مقبولیت کتاب مستطاب ثبوت الشفاعت

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ ڈاک سرکاری رسیدہ اند از ہر بلاد

دو اوطان خصوصاً بغداد و اسلام بول ولاہور وکشمیر و پشاور و ملک سندھ
حیدرآباد و ہندوستان و کاٹھیاوار و من گنہگار ذرہ وار بی مقدار را سرافراز
فرمود بمکاتیب شریف خود ہا مرہون منت لمنوع انداللہ تعالیٰ جل شانہ بنعمائی بے
منتہای خود مسرور موفور گرداناد وانہ رادف بالعباد بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ الامجاد از بغداد شریف از جناب سیادت مآب مولینا سید حامد القادری نقیب
زادہ ابن سند الکاملین وسند العارفین مولینا سید محمد صالح صاحب نقیب زادہ حسنی
حسینی جیلانی بغدادی عراقی قدس اللہ سرہ مکتوب رسیدہ

نقل اصل	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

السلام الاتم المخرج بالمودۃ والاکرام نخص بہ المحب الشفیق الاشیم مولوی محمد مرید محی الدین المکرم
سلمہ اللہ تعالیٰ امین کل الم بحرمت سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین غب السلام
السوال عن خاطرکم العاطر ومزاجکم السلیم الظاہر وعنا الفضلہ تعالیٰ وبرکۃ الاجداد لم نزل بخیر ولا زلنا
ندعو اللہ لکم وللمسلمین فی الاوقات الخمس عند حضور مرقد جدنا قطب دائرۃ فلک السعود والغوث الصمدانی
قدس اللہ سرہ النورانی بالخیر والسرور واسئلہ تعالیٰ بجاہہ ان یوفقنا وایاکم للخیر ولما یحبہ ویرضی امین
ثم الباعث التحریر کتاب المودۃ والدعا ہو بینما نترقب اخبارکم البشارۃ اذ یا سر ساعۃ وصلنا کتابکم المورخ
۱۰ صفر المظفر فقرانٔاہ مسرورین واللہ تعالیٰ حامدین لدوام سلامتکم وسلامۃ جمیع من الاحباب
وما ذکرتم فیہ صار مفہوم اما عن وصول کتابنا الیکم ومسرتکم فیہا فذلک من صدق المودۃ ومشہور
عندنا محبتکم ازید من ذلک واما ما عرفت من طرف تاخیر طبع حجۃ البیضا بسبب عدم الروبیات من
مصرف حجۃ البیضا فاللہ یسہل ببرکۃ الغوث من غیوبہ وانشاء اللہ لا تقطعون الامل عن قریب بحولہ
تعالیٰ تیسر روبیتا فی طبع الباقی منہ بالتدریج لا مرۃ واحدۃ ولکن امضیا صار بلیح الطبع من ہذا القدر والذی
ارسلتموہ مطبوع منہ وصلنا فی البوستہ لصفۃ راجستری ومعہ ایضاً کتاب ثبوت الشفاعۃ واحد

لنسخة لنا دالثانی للجناب الافضل السید عبدالرحمن افندی فاما الذی الی السید عبدالرحمن افندی
عطیناه له وصار مسرور بذلک یبلغکم الدعار والذی الینا فالآن نحن بمطالعة واطلعنا علی عباراته
فاذا ہی عبارات رائقة فائقة مستحسنة المآل نسئل اللہ ان یجعل سعیکم مشکورا انہ کریم غفور فحقیقة انکم بذلک
نفعتہم بنہج الافادة للخاص والعام خصوصا ثبوت الشفاعة لسید المرسلین والندار فی الاغاثة بالنبی صلی اللہ
علیہ وسلم واسماع الموتی الذی ہو خلاف الوہابیة الجاحدین لذلک وعلی الخصوص باب المحاسن و
الاوصاف والکرامات الحاصل جمیعہ لایق مستحسن جزاکم اللہ خیر ہذا والمامول ان لا تقطعونا اخبارکم
ومکاتباتکم علی الدوام ولاتنسونا من الدعوات الخیریة کما انا لم ننساکم من دعار الخیر عند الحضرة السنیة
وبلغوا اسلامنا ودعائنا الجمیع من یسئل عنا من المریدین والمحبین وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ سنہ ١٣٤١ھ
تاریخ ١٧ ربیع الاول الداعی گیلانی زادہ خادم سجادہ جدی السید محمد حامد القادری خلف الرشید
پیر سید محمد صالح القادری نقیب زادہ الحسنی الحسینی علیہ الرحمة از استانبول مکتوب مرغوب جناب
مستطاب سیادت مآب سعادت وشرافت انتساب مولینا الشیخ السید محمد سیف الدین افندی
الجیلانی الحموی ابن عمدة العلمار الکرام مفتی الاسلام الشیخ السید محمد مرتضی افندی گیلانی حموی زاد درجتہ
وبرکاتہ نقل اصل ہو اللہ تعالیٰ شانہ قدوة العلمآر الکرام فخر المشائخ العظام حضرت مولوی الشیخ
محمد مریدی الدین صاحب القادری الغفوری دام بقاؤہ آمین من بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
ابدیٰ لجنابکم قد اخذت کتابکم العزیز وما شرحتم بہ صار معلومنا فحمدنا اللہ تعالیٰ علی صحتکم وصحة جمیع الاحباب
والمریدین بلغوا اسلامنا الی کل من یسئل عنا بطرفکم من المحبین والاخوان ووصلنا من کتابکم الشفاعة حقیقة
کتاب لا مثال لہ مفید یا بہ جامع لکل فضیلة حسنة جزاکم اللہ عن صاحب الشفاعة الکبری صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم خیر الجزار فی الدنیا والآخرة ووفقکم اللہ لکثیر من التالیف المغیرة الدینیة وادام اللہ بقارکم
فی التاریخ ١٦ ربیع الآخر ١٣٤١ھ الراقم گیلانی زادہ السید محمد سیف الدین ابن نقیب اشراف حماہ
السید محمد مرتضی الجیلانی الحسنی عفی عنہ از شہر لاہور مکتوب مرغوب جناب مستطاب معلی القاب
علامۂ زمان فہامۂ دوران محب النوادر مولانا مولوی غلام قادر صاحب اعلیٰ مراتب ساکن بھیرہ

لاہور ۳

زاد عنایتہ - بخدمت بابرکت جامع الحسنات والبرکات عارف معارف عارج معارج تصدیق
واصل مقام تحقیق وتدقیق مولوی محمد مرید محی الدین صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ بحسن التوفیق السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ کہ فضل حق سبحانہ شامل حال است وعافیت مزاج وہاج مسئول ومامول
سابقاً مکتوب بہجت اسلوب وحالا کتاب جامع الصحائف واللطائف تنویر الشفاعۃ وسائر رسائل
طرائف وفتاوای شریف مسرور الحب مجبور الحال فرمود جزاکم اللہ تعالیٰ وشکر سعیکم اللہ تعالیٰ قبول
فرماید وعوام وخواص را نفع عظیم بخشیدہ ہیچ مسائل ورسائل یاد باد بتجبیر طبع آوردن موجب ترویج
دین متین است ومثمر اجر عظیم مکتوب سامی در بہرہ رسیدہ وکتاب در لاہور سہ روز تاخیر در جواب
رفت معاف فرمایند کہ طبیعت کاہل بود مولوی عزیز اللہ بیگ سلام عرض میکند راقم فقیر غلام قادر
از لاہور یوم دوشنبہ ۱۳ تاریخ شہر صفر المظفر ۱۳۱۰ھ از شہر کشمیر محلہ عالیکدل عنایت نامہ
عنبر شمامہ جناب فیضمآب سیاوت پناہ کمالات دستگاہ معارف آگاہ صاحب سجادہ قادریہ
وحالات سنیہ مکرمی حاجی میر قاسم الحسینی القادری زاد اجلالہ واقبالہ ہو القادر مولویصاحب
فضیلت پناہ جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول محب خاندان قادریہ مولوی محمد
مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری دام فیضہ از جانب فقیر سید قاسم قادری عالیکدلی بعد
اتحاف تحائف سلام مسنون الاسلام واضح خواطر شریف آنکہ کتاب شریف لاجواب مسمی بہ
ثبوت الشفاعۃ بعد نگرانی بسیار دیدہ انظار منتظران را روشن ومنور گردانید آن کتابی است لاجواب
کہ قلم از تحریر اوصاف بی پایانش عاجز وقاصر است وبیان در تقریر مدایح بیکرانش فاتر سفینہ کہ درو
بحرہا گو داین است ومقبول ودلنشین ناظران عقیدت نشان ومحبان حضرات عالیہ درجات شدہ
است انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ از آنجناب بقیمت نقدی برای مطالعہ دیگران یعنی ہر کہ خواہد طلب داشتہ
آید جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزا رامین خادم جناب عالیہ قادریہ سید قاسم قادری حسینی عالیکدلی
عفی عنہ ۱۲ ماہ صفر المظفر یوم سہ شنبہ ۱۳۱۰ھ [سید قاسم حسینی] از قریہ مردان ضلع پشاور مکتوب
مرغوب محبوب جناب فیضمآب معلی القاب مجمع الفضائل ومنبع الفواضل اعلم العلماء قدوۃ الکملاء

کشمیر

قریہ مردان

مکرم بسجید مولانا سید احمد سلمه الله الاحد الملقب بمیا نصاحب گجگری زاد فیوضاته و برکاته رباعی
نوک قلم صنع تو در مبدا ر فطرت ❁ انگیخته بر صفحهٔ کن صورت اشیا ❁ سجاده نشینان نه ایوان افلاک را ❁
حکم تو فروزنده قنادیل زوایا ❁ مؤسس اساس دین متین ❁ ممهد قواعد سنة سید المرسلین ❁
مظهر احکام مفید الیقین ❁ ❁ اعنی محمد مرید محی الدین سلمه رب العالمین ❁ از جانب دعاگوئی غائبانه
بعد از تبلیغ قوافل دعوات وافیات و ترسیل صحائف تحیات زاکیات معروض ضمیر منجلی نظیر میگرداند
که احوال این محال بر طبق مشیت ذو الجلال موجب حمد است امید از جناب ایزد منان که جریان احوال آن
جانبان سبب شکر بی پایان بوده باشد مهربانا خط فرحت نمط آن شفقت مزید در آوان سعید رسید
چون هلال شوال فرحت افزا گردید و رسائل مراسل آنجناب جان رفته از معدن بدن گویا باز گردانید
بیت افغانی شکر شکر و باری پروردگاری ❁ چه دایم دی بخاطر کی د دین کاروی ❁ په تصنیف رسائل
مشرف ته ❁ رسائل د دین لیگی پهر طرف ته ❁ خیر الکلام ماقل و دل و لم یمل العبد (سید احمد) از شهر
پشاور در مکتوب مرغوب از جناب فیضمآب فضیلت پناه کمالات دستگاه مشفق اشفق مکرم بلا عد
وحد و د حاجی مفتی محمود سلمه الله الودود زاد الطافه بجناب خوبی های بیکران و نیکوئی های بی پایان
فاضل جلیل القدر و کامل نبیل المنظر مولانا و اولانا مولوی محمد مرید محی الدین صاحب دام افضاله از جانب
تراب اقدام هر که و مه عاجز آمو و محمود بعد از تسلیمات فراوان معروض آنکه لله الحمد و المنه که جریان حالات
نیاز مند بخیریت است صحت و سلامتی جناب مع کل توابع و لواحق ایشان مطلوب آنکه از رسیدن
نوازشنامه جات جناب ممتاز شدم اگر هزار زبان باشد از شکرش بیرون آمده نتوانم بدعاگوئی
و خیر خواهی اکتفا بس است و شیخ صاحب را کتاب اشاره داده ام و احوالات مردم زمانه را دیده
در زاویهٔ گمنامی از همه قطع برید نمودم و هر کسی را آخرت در پیش است اما حامی دین محمدی صلی الله
علیه و سلم خداوند تعالی است بتعصب متعصبان تغیر و تبدیل نمی یابد چنانچه در دل جناب استیصال
فی ضاله مضله است همین قسم مردم تا قیام قیامت پیدا خواهند شد و به براهین بینهٔ رد ایشان خواهند
آورد و الله تعالی ذات با کمالات جناب را تا دیرگاه صحت و سلامت دارد که بجان فشانی و غمخوارگی

پشاور

وین متین دارید چونکه بنده کاهل است تقصیرش معاف فرموده باشند زیاده والسلام محرره ۹ شهر صفر المظفر سنه ۱۳۱۳ھ

قصیده

رونق بازار دین است زان مُحیی الدین — اسم سامی با مسمی راست گشته زان مهین
گرچه جسم عالیش از انس چون آمد برون — لیک باطن از ملائک خاصیت دارد ببین
علم وافر صدق مفرط از عرق ریزی در فروع — بهر اخوان می نماید نور مسائل علم دین
چون نباشد اینچنین کو هست خلیفه آنجناب — آفتاب علم بوده بدر زهد زاهدین
بود آن پیر طریقت مرشد راه هدیٰ — ای زهی زان عارف بالله خلافت این
آفتاب آسمان علم فقه مصطفیٰ — جلوه افزائے بروج علم شرع شاه دین
عالم علم شریعت مفتی هر مسئله — در فروع و هم اصول آمده در وهی اینچنین
شد مقید در حصار خجلت و حصن سکوت — وقت بحثش از ذات پاکش هر گروه ضالین
در سخاوت بحر بوده در شجاعت شیر نر — منهزم گشتند کفار زان امام عارفین
نام نامی اسم سامی صاحبست عبد الغفور — زان امام الاتقیا نائب ببین تو محی الدین
یا الٰهی دار مولایم مرید محی الدین — پیشوای خلق جاوید نافع للعالمین
از هموم و از غموم و دور دارش در امان — پر ثمر گردان تو شجرش با غور بارش متین
آفرین صد آفرین بر اینچنین مشفق محب — دوستان را یاد دارد دائما از حب دین
سعی او مشکور بادا والدش مغفور رحیم — قلب او مسرور بادا کان رحمة للعالمین

وله ایضاً

گرچه دورم از جنابت قرب دارم از خیال — پیش رویم از تصانیف جنابت این وصال
هست کرامت در تصانیف اینکه ناگردد گهی — دل ستوده از قرائت تشنگان را چون زلال
آفرین صد آفرین بر آن مؤلف کرد جهد — ساخت بهر مستفیضان اینچنین سحر حلال

بندگی از پیش کرده پیش وارم ازین سبب
گر عنایات جناب مبذول می باشد همش
مفخر احناف ممدوح است از فضل آلہ
عفو تقصیرات خواہم از تکاہل در جواب
خالق ارض و سما داد و وجودش در امان
باعث ترویج تالیفات او این است ضرور
فیض عامش باد جاری تا که دوران است فلک
چون مُریدِ محی الدین محی الدین را بر سرش
بو حنیفه همچنین دارد توجه بر جناب
بس کن ای مسکین تو بس کن وصف ممدوح است کسی

لیک از سستی و نسیان قاصرم در عرض حال
غیر ذکر خیر سامی کی بر آید زین طلال
تا قیامت ذکر او باقی بود از این خصال
ملتجی ام از کرم این عفو را بی قیل و قال
هم جمیع احباب و اطفال شائقش گرد و کمال
همچو قسطاس اند تمامی منکر از آن تنگ مجال
از تصوف علم هر دو رغم الف کل طلال
فیض جاری مثل باران است زیر آن این خصال
قادری حنفی از آن گشت مشتهر صاحب جمال
از هزاران یک نه آید از آنکه هست حب نوال

لواری ۵

از مکان لواری شریف واقعه سنده حیدر آباد از عالم النحریر و فاضل کامل التحریر حبر العلما افقه فضلا کملا جناب ولایت مآب قطب المشایخ والارباب و قدوة اولی الالباب نخبة السالکین عمدة الفاضلین پیشوای اہل الیقین سند الکاملین شهسوار ناسوت بلند پرواز ملکوت شهباز جبروت صاحب اسرار لاهوت المعتصم بحبل الله المتین وحید زمان فرید دوران مقتدای طریقه انیقه حضرات نقشبندیه مجددیه سعیدیه قدس الله اسرارہم مولانا الحاج مولانا حضرت شیخ محمد سعید صاحب والامراتب سلمه الله تعالی عن جمیع المصائب والنوائب زاده مجده و فیضه و فضله و مرتبته و عنایته من احقر مسکین نالایق تراب اقدام الاولیاء والعلما از این عنایات ایشان موصوف نیستم مگر الله تعالی اجل شانه لسان فیض ترجمان خاصان خود را در باره من احقر مسکین خاکسار و ذره وار بمقدار قبول فرماید منه و کرمه نقل اصل منظوم که از حرف اول مصرع اولی اسم مسکین خاکسار و از حرف اول مصرع ثانی اسم او شان می بر آید

		در منقبت توشیح قصیده طبع زاد ایشان سلمه		
م	مخزن اسرار علوم علیم	ا	م	معدن انوار صفات قدیم

ح	حامد و محمود بذکر خدا	۲	ح	حامی احکام رسول کریم
م	ماحی هر بدع ز شرع نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	۳	م	مورد الطاف رؤف و رحیم
د	داده ورا هبر طالبان	۴	د	دائم در ذکر خدا مستقیم
م	مخلص هر صاف دل و نیک خو	۵	س	سفرهٔ اسلام کشاده عمیم
ر	رشک فزا را دب عالمان	۶	ع	علم گشا بر طبع هر حلیم
ی	یافت ز قرآن فهم رمز را	۷	ی	یاری بخشید به نعمان عظیم
د	دولت افتا بحکمش روان	۸	د	دهر جبین کرد بمهر هاش وسیم
م	مصدر افعال زی صوفیان	۹	و	ورد نما جهر و خفی مستدیم
ح	حاجی عرفات بعرفان جان	۱۰	ط	طوطی طیشه بشر بعیت کلیم
ی	یوزدل بیشه فتوا ر و هی	۱۱	ن	نخج فگن در مذهب ها سقیم
ا	اسعد دوران وحید زمان	۱۲	ل	لال زبان پیشش کام لئیم
ل	لطم زن مدعی لاف زن	۱۳	و	وافی اخلاص بجان سلیم
د	دست فگن حبل متین هدا	۱۴	ا	افسر اهدا ر لنفر قش مقیم
ی	یافت کس از صحبت او فیضها	۱۵	ر	رخت نهد روضه دار النعیم
ن	نامی نامش بود احیاء دین	۱۶	ی	یاور او غوث جهان شد صمیم
ه	هدیهٔ تسلیم و دعاء صفا			پیش کشش باد بسلک نظیم

از شهر رانی پور شریف واقعه سنده حیدرآباد مکاتیب شریف از جناب ولایت مآب قدوة السالکین عمدة الکاملین سلالة السادات الکرام عمدة النجباء العظام اسوة الکبراء الفخام ذی القدر والاحترام المتمسک بحبل الله متین مولانا پیر کبیر سید غلام محی الدین شاه صاحب الحسنی الحسینی الجیلانی زاد فیوضاته و برکاته این مکتوب شریف یوم سه شنبه ۲۶ شهر شعبان المعظم سنه ۱۳۱۲ بذریعه ڈاک رسیده ـ مرید درگاه قطبیه محقق عدیم العدیل مدقق بدیع البدیل نادر النظیر فاقد المثیل محبنا

۲۶۱ مولوی

مولوی معنوی مولوی محمد مرید محی الدین صاحب زاد علمہ بعد تبلیغ دعوات اجابت آیات مسنونہ حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت والتحیات مکشوف ضمیر درایت نظیر بر مصارف اوقات حسنات ختامالعالی بفضل وکرم حضرت الٰہی مستوجب حمد و شکر نامتناہی است و مژدہ بصحت و سلامتی آن یگانہ روزگار از بارگاہ قادر کردگار مدعا و مرجوا ماہو المدعا درین آوان مسرت اقتران پارسلی چند صحائف افادات روالفت طبع اوعالیہ مرسولہ آن زبدۃ العلمآء در احسن اوقات واشرف آنات ورود سعادت آمود نمود واز مطالعہ آن تبحر علمیت و فور درآیت آن سرمایہ سعادت حالی رائیے خادمان عالی گردید الحمد للہ کہ ایزد مفیض العطایا آن ممتاز البرایا را باوصف حدت طبع وجودت ذہن وکثرت ممارست وکمال معلومیت رسوخیت اعتقاد بحضور فائض النور حضرت قیوم یزدانی قطب ربانی محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ العزیز بدرجہ کمال اعطا فرمودہ وبمرتبہ جمیع بین الکمالین شریعت وحقیقت فائز نمودہ است اُمید کہ آئندہ نیز آنچہ جواہر طبیعی از ابحار خواطر بساحل بروز خواہد آمد متعاقبا بنام نامی خادمان درگاہ معلی ارسال داشتہ باشند کہ از مدارج افادت بعید نیست تازہ اینکہ قبل ازین دربارہ تحریر تعیین مکان اذان بین یدی الخطیب اشعاری رفتہ بود درحال نیز اندراج است کہ درین باب از اقوال فقہاء امت مرحومہ ومحدثین سنت نبویہ احقاقا للحق تحقیق کما ینبغی نمودہ عنقریبا ارسال خواہند داشت کہ درین ملک در خصوص این باب اختلافی کثیر روئی دادہ وتعمیل درگاہ معلی تا بصدور تحریر آن تحریر موقوف ومعطل است نوعی کہ مطابق رای خجستہ انتمائی آن سرآمد فضلا رخوا ہد بود تعمیل خواہد رفت زیادہ خیر والسلام فقط تحریر تاریخ ۱۹ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ

مہر ایشان

ربا غ احمد صالح ز نسل محی الدین
چہ خوش گلیست معطر غلام محی الدین ۱۲

دعانامہ پیر سید غلام محی الدین شاہ الحسنی الحسینی القادری الجیلانی البغدادی

تم الرائی فوری از حاضر الحین خادم العلمآء تراب اقدام الفضلا المدعو بہ مخدوم اللہ بخش عباسی ملازم خاص حضور فائض النور ممدوح مراتب بتسلیمات اشتیاق آیات مطالعہ باد ۱۲ از شہر اورنگ آباد سعید

از جناب شفقت مآب عزت وفضیلت نشان مکرمی ام محمد نور خان سلمہ اللہ المنان دفعدار ترب اول رسالہ سیوم شہر مبئی محلہ گوگاری ناکہ محلہ بابو حجام مدرسہ حنفیہ قادریہ غفوریہ بملاحظہ اقدس جناب حضرت مولانا

ومخدومنا مولوی محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشہری دام ارشادہم

باسمہ لیس کمثلہ شئ

دل وجان فقیر فدای آن بدر منیر باد - از فقیر آوارہ وناکارہ تسلیم ونیاز خادمانہ قبول فرمایند - وبدعا
از دیاد حق پرستی ومخلصی از خود پرستی یاد آرند - کتابین پہونچین ہین بدرجہ غایۃ مسرور ہوا از دست
فقیر بینوا ناید ہیچ ✤ ✤ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند ✤ سلمکم اللہ تعالیٰ مع الخیر والعافیۃ فی الدین
والدنیا والآخرۃ درحقیقت آپنے تحقیق مسائل اختلافیہ مین کمال کیا ہے اور یہہ کمال صحیح طور پر آپکے
کمالیت تامہ پر دال ہے - اور یہ کمال بغیر از حصول فیضان الٰہی محال اور حصول فیضان الٰہی بجز قبولیت
خاص وہم وخیال - پس بیشک وشبہ آپ مقبول جناب الٰہی ہو اور منظور بارگاہ رسالت پناہی صلی اللہ
علیہ وسلم زیادہ ازین مبالغہ است ومبالغہ فعل الکاذبین بارک اللہ فی امثالکم ومتع اللہ المسلمین
بطول بقائکم برای فقیر در وقت خاص دعا رخیر فرمایند کہ برای غائب وعدہ اجابت است وما
ذلک علی اللہ بعزیز - عاجز محمد نور خان وفعدار ترب اول رسالہ سیوم مقام چھاونی اورنگ آباد دکھن
از شکارپور سندہ از شفقت نشان غلام محمد ولد پیر حوالدار رسیدہ بخدمت بابرکت جناب مولانا مولوی
محمد مرید محی الدین صاحب بحر العلوم دام فیضہ - بعد السلام علیکم معروض خدمت است کہ قبل ازین یک خط
برائی طلب رسالہ شریفہ متبرکہ مسمی بہ تحفۃ الاخیار فی بیان الصلوۃ علی السکون والوقار ورسالہ ثبوت الشفاعت
از التیفات آن عالم تحریر نوشتہ ارسال نمودہ ام اگر قبل از رسیدن این کارڈ ارسال نمودہ اند بہتر والا بدین
کارڈ ہذا بذریعہ ویلوپی ایبل ارسال نمایند کہ بسی انتظار دارم وشب وروز شوق مطالعہ در تزاید است بسی
مشتاق ام برای خدا محروم نہ سازند وبرای خدا در فرستادن دیر نخواہند کرد بندہ را ممنون احسان
خواہند نمود واقعہ شکارپور سندہ در محلہ پیرواد وائی صاحب راقم غلام محمد ولد پیر حوالدار ایضا نقل مکتوب
بخدمت جامع کمالات ظاہری وباطنی عالم علوم عقلی ونقلی جناب مولانا مولوی محمد مرید محی الدین صاحب
دام فیضہ - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض خدمت عالی درجت آنکہ حضر تا کتب مرسولہ
جناب سلامت رسیدند بہ نہایت ممنون ومشکور احسان فراوان آن صاحب شدم وآنچہ کتب ورسایل

مولفهٔ آن جناب مطبوع شده باشند از قیمت مفصلهٔ آن اطلاع فرمایند که عین عنایت خواهد شد ۔ راقم
غلام محمد ولد پیریہ حوالدار ساکن شکارپور باتمام رسید انتقال مکاتیبات فارسی و ہندی
مکرر آنکه یک نسخه کتاب ثبوت شفاعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشفق کرام سادات عظام
جناب غلام سید صاحب حسینی حسنی نسباً حنفی مذہباً قادری مشرباً واسطی البلگرامی زاد عنایتہ وتحفہ گویان
فرستاده شده بعد ملاحظه آن جناب ایشان در استحقاق کتاب مذکور چند سطری سلیس بعبارت
ہندی تحریر کرده اشفاق نموده فرستاده اند بنا بر آن درین کتاب انگاشته شده که بموجب عبارت
ایشان استحقاق کتاب بدانند و آن عبارت اینست ۔ عالیجناب فیضمآب حضرت قدوۃ
السالکین زبدۃ العارفین جناب مولانا مولوی محمد مرید محی الدین صاحب بحر العلوم
قادری دام اللہ فیوضکم ۔ بعد ادای طریقہ سلام کہ اسم اسلام ہے مدعا نگار ہون ۔ کتاب مرسولہ
جناب مسمیٰ ثبوت الشفاعت خاکسار کو وصول ہوئی اوسکے مطالعہ سے طبیعت نہایت بلکہ بدرجۂ غایت
محظوظ و مسرور ہوئی ۔ اسمین شک نہین کہ آپنے دریا کو کوزہ مین بند کرکے دکھا دیا ہے اور ایک ایسے اہم
مسئلے کو اس تھوڑی سی تحریر مین ختم کردیا ہے ۔ اگر آپ کی اس تحقیق و تدقیق کی کچھ بھی داد دیجائے تو ممکن
نہین کہ وہ ایک دفتر عظیم مین بھی سما سکے اور اگر اس کتاب کی عمدہ اور بہتر ہونیکا ثبوت دیا جائے تو اوسکے
لئے ایک ایسی ہی کتاب اور ہونا چاہیے ۔ مختصر یہ ہے کہ شفاعت کے ثبوت کے لئے ہر مؤمن و دیندار کو اس
کتاب کا اپنے پاس رکھ لینا کافی ہے اسلئے کہ جو جو حوالہ کتب احادیث وغیرہ سے اسمین درج کئے گئے ہین
نہایت مستحکم اور لایق تحسین و آفرین ہین ۔ سچ تو یون ہے کہ ایسا کوئی رسالہ اثبات شفاعت مین آجتک
کسی نے نہین لکھا تھا جسکے ہر فقرہ سے بوئے علمیت اور ہر جملہ سے اثبات شفاعت پائی جاتی ہے ۔ یہ کتاب
کتاب نہین ہے بلکہ اہل اسلام کے لئے اچھی اور مضبوط دلیل ہے جسکے رد کرنے کی اب کوئی مخالف جرأت
نہین کرسکیگا ۔ اور یون تو لوگ خدا کو بھی نام رکھتے ہین تو پھر بھلا بمقابلہ خدا یہ تو کوئی چیز نہین ہے ۔ البتہ منصف
مزاج لوگ برسر انصاف آکر اگر اس کتاب کو دیکھین تو ممکن نہین کہ وہ بے انتہا اس کتاب کی قدر نہ کرین
اور اگر اسحالت مین بھی ایسے معتبر کتاب کی قدر نہ کی تو میرے نزدیک دنیا مین اونسے بڑھکر کوئی کم نصیب

اور بے وقعت سمجھے جانیکے قابل ہوگا۔ کیونکہ پیغمبر صلوٰۃ اللہ وسلامہ کی شفاعت کا اقرار ایسا ہے جیسا کہ
اونکی نبوت کا اقرار اور جس شخص نے اونکی نبوت کا اقرار کیا اوسنے گویا خدا کا اقرار کیا پھر جسنے خدا کو پا لیا
تو وہ صاف نجات پا چکا۔ دوسری اس کتاب مین یہ خوبی ہے کہ لفظ یا رسول اللہ کہنا اور یا محمد
کہنا بجا بڑی مستند احادیثون اور آیات قرآنی سے ثابت کرکے جائز و صحیح رکھا ہے۔ یہی نہین بلکہ تعظیم
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور علم آنحضرت حیات اور ممات مین یکسان بعد بڑے بڑے دلائلون کے
ثابت کر دکھایا ہے اسیطرح میلاد شریف کا قیام اور قبرون پر پھول چڑہانا اور یا شیخ و یا سید عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ کہنا اور اولیاء اللہ کا علم غیب بواسطہ ہونا اور اونکی کرامتون کا اظہار رہنا اور اونسے
بلاؤن وغیرہ کا دفع ہونا بڑے عمدہ طریقہ اور نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے اوسپر مستزاد یہ ہے
کہ ہر مسئلہ کی تحقیق کے نیچے علمائے وقت کے استفتا اور مواہیر بہی بہت خوبی و خوش اسلوبی کے
ساتھ درج کی گئی ہین۔ جس سے میرا پورا پورا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب بباعث اپنے عمدہ اور بہتر ہونیکے
بہت جلد منظور نظر عاشقان حبیب کبریائی ہو جائیگی۔ اور بحد و بے انتہا اون نیک باطن مسلمانون
اور سچے دینداروں کے حق مین مفید اور موثر ثابت ہوگی جنکے صاف دلوان مین ایک شمہ بھی جوش
محبت احمدی اور خواہش شفاعت محمدی ہوگی۔ چہپی بھی خوب ہے اور کاغذ بھی نہایت صاف ہے
خط کے عمدگی بھی بہت اعلی ہے غرضکہ بہمہ صفت موصوف ہے۔ اور باوجود ان سب بھلائیون کے
قیمت بھی بخیال رفاہ عام تھوڑی رکھی گئی ہے۔ جس سے ایہ امید کیجاتی ہے کہ ہمارے دینی بھائی اسکی ایک
ایک جلد خریدنے مین دیر نہ لگائینگے اور اس کتاب کو موجب خیر و برکت سمجھکر ضرور ایک ایک نسخہ اپنے
پاس رکھینگے فقط والسلام اور یہ بھی امید قوی ہے کہ آیندہ کو جناب اپنی اوقات تالیفات و تصنیفات
سے اس خاکسار کو ضرور مشرف فرماتے رہینگے۔ اور اس قطعہ تاریخ کو جو کہ ذیل مین درج ہے اپنی کتاب
مین بشرط گنجایش تحریر فرمائینگے۔ راقم ہیچمدان غلام سید غفر اللہ ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ خوشنویس متخلص بہ منیر

	قطعہ تاریخ طبع کتاب	
عجب این نسخہ نادر طبع شد		کہ شر دشمنان دین رفع شد

نہ محکام

ز استحکام و اثبات مضامین
چو دیده این رساله خوب و بهتر
بگوش من کسی از غیب گفته

بلای طعن هر منکر دفع شد
پی سال طبع مائل طبع شد
متاع گلشن عرفان طبع شد ١٣٤٢

فہرست کتاب ثبوت شفاعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

استفتاء

تمت



تمام شد این کتاب ثبوت الشفاعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم در مدت دوازدہ سال بعرق ریزی و کوشش مالا کلام تحفہ گویان از جہت اخوان اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باطل سے دبنے والے اے قادیاں! نہیں ہم
سو بار کر چکی ہے تو امتحاں ہمارا

غلام احمدی امت کی بوکھلاہٹ

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں امرتسری مرزائیوں کے طاعونی اشتہار کے جواب میں آٹھ صفحات کا ٹریکٹ شائع کر چکا ہوں۔ اسی کیساتھ حکیم محمد یعقوب صاحب کیطرف سے بھی اشتہار شائع ہوا تھا ان دونو نکے جواب میں مرزائیوں نے ایک ٹریکٹ بعنوان "طاعون سے بچنے کی موثر اور کارگر تدابیر" حال ہی میں تقسیم کیا ہے اسمیں ہم لوگوں کی تحقیق اور ہمارے مطالبات و سوالات کا قطعاً جواب نہیں البتہ چند آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں بیہودیانہ تحریف کر کے اپنی روسیاہی کو مٹانیکی کوشش کیگئی ہے اسکے علاوہ غیر متعلق آیات اور مرزا صاحب کے بیربط الہامات پیش کیے گئے ہیں جنکو طاعون کی پیشگوئی سے دور کا واسطہ بھی نہیں اسلیے میں انکا اسوقت جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا البتہ مرزائیوں نے جن آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں تحریف کی ہے انمیں سے بعض کے متعلق نہایت اختصار کے ساتھ کچھ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں اگرچہ اس موضوع پر بہت تفصیل سے خامہ فرسائی کیجا سکتی ہے لیکن چونکہ عام لوگ لمبی تحریر دیکھ کر پڑھنے سے گھبراتے ہیں اسلیے صرف اشارات اور مختصر سوالات و مطالبات پر کفایت کیجاتی ہے اسکے بعد میں پہ ایک جدید مضمون کو جو اسی ٹریکٹ کیلئے لکھا تھا اور اخبار الفقیہ کی اشاعت ۱۴ جون ۱۹۳۶ء میں شائع ہو چکا ہے نقل کر دونگا تاکہ طاعون کے متعلق مرزا صاحب اور انکی امت کی دھوکہ بازیوں اور فریب کاریوں سے عام لوگ بھی خوب واقف ہو جائیں۔

نمونہ تحریف مرزائی امت نے "مسیح موعود" کے زمانہ میں طاعون پڑنے کے ثبوت میں حسب ذیل آیات کو پیش کیا ہے:- (۱) واذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض تکلمهم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون (سورہ نمل رکوع ۶) مرزائی امت نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے "یعنی جب لوگوں پر حجت پوری ہو جائیگی تو ہم زمین میں انکے لئے ایک کیڑا پیدا کرینگے جو انکو زخمی کریگا یہ اسلیئے ہوگا کہ لوگ ہمارے نشانوں پر یقین نہیں کرینگے" (صلا ۳۰۲)۔

غلام احمدیوں سے مطالبات (۱) اگر اس آیت میں "دابة" کے معنی "طاعونی کیڑا" ہے اور دوسرا کوئی معنی نہیں ہو سکتا تو کیا آیت قرآنی "وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها" کے یہ معنی ہونگے کہ خدا تعالیٰ نے صرف طاعونی کیڑونکا رزق اپنے ذمہ لیا ہے اور دوسری مخلوق کا نہیں (۲) اگر اس آیت شریفہ میں "دابة" سے طاعونی کیڑا مراد ہے تو مرزائی امت بتائے کہ مندرجہ ذیل حدیث کا کیا مطلب ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخرج الدابة ومعها خاتم سلیمان وعصا موسیٰ فتجلو وجه المومن وتخطم انف الکافر بالخاتم حتی ان اهل الحی لیجتمعون فیقول هذا یا مومن ویقول هذا یا کافر" اخرجه الترمذی منقول از تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۷۳

(۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بالسناد ارشادات پیش کئے جائیں جنمیں آیت زیر بحث میں "دابۃ" کا معنی "طاعونی کیڑا" بتایا گیا ہو اور جس کتاب سے یہ ارشادات نقل کئے جائینگے اسکا مکمل حوالہ دیا جائے (۴) آیت زیر بحث میں جو جملہ "تکلمھم" ہے اسکے تحت میں معتبر و مستند مفسرین نے لکھا ہے کہ "ای تکلمھم الموجودین حین خروجھا بالعربیۃ" (تفسیر جلالین مطبوعہ مصر جلد ثانی ص۴۹) یعنی "دابۃ الارض" لوگوں سے عربی میں کلام کریگا لیکن مرزائیوں نے "تکلمھم" کا ترجمہ لکھا ہے کہ "انکو زخمی کردیگا"، اس ترجمہ کی تائید میں مرزائی امت کوئی صحیح حدیث یا اجماع اُمت نقل کرے۔

ودونہ خرط القتاد۔

دوسری تحریف مرزائی اشتہار نے جو دوسری آیت لکھی ہے وہ یہ ہے "وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا (سورۂ بنی اسرائیل)۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں مگر ہم انکو قیامت کے دن سے پہلے یا تو بالکل ہلاک ہی کردینگے۔ یا سخت عذاب اسپر وارد کرینگے یہ بات کتاب میں لکھی جاچکی ہے اور اسکا فیصلہ ہوچکا ہے"

استفسارات (۱) اگر کوئی شخص اس وعید کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور آپکی رسالت کے انکار اور آپکی اطاعت سے رُوگردانی کا نتیجہ قرار دے تو مرزائی امت کے نزدیک یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں تو کیوں؟

(۲) میں مرزائیوں کی خاطر فرض کرلیتا ہوں کہ آیت زیر بحث میں جس "عذاب شدید" (بقول مرزائی امت طاعونی کیڑا) کا ذکر ہے وہ "مسیح موعود" کی تکذیب کا نتیجہ اور اسی کے زمانہ سے متعلق ہے لیکن جبکہ تاریخی واقعات کو الف اس امر پر شاہد ہیں کہ مرزا صاحب سے پہلے بھی بارہا طاعون نے قیامت برپا کی ہے تو غلام احمدی امت بتائے کہ مرزا صاحب سے پہلے کون "مسیح موعود" تھا جسکی تکذیب وانکار کے جرم میں "عذاب شدید" نازل کیا گیا؟

(۳) یہاں چونکہ عذاب خصوصی (طاعون) سے بحث ہے نہ مطلق عذاب سے۔ اسلئے مرزائی امت بتائے کہ اس آیت شریف میں وہ کونسا لفظ ہے جسکا معنی "طاعون" یا "طاعونی کیڑا" ہے؟ ورنہ وہ اثبات مدعا میں ناکام رہینگے۔

ایک اور ایک؟ دو روٹیاں ایک عبد البطن سے کسی نے پوچھا تھا کہ ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں؟ اس نے نہایت متانت سے جواب دیا کہ "دو روٹیاں"۔ بالکل یہی مثال مرزائیوں کی ہے اس بات کے ثبوت میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسیح موعود" کے زمانہ میں طاعون پڑنے کی خبر دی ہے۔ اُنہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ "مدینہ شریف میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہونگے" (مشکوۃ باب حرم المدینۃ)

اور اس سے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ "اسجگہ طاعون اور دجال کا ایک ہی جگہ ذکر کیا گیا ہے اور یہیں اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی زمانے میں ہوں گے اور یہ امر ثابت شدہ ہے کہ مسیح کا زمانہ بھی دجال کا زمانہ ہوگا تو معلوم ہوا کہ دجال اور طاعون اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے" (ص۵)

کیا خوب! اے اللہ کے بندو! اگر مثلاً زید یہ کہدے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مسیلمہ کذاب جنت میں داخل نہیں ہونگے تو کیا اسکا یہ مطلب ہوگا کہ ان دونوں مدعیان نبوت کاذبہ کا زمانہ ایک ہی ہے؟ پس جب حدیث مذکور میں

طاعون اور دجال کا ایک ساتھ ذکر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ایک ہی زمانہ میں ہوں گے تو یہ کہنا خود بخود غلط ہو گیا کہ طاعون اور مسیح کا زمانہ ایک ہے مرزائیو! اسکو سمجھو! اور اپنی حماقت پر آنسو بہاؤ!

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

میں نے پہلے نمبر میں انجیل کی پیشگوئی درج کی تھی جسمیں جھوٹے مسیحاؤں اور کاذب نبیوں کے زمانہ میں نزول آفات کا ذکر ہے مرزائیوں نے اس کا تو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ نہایت بیحیائی سے مرزا کی مسیحیت ثابت کرنے کیلئے پھر اسی پیشگوئی کو بطور شاہد پیش کیا ہے اسکے متعلق کچھ زیادہ عرض کرنے کی بجائے ناظرین سے صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اگر مرزائی امت کی ایمانداری کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو زیر بحث مسئلہ کیلئے نئے عہد نامہ کی حسب ذیل کتابوں کو پڑہیں۔ متی باب ۲۴۔ مرقس باب ۱۳۔ لوقا باب ۲۱۔ انکے اس حصہ کو جسکی نامکمل عبارت مرزائی امت نے نقل کی ہے بیاق وسباق کے ساتھ ملا کر پڑہنے سے ان کی خیانت اور بیہودیانہ تحریف کا پتہ ملسکتا ہے۔ مرزائیوں کے ٹریکٹ مذکور کے متعلق کچھ اور بھی کہنا ہے لیکن اب گنجائش نہیں اسلئے "الفقیہ" میں اپنے شائع شدہ مضمون کو ذیل میں نقل کرتا ہوں:-

ہندوستان میں مرضِ طاعون

مسیلمہ پنجاب کی کذب بیانیاں

امتِ مرزا کی باطل پرستی

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی سرزمین پنجاب میں ایک عجیب وغریب شخص گذرے ہیں آپ نے اپنی نبوت ورسالت اور مسیحیت ومہدویت منوانے کیلئے اس غضب کے دہوکے اور فریب دیئے اور اسقدر صریح جھوٹ بولے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کی روح بھی پھڑک اٹھی ہو گی اور حقیقت ہے کہ آپنے اسود عنسی اور بہاء اللہ ایرانی کے بھی کان کتر دیئے ناظرین کو یقین نہ ہو تو بطور نمونہ مندرجہ ذیل تحریر کو بغور ملاحظہ فرمائیں:

طاعون اور مرزا قادیانی مرزا صاحب نے اپنے دعاوی کی صداقت میں جو سب سے زبردست دلیل، بیان کی جسکو آپ کثرت سے کتابوں، اخباروں، رسالوں، اشتہاروں اور تقریروں میں ہمیشہ دہراتے رہے اور جسے مرزائی امت بھی مرزا صاحب کا "عظیم الشان معجزہ" قرار دیا کرتی ہے یہ ہے کہ "مرزا صاحب نے قبل از وقت طاعون پھیلنے کی خبر دی تھی چنانچہ پیشگوئی کے مطابق یہ مرض پنجاب میں پھیلا" اس "پیشگوئی" کو وزن دار بنانے اور "عظیم الشان معجزہ" ثابت کرنے کی غرض سے مرزا صاحب اور آپکی امت نے جن شرمناک

حرکات اور قابلِ نفرت دجل و خدع کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے بعد ایک حق پرست انسان کا دل خوفِ خدا سے کانپ اٹھتا ہے اور ایک سچے مسلمان کا دماغ اس جھوٹ کی نجاست کے تعفن سے پھٹا جاتا ہے :

پیشگوئی کی حقیقت

جس وقت بمبئی کے علاقہ میں طاعون نمودار ہوئی اور وہاں بہت لوگ اسکا شکار ہو رہے تھے اور وہاں سے بعض مریض ضلع جالندھر اور ہوشیار پور میں آئے تو ان اضلاع میں بھی طاعون کے کیس شروع ہو گئے اسپر صاحب کمشنر بہادر دہلی نے گورنمنٹ پنجاب کو لکھا۔ کہ اضلاع جالندھر و ہوشیار پور میں بمبئی کے علاقہ سے طاعون کے مریض آئے ہیں سخت خطرہ ہے کہ پنجاب میں بھی طاعون پھیل جائیگی اسلئے گورنمنٹ حفظ ماتقدم کے طور پر تدابیر اختیار کرے تو بہتر ہے چنانچہ گورنمنٹ نے "بیاس" کے مقام پر قرنطینیہ قائم کر دیا تاکہ جالندھر اور ہوشیار پور کے علاقہ سے آنے والوں کو وہیں روک دیا جائے (رسالہ "مرزائیت کا جنازہ" صفحہ ۶۸ و ۶۹)

ان حالات سے مرزا صاحب نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور "طاعون" کے عنوان سے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو ایک دو ورقہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ نے یہ پیشگوئی شائع کر دی کہ پنجاب میں بھی طاعون پھیلنے والی ہے اس نام نہاد "پیشگوئی" پر مرزا صاحب اور آپ کی امت کو بڑا ناز ہے حالانکہ اس سے قبل بمبئی جالندھر اور ہوشیار پور کے علاقوں میں طاعون اپنا کام کر رہی تھی چنانچہ اسی دو ورقہ اشتہار میں مرزا صاحب کو اقرار ہے اور اس کی ابتدا ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے کہ

"اس مرض نے جسقدر بمبئی اور دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کئے اور کر رہی ہے انکے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصہ میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہو گئے اور ہزارہا گھر ویران ہو گئے۔ دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کے لئے جدا کئے گئے اور ابھی انتہا نہیں × × اس مرضِ مہلک سے اب تک بکلی امن حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ بمبئی میں ترقی پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ملک پنجاب بھی خطرہ میں ہے :

اس اشتہار کے شائع ہونیسے پہلے بھی (یعنی بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء) مرزا صاحب کو اعتراف تھا کہ "آجکل بمبئی میں ہزارہا لوگ طاعون سے مر رہے ہیں" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸)

پس ہر ایک وہ شخص جسکے دماغ میں غباوت و غوایت کی بھس نہیں بھری ہوئی بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی اس "پیشگوئی" کی حقیقت اور وقعت کیا ہے؟ مرزائی دوستو! ؎

اب دامِ مکر اور کسی جا بچھائیے
بس ہو چکی نماز مصلّے اٹھائیے

مرزا صاحب کا صریح جھوٹ

متنبی قادیانی مرزا غلام احمد آنجہانی اپنی اس "پر تزویر پیشگوئی" کو گوناگوں فریب کاریوں اور طرح طرح کی جعلسازیوں سے منوانے کی لاحاصل سعی کرتے

رہے ہیں۔ ان میں سے ایک فریب اور جھوٹ ایسا واضح ہے کہ جس کے سمجھنے کے لئے اعلیٰ فہم اور وسیع علم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ادنےٰ درجہ کی عقل رکھنے والا انسان بھی اس کو سمجھ سکتا ہے وہ کیا ہے۔ اس کو خود مرزا صاحب کے الفاظ میں سنیئے!

"حضرت مسیح کی پیش گوئی میں نہ کسی خارق عادت زلزلہ کا ذکر ہے اور نہ کسی خارق عادت مری یعنی طاعون کا۔ اس صورت میں کوئی عقلمند ایسی پیشگوئیوں کو عظمت اور وقعت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر جس ملک کے لئے میں نے طاعون کی خبر دی۔ اور شدید زلزلوں سے اطلاع دی ہے وہ اس ملک کی حالت کے لحاظ سے درحقیقت عظیم الشان پیش گوئیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس ملک (ہندوستان) کی صدہا سال کی تاریخ دیکھی جائے تب بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی اس ملک میں طاعون پڑی ہے۔ چہ جائیکہ ایسی طاعون جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر دیا"

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۹ و ۱۶۰)

ناظرین اس عبارت کے خط کشیدہ حصہ کو غور سے پڑھیں یہ ایک ایسا صریح، صاف اور سفید جھوٹ ہے کہ اس کی نظیر کسی جھوٹے نبی کے دعاوی میں شاید نہ مل سکے گی۔ تاریخ کے اوراق اور ہندوستان کے گذشتہ واقعات مرزا صاحب کے اس بے بنیاد اور جھوٹے دعوے کی پکار پکار کر تکذیب و تغلیط کر رہے ہیں لیکن مرزائیوں کی ہٹ دھرمی اور باطل پرستی ملاحظہ ہو کہ اپنے گورو کے اس شرمناک جھوٹ کی برابر تائید کر رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی عقل و فراست اور صداقت و دیانت تک کو مرزا صاحب کے رحم پر چھوڑ چکے ہیں!

امّتِ مرزا اپنے گورو کے قدم پر

چنانچہ ڈاکٹر چودھری محمد شاہ نواز خان مرزائی اسسٹنٹ سرجن جہلم نے اخبار "فاروق" قادیان کی اشاعت ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۱۱ میں ایک مضمون بعنوان "پلیگ کے متعلق ضروری ہدایات" شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ طاعون مرزا صاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ اور یہ کہ طاعون کے متعلق جو پیش گوئی مرزا صاحب نے شائع کی تھی۔ یہ ان کا "عظیم الشان معجزہ" ہے چنانچہ ڈاکٹر مذکور لکھتے ہیں:-

پیشگوئی کی عظمت

"لوگ کہتے ہیں کہ وبائیں دنیا میں آیا ہی کرتی ہیں اگر طاعون کے متعلق پیش گوئی کر دی تو کونسی بڑی بات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں وبائیں پڑا ہی کرتی ہیں۔ مگر وہ عام قانون طبعی کے ماتحت ہیں

مثلاً ایک ایسے ملک کے متعلق طاعون کی خبر دینا جس میں طاعون کی شکایت پہلے بھی رہی - کوئی بڑی بات نہیں - مگر ایک ایسے ملک کے متعلق پیش از وقت خبر دینا جس میں ہزاروں سالوں سے اس مرض کا نام و نشان نہ ہو - واقعی ایک معجزہ ہے ہندوستان کی تاریخ کی ورق گردانی کر جاؤ - پچھلے ہزار سال کے عرصہ میں اس ملک میں طاعون کا ذکر تک نہیں - پھر ایک ایسے ملک کے متعلق طاعون کی پیشگوئی کرنا معجزہ نہیں تو کیا ہے ؟ میرے نزدیک اس پیشگوئی کی عظمت کو بڑھانے والا ایک اور امر یہ ہے کہ طاعون قانون طبعی کی رُو سے سرد ملک کا مرض ہے اور ہندوستان جیسے گرم ملک میں یہ مرض نہیں ہو سکتا - پس اگر یہ پیش گوئی قیاسی ہوتی یا کسی نجومی کا قول ہوتا تو وہ یقیناً کسی سرد ملک کے متعلق ہوتی جہاں طبعی طور پر اس کے موافق حالات مل جاتے - مگر ایک گرم ملک کے متعلق اور ایسے گرم ملک کے متعلق جس میں ہزار سال سے طاعون کا نام و نشان نہ ہو پیش از وقت طاعون کی خبر دینا ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جس کی نظیر دنیا میں بہت کم ملے گی ۔"

ختم اللہ علی قلوبھم کا نظارہ

عام لوگ اس امر پر بڑی حیرانی کا اظہار کیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی امت میں بڑے بڑے تعلیمیافتہ اور متمول لوگ کیوں کر داخل ہیں ؟ لیکن اگر وہ اپنی حیرانی کو دُور کرنا چاہتے ہیں - تو مرزائی اسسٹنٹ سرجن کی منقولہ بالا تحریر کو پڑھیں اور غور کریں کہ اس تحریر میں تاریخی واقعات کو "ڈاکٹری" کے زور سے کس طرح جھٹلانے کی لغو کوشش کی گئی ہے اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب کی محبت کے جوش میں ان کے دعاوی کاذبہ کی تائید کرتے ہوئے مرزائی امت خدا اور رسول کی، قرآن و حدیث کی، اور واقعات و حقائق کی تکذیب گوارا کر لیتے ہیں مگر مرزا صاحب کی فریب کاریوں اور غلط بیانیوں کا کبھی اعتراف نہیں کرتے بلکہ ان کو مرزا صاحب کا "عظیم الشان معجزہ" قرار دیتے ہیں گویا وہ اس پر قسم کھا چکے ہیں کہ

پھرے زمانہ، پھرے آسماں، ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں، ہم سے گو خدا پھر جا

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

مرزا صاحب اور انکی امت نے طاعون کے متعلق جو مذکورہ بالا غلط بیانی کی ہے انکی تردید میں متعدد تاریخی حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن میں اس سلسلہ میں کسی اور کتاب یا اخبار کا حوالہ دینے کی بجائے خود قادیان کے مشہور و معروف اخبار "الحکم" (جو مرزا صاحب کی سرپرستی میں شائع ہوتا رہا ہے) کا ایک حوالہ نقل کرتا ہوں اسمیں ایک مضمون "طاعون یا پلیگ" کے عنوان سے چھپا تھا جسکی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے :-

"یہ ناہنجار اور مہلک مرض کوئی نیا مرض نہیں ہے قدیم سے چلا آتا ہے مختلف کتب تواریخ میں جابجا اسکا ذکر پایا جاتا ہے چنانچہ چھٹی صدی عیسوی میں تمام سلطنت رومتہ الکبریٰ اور یورپ میں لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوگئیں اور ۱۳۴۷ء سے ۱۳۴۹ء تک فقط یورپ میں ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ آدمی اسکی نذر ہوئے اور ۱۵۳۶ء سے ۱۵۹۹ء تک اس سے برابر تباہی ہوتی رہی پھر ۱۶۶۵ء اور ۱۶۶۶ء کے مابین اس نے لاکھوں جانیں ضائع کیں اسیطرح ہندوستان میں پہلے کئی بار یہ مرض پھیل چکا ہے جسکا ذکر کتب تواریخ میں موجود ہے چنانچہ بادشاہ جہانگیر کے زمانہ میں یہ مرض آگرہ اور پنجاب وغیرہ کے گرد ونواح میں پھیلا۔ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں لاہور کی طاعون کا ذکر کیا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات میں بھی اس ناہنجار مرض کا ذکر ہے اور "سیر المتاخرین" میں شاہجہان بادشاہ کے عہد کے واقعات میں بھی اس مرض کا تذکرہ موجود ہے جب کبھی یہ مرض ظاہر ہوا ہے اس نے ملکوں کے ملک تباہ اور برباد کر دیئے ہیں" (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴)

کیوں مرزائی دوستو! مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے میں اب بھی تمہیں کوئی شک رہیگا؟ اگر اس انکشاف کے بعد بھی تم ان کو نبی، رسول، اور مسیح و مجدد تسلیم کرتے رہے تو پھر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ ؎

جو عقل وفہم ودیانت کہیں یہاں بکتی
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہرباں کیلئے

طاعون کا علاج مرزائیت اور خارش

مرزا صاحب نے طاعون سے بچنے کا یہ نسخہ تجویز کیا تھا کہ ان کو نبی اور رسول وغیرہ تسلیم کیا جائے یہی نسخہ مرزائی امت بھی پیش کیا کرتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں امرتسر کی مرزائی امت نے بھی اسی مضمون کا اشتہار دیا تھا جس کے جواب میں "تبلیغ حق نمبر اول" ۲۴ مئی ۱۹۲۶ء کو میں شائع کر چکا ہوں لیکن اس علاج کے علاوہ طاعون سے بچنے کا مرزا صاحب نے ایک اور دلچسپ اور عجوبہ روزگار نسخہ بھی بتایا ہے۔ جسے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض (طاعون) اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے (الی قولہ) اور جب کہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکا لگانے والوں کی طرح بطور حفظ ماتقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلا دیں۔ تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے" (اشتہار "طاعون" صفحہ ۳ مورخہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء)

اس تحریر میں مرزا صاحب نے "خارش پھیلانے" کی جو ہدایت فرمائی ہے اس کے دلچسپ اور عجیب وغریب ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آپ کی امت نے اس "روحانی علاج" کی کوئی قدر نہ کی۔ اس کو نہ خود استعمال کیا اور نہ دوسرے لوگوں کو اس سے "مستفید" ہونے کا موقعہ دیا۔ حالانکہ مرزائیوں کا فرض تھا کہ وہ اس "روحانی ہدایت" پر فوری عمل کرتے اور جس قدر جلد ممکن ہوتا "خارش زدہ" مریضوں کے ایک جم غفیر کو جمع کر کے ان کے زخموں کو دھوتے اور اس مستعمل پانی کو "مرہم عیسےٰ" سمجھ کر مرزائیوں کو پلاتے۔ یا اپنے جسموں کو "مریضان خارش" کے زخموں کے ساتھ خوب گھستے اور رگڑتے تاکہ خارش پھیلتی اور اس طرح مرنے والے مرزائی طاعون سے بچ کر اس امر کی زندہ شہادت ہوتے کہ چودھویں صدی کے "مجدد" کی تعلیم و ہدایت اگرچہ بادی النظر میں مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت وہ "اعجاز مسیحائی" سے کسی حالت میں کم نہیں اس کے علاوہ گورنمنٹ کی بھی یہ غفلت اور سنگین غلطی ناقابل معافی ہے کہ اس نے اس "مسیحی علاج" کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اگر وہ آج اس طرف متوجہ ہو جائے تو اس سے جہاں مرزا صاحب کی ایک "مُردہ سنت" زندہ ہو جائے گی وہاں ہندوستان کے کروڑوں انسان طاعون سے امن میں رہیں گے۔

"قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِيْکُمْ نَارًا"

اے مسلمان بھائیو! آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب نے اپنے دعاوی باطلہ منوانے کے لئے کس قدر فریب دئیے ہیں۔ اور ان کی ہمنوائی میں مرزائی امت کس طرح دھوکے دیتی رہتی ہے۔ پس آپ کی خدمت میں مخلصانہ اور محض اسلامی اخوت کے جوش سے گذارش کرتا ہوں کہ خدا کے لئے ان مکاروں اور غارتگران دین و مذہب کے دام تزویر سے بچو۔ اور اپنے متعلقین کو بھی بچاؤ ؎

من آنچہ شرط بلاغ ست باتو می گویم
تو خواہ پند ازاں در پذیر و خواہ ملال

خویدم العلماء

(پیرزادہ) محمد بہاء الحق قاسمی حنفی عفا اللہ عنہ۔ بازار کٹھاراں کٹڑہ رامگڑھیاں

مطبوعہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ امرتسر (پنجاب) مطابق ۱۹ جون ۱۹۲۶ء

(مطبع محمدی امرتسر میں باہتمام منشی نبی بخش پرنٹر چھپا اور محمد بہاء الحق پبلشر نے امرتسر سے شائع کیا)